

سب سے بہ نظر تانی مولوی محمد شمس صاحب کی تصنیف نامہ میرزا ابوبکر بنی خلیلہ ہرودہ

صفحہ	خط	صحیح	خط	صحیح	خط	صحیح	خط	صحیح	خط	صفحہ
۹	۱۱	مین	مین	مین	۱۲	۱۴	نظر	نظر	۱۵	۱۴
۱۰	۱۱	مین	مین	مین	۱۴	۱۲	در	در	۱۵	۱۳
۱۰	۱۱	ہایہ بین	ہایہ بین	ہایہ بین	۱۱	۱۱	طربہ	طربہ	۱۲	۱۲
۱۰	۱۶	علوی	طواد سے	طواد سے	۱۸	۱۸	بھی	بھی	۱۸	۱۸
۱۲	۱۲	سے اس کے	امام سے	امام سے	۱۴	۱۴	اور اس کے	اور اس کے	۱۴	۱۴
۱۲	۱۶	قاصی	قاصی	قاصی	۹	۹	مستحق	مستحق	۱۵	۱۵
۱۲	۲۱	ایک طرف	اور کا طرف	اور کا طرف	۱۶	۱۶	صاف	صاف	۱۶	۱۶
۱۲	۲۲	منہ	منہ	منہ	۱۶	۱۶	اور جو	اور جو	۱۶	۱۶
۱۴	۱۵	پیشہ	پیشہ	پیشہ	۲۳	۲۳	منہ	منہ	۲۳	۲۳
۱۶	۱۶	کمال	کمال	کمال	۲۴	۲۴	اوس	اوس	۲۴	۲۴
۱۶	۱۵	نارے	نارے	نارے	۲۵	۲۵	اور باری	اور باری	۲۵	۲۵
۱۶	۲۳	نہیں	نہیں	نہیں	۱۱	۱۱	اور شہر	اور شہر	۱۱	۱۱
۲۴	۲۴	نامی	نامی	نامی	۵	۵	اور	اور	۵	۵
۲۵	۸	مواحد	مواحد	مواحد	۱۱	۱۱	کشت	کشت	۱۱	۱۱
۲۵	۱۲	رشتہ	رشتہ	رشتہ	۱۴	۱۴	شری	شری	۱۴	۱۴
۱۶	۲	شروع	شروع کی	شروع کی	۲۲	۲۲	بدلتا	بدلتا	۲۲	۲۲
۲۸	۱۳	اشتراک	اشتراک	اشتراک	۲۶	۲۶	شروع	شروع	۲۶	۲۶
۲۹	۱۱	نہ دیکھ	نہ دیکھ	نہ دیکھ	۳	۳	جیز میں	جیز میں	۳	۳
۳۰	۱۲	انتہ	انتہ	انتہ	۴	۴	ہونا	ہونا	۴	۴
۳۲	۳	حزم	حزم	حزم	۱۱	۱۱	قضیہ	قضیہ	۱۱	۱۱
۳۳	۱۵	انت	انت	انت	۲۰	۲۰	نہوگا	نہوگا	۲۰	۲۰
۳۴	۱۱	بالتبعہ	بالتبعہ	بالتبعہ	۱۵	۱۵	گودی	گودی	۱۵	۱۵

[illegible]

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۶۹	۸	۸	۶۹	۸	۸	۶۹	۸	۸	۶۹	۸	۸
۷۰	۱۵	۱۵	۷۰	۱۵	۱۵	۷۰	۱۵	۱۵	۷۰	۱۵	۱۵
۷۱	۱۸	۱۸	۷۱	۱۸	۱۸	۷۱	۱۸	۱۸	۷۱	۱۸	۱۸
۷۲	۱۹	۱۹	۷۲	۱۹	۱۹	۷۲	۱۹	۱۹	۷۲	۱۹	۱۹
۷۳	۲۰	۲۰	۷۳	۲۰	۲۰	۷۳	۲۰	۲۰	۷۳	۲۰	۲۰
۷۴	۲۱	۲۱	۷۴	۲۱	۲۱	۷۴	۲۱	۲۱	۷۴	۲۱	۲۱
۷۵	۲۲	۲۲	۷۵	۲۲	۲۲	۷۵	۲۲	۲۲	۷۵	۲۲	۲۲
۷۶	۲۳	۲۳	۷۶	۲۳	۲۳	۷۶	۲۳	۲۳	۷۶	۲۳	۲۳
۷۷	۲۴	۲۴	۷۷	۲۴	۲۴	۷۷	۲۴	۲۴	۷۷	۲۴	۲۴
۷۸	۲۵	۲۵	۷۸	۲۵	۲۵	۷۸	۲۵	۲۵	۷۸	۲۵	۲۵
۷۹	۲۶	۲۶	۷۹	۲۶	۲۶	۷۹	۲۶	۲۶	۷۹	۲۶	۲۶
۸۰	۲۷	۲۷	۸۰	۲۷	۲۷	۸۰	۲۷	۲۷	۸۰	۲۷	۲۷
۸۱	۲۸	۲۸	۸۱	۲۸	۲۸	۸۱	۲۸	۲۸	۸۱	۲۸	۲۸
۸۲	۲۹	۲۹	۸۲	۲۹	۲۹	۸۲	۲۹	۲۹	۸۲	۲۹	۲۹
۸۳	۳۰	۳۰	۸۳	۳۰	۳۰	۸۳	۳۰	۳۰	۸۳	۳۰	۳۰
۸۴	۳۱	۳۱	۸۴	۳۱	۳۱	۸۴	۳۱	۳۱	۸۴	۳۱	۳۱
۸۵	۳۲	۳۲	۸۵	۳۲	۳۲	۸۵	۳۲	۳۲	۸۵	۳۲	۳۲
۸۶	۳۳	۳۳	۸۶	۳۳	۳۳	۸۶	۳۳	۳۳	۸۶	۳۳	۳۳
۸۷	۳۴	۳۴	۸۷	۳۴	۳۴	۸۷	۳۴	۳۴	۸۷	۳۴	۳۴
۸۸	۳۵	۳۵	۸۸	۳۵	۳۵	۸۸	۳۵	۳۵	۸۸	۳۵	۳۵
۸۹	۳۶	۳۶	۸۹	۳۶	۳۶	۸۹	۳۶	۳۶	۸۹	۳۶	۳۶
۹۰	۳۷	۳۷	۹۰	۳۷	۳۷	۹۰	۳۷	۳۷	۹۰	۳۷	۳۷
۹۱	۳۸	۳۸	۹۱	۳۸	۳۸	۹۱	۳۸	۳۸	۹۱	۳۸	۳۸
۹۲	۳۹	۳۹	۹۲	۳۹	۳۹	۹۲	۳۹	۳۹	۹۲	۳۹	۳۹
۹۳	۴۰	۴۰	۹۳	۴۰	۴۰	۹۳	۴۰	۴۰	۹۳	۴۰	۴۰
۹۴	۴۱	۴۱	۹۴	۴۱	۴۱	۹۴	۴۱	۴۱	۹۴	۴۱	۴۱
۹۵	۴۲	۴۲	۹۵	۴۲	۴۲	۹۵	۴۲	۴۲	۹۵	۴۲	۴۲
۹۶	۴۳	۴۳	۹۶	۴۳	۴۳	۹۶	۴۳	۴۳	۹۶	۴۳	۴۳
۹۷	۴۴	۴۴	۹۷	۴۴	۴۴	۹۷	۴۴	۴۴	۹۷	۴۴	۴۴
۹۸	۴۵	۴۵	۹۸	۴۵	۴۵	۹۸	۴۵	۴۵	۹۸	۴۵	۴۵
۹۹	۴۶	۴۶	۹۹	۴۶	۴۶	۹۹	۴۶	۴۶	۹۹	۴۶	۴۶
۱۰۰	۴۷	۴۷	۱۰۰	۴۷	۴۷	۱۰۰	۴۷	۴۷	۱۰۰	۴۷	۴۷

صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط
ابراہ	ابراہ	۷	۱۲۷۰	اسو نہ ہوئے	۱۳	۱۲۳۳	بالشرط کھیل نہیں ہو سکتا
نحو	نحو	۸	۱۲۷۱	کے پاس کوئی آیت بخیر			عقدیہ
اور علم حوت	اور علم حوت	۲۱	۱۲۷۲	پرستے تو سوائے ہوئے			گواہ
نہیں	نہیں	۱	۱۲۷۳	سجدہ تلاوت نہیں ہے			گواہ
کبش	کیتس	۲۳	۱۲۷۴	اور جو کچھ چاہے	۱۳	۱۲۳۴	حدود
علیم	عنیم	۱	۱۲۷۵	درست ہوئے	۱۵	۱۲۳۵	ہی
برارت	جراہ	۱۶	۱۲۷۶	ہوا اور دو کو اور سپر			پانی
کسوہ	کسوہ	۷	۱۲۷۷	اتفاق ہو اتو صاف			مع عصب
نماز	نماز	۱۲	۱۲۷۸	ہوگی			خلاف
ہوئی	ہوئی	۳	۱۲۷۹	ہیں	۱۰	۱۲۳۷	اور فنی
اور دیا	اور دیا	۷	۱۲۸۰	کھالے	۷	۱۲۳۸	صاف
نہیں	نہیں	۸	۱۲۸۱	خوارہ	۱۱	۱۲۳۹	ثابت ہو سکتی ہے
اور دیا	اور دیا	۱۱	۱۲۸۲	مال جو ہے	۷	۱۲۴۰	آئے سے پہلے
سکيا	سکيا	۱۱	۱۲۸۳	دینی چکر ہوتا ہے	۱۲	۱۲۴۱	اور قضا کر لگا
زیر	زیر	۱۱	۱۲۸۴	اسا	۱۶	۱۲۴۲	اور کران
ہوئے	ہوئے	۲۲	۱۲۸۵	گولہ کا	۲	۱۲۴۳	رہتا ہے
نہیں	نہیں	۷	۱۲۸۶	وفیتہ	۱۵	۱۲۴۴	لا یؤذ
نقل	نقل	۱۶	۱۲۸۷	انقطاع	۱۸	۱۲۴۵	نہیں
لے لیا	لے لے	۱۱	۱۲۸۸	مسح	۷	۱۲۴۶	جیسا میدا کے
اور الٹ	الطوات	۱۲	۱۲۸۹	تھیں	۱۵	۱۲۴۷	پاس آیا اور باوجود قدرت
ہا	خط	۱۱	۱۲۹۰	حالیض	۱۱	۱۲۴۸	نہیں کیا تو حرام ہے
والہ لگا	والہ لگا	۵	۱۲۹۱	جون	۱۶	۱۲۴۹	تیمم
قرانی وہ نہیں	قرانی وہ نہیں	۴	۱۲۹۲	اور نکلے ہیں	۲۳	۱۲۵۰	نہیں
باب	باب	۱۲	۱۲۹۳	اور کے عکس			نماز
باب	باب	۱۱	۱۲۹۴				

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۲۱	۸	۱۲۲	۱۳	مواہ	مواہ	۱۲۲	۱۳
۱۱	۱۲	۱۲۳	۶	علی شہن	شخص پر	۱۲۳	۶
۱۲	۱۳	۱۴	۱۶	ہر کرک	ہر کرک	۱۴	۱۶
۱۳	۱۴	۱۵	۱۷	مکرہ	مکرہ	۱۵	۱۷
۱۴	۱۵	۱۶	۱۸	فرض	فرض	۱۶	۱۸
۱۵	۱۶	۱۷	۱۹	چلا دی	چلا دی	۱۷	۱۹
۱۶	۱۷	۱۸	۲۰	باندہ	باندہ	۱۸	۲۰
۱۷	۱۸	۱۹	۲۱	با	با	۱۹	۲۱
۱۸	۱۹	۲۰	۲۲	آجانا	آجانا	۲۰	۲۲
۱۹	۲۰	۲۱	۲۳	دارت (تو)	دارت (تو)	۲۱	۲۳
۲۰	۲۱	۲۲	۲۴	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۲۲	۲۴
۲۱	۲۲	۲۳	۲۵	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۲۳	۲۵
۲۲	۲۳	۲۴	۲۶	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۲۴	۲۶
۲۳	۲۴	۲۵	۲۷	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۲۵	۲۷
۲۴	۲۵	۲۶	۲۸	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۲۶	۲۸
۲۵	۲۶	۲۷	۲۹	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۲۷	۲۹
۲۶	۲۷	۲۸	۳۰	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۲۸	۳۰
۲۷	۲۸	۲۹	۳۱	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۲۹	۳۱
۲۸	۲۹	۳۰	۳۲	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۳۰	۳۲
۲۹	۳۰	۳۱	۳۳	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۳۱	۳۳
۳۰	۳۱	۳۲	۳۴	جو رہن کا سنگ پائین	جو رہن کا سنگ پائین	۳۲	۳۴
۳۱	۳۲	۳۳	۳۵	رہن کا سنگ سو یا مقد	رہن کا سنگ سو یا مقد	۳۳	۳۵
۳۲	۳۳	۳۴	۳۶	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	۳۴	۳۶
۳۳	۳۴	۳۵	۳۷	کا قول بقبر قبول ہے	کا قول بقبر قبول ہے	۳۵	۳۷
۳۴	۳۵	۳۶	۳۸	مواہ	مواہ	۳۶	۳۸
۳۵	۳۶	۳۷	۳۹	علی شہن	علی شہن	۳۷	۳۹
۳۶	۳۷	۳۸	۴۰	ہر کرک	ہر کرک	۳۸	۴۰
۳۷	۳۸	۳۹	۴۱	مکرہ	مکرہ	۳۹	۴۱
۳۸	۳۹	۴۰	۴۲	فرض	فرض	۴۰	۴۲
۳۹	۴۰	۴۱	۴۳	چلا دی	چلا دی	۴۱	۴۳
۴۰	۴۱	۴۲	۴۴	باندہ	باندہ	۴۲	۴۴
۴۱	۴۲	۴۳	۴۵	با	با	۴۳	۴۵
۴۲	۴۳	۴۴	۴۶	آجانا	آجانا	۴۴	۴۶
۴۳	۴۴	۴۵	۴۷	دارت (تو)	دارت (تو)	۴۵	۴۷
۴۴	۴۵	۴۶	۴۸	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۴۶	۴۸
۴۵	۴۶	۴۷	۴۹	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۴۷	۴۹
۴۶	۴۷	۴۸	۵۰	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۴۸	۵۰
۴۷	۴۸	۴۹	۵۱	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۴۹	۵۱
۴۸	۴۹	۵۰	۵۲	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۵۰	۵۲
۴۹	۵۰	۵۱	۵۳	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۵۱	۵۳
۵۰	۵۱	۵۲	۵۴	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۵۲	۵۴
۵۱	۵۲	۵۳	۵۵	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۵۳	۵۵
۵۲	۵۳	۵۴	۵۶	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۵۴	۵۶
۵۳	۵۴	۵۵	۵۷	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۵۵	۵۷
۵۴	۵۵	۵۶	۵۸	جو رہن کا سنگ پائین	جو رہن کا سنگ پائین	۵۶	۵۸
۵۵	۵۶	۵۷	۵۹	رہن کا سنگ سو یا مقد	رہن کا سنگ سو یا مقد	۵۷	۵۹
۵۶	۵۷	۵۸	۶۰	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	۵۸	۶۰
۵۷	۵۸	۵۹	۶۱	کا قول بقبر قبول ہے	کا قول بقبر قبول ہے	۵۹	۶۱
۵۸	۵۹	۶۰	۶۲	مواہ	مواہ	۶۰	۶۲
۵۹	۶۰	۶۱	۶۳	علی شہن	علی شہن	۶۱	۶۳
۶۰	۶۱	۶۲	۶۴	ہر کرک	ہر کرک	۶۲	۶۴
۶۱	۶۲	۶۳	۶۵	مکرہ	مکرہ	۶۳	۶۵
۶۲	۶۳	۶۴	۶۶	فرض	فرض	۶۴	۶۶
۶۳	۶۴	۶۵	۶۷	چلا دی	چلا دی	۶۵	۶۷
۶۴	۶۵	۶۶	۶۸	باندہ	باندہ	۶۶	۶۸
۶۵	۶۶	۶۷	۶۹	با	با	۶۷	۶۹
۶۶	۶۷	۶۸	۷۰	آجانا	آجانا	۶۸	۷۰
۶۷	۶۸	۶۹	۷۱	دارت (تو)	دارت (تو)	۶۹	۷۱
۶۸	۶۹	۷۰	۷۲	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۷۰	۷۲
۶۹	۷۰	۷۱	۷۳	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۷۱	۷۳
۷۰	۷۱	۷۲	۷۴	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۷۲	۷۴
۷۱	۷۲	۷۳	۷۵	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۷۳	۷۵
۷۲	۷۳	۷۴	۷۶	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۷۴	۷۶
۷۳	۷۴	۷۵	۷۷	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۷۵	۷۷
۷۴	۷۵	۷۶	۷۸	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۷۶	۷۸
۷۵	۷۶	۷۷	۷۹	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۷۷	۷۹
۷۶	۷۷	۷۸	۸۰	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۷۸	۸۰
۷۷	۷۸	۷۹	۸۱	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۷۹	۸۱
۷۸	۷۹	۸۰	۸۲	جو رہن کا سنگ پائین	جو رہن کا سنگ پائین	۸۰	۸۲
۷۹	۸۰	۸۱	۸۳	رہن کا سنگ سو یا مقد	رہن کا سنگ سو یا مقد	۸۱	۸۳
۸۰	۸۱	۸۲	۸۴	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	۸۲	۸۴
۸۱	۸۲	۸۳	۸۵	کا قول بقبر قبول ہے	کا قول بقبر قبول ہے	۸۳	۸۵
۸۲	۸۳	۸۴	۸۶	مواہ	مواہ	۸۴	۸۶
۸۳	۸۴	۸۵	۸۷	علی شہن	علی شہن	۸۵	۸۷
۸۴	۸۵	۸۶	۸۸	ہر کرک	ہر کرک	۸۶	۸۸
۸۵	۸۶	۸۷	۸۹	مکرہ	مکرہ	۸۷	۸۹
۸۶	۸۷	۸۸	۹۰	فرض	فرض	۸۸	۹۰
۸۷	۸۸	۸۹	۹۱	چلا دی	چلا دی	۸۹	۹۱
۸۸	۸۹	۹۰	۹۲	باندہ	باندہ	۹۰	۹۲
۸۹	۹۰	۹۱	۹۳	با	با	۹۱	۹۳
۹۰	۹۱	۹۲	۹۴	آجانا	آجانا	۹۲	۹۴
۹۱	۹۲	۹۳	۹۵	دارت (تو)	دارت (تو)	۹۳	۹۵
۹۲	۹۳	۹۴	۹۶	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۹۴	۹۶
۹۳	۹۴	۹۵	۹۷	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۹۵	۹۷
۹۴	۹۵	۹۶	۹۸	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۹۶	۹۸
۹۵	۹۶	۹۷	۹۹	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۹۷	۹۹
۹۶	۹۷	۹۸	۱۰۰	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۹۸	۱۰۰
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۱	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۹۹	۱۰۱
۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۲	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۱۰۰	۱۰۲
۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۳	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۱۰۱	۱۰۳
۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۴	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۱۰۲	۱۰۴
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۵	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۱۰۳	۱۰۵
۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۶	جو رہن کا سنگ پائین	جو رہن کا سنگ پائین	۱۰۴	۱۰۶
۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۷	رہن کا سنگ سو یا مقد	رہن کا سنگ سو یا مقد	۱۰۵	۱۰۷
۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۸	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	۱۰۶	۱۰۸
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۹	کا قول بقبر قبول ہے	کا قول بقبر قبول ہے	۱۰۷	۱۰۹
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۱۰	مواہ	مواہ	۱۰۸	۱۱۰
۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۱	علی شہن	علی شہن	۱۰۹	۱۱۱
۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۲	ہر کرک	ہر کرک	۱۱۰	۱۱۲
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۳	مکرہ	مکرہ	۱۱۱	۱۱۳
۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۴	فرض	فرض	۱۱۲	۱۱۴
۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۵	چلا دی	چلا دی	۱۱۳	۱۱۵
۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۶	باندہ	باندہ	۱۱۴	۱۱۶
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۷	با	با	۱۱۵	۱۱۷
۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۸	آجانا	آجانا	۱۱۶	۱۱۸
۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۹	دارت (تو)	دارت (تو)	۱۱۷	۱۱۹
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۲۰	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۱۱۸	۱۲۰
۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۱	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۱۱۹	۱۲۱
۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۲	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۱۲۰	۱۲۲
۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۳	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۱۲۱	۱۲۳
۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۴	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۱۲۲	۱۲۴
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۵	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۱۲۳	۱۲۵
۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۶	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۱۲۴	۱۲۶
۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۷	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۱۲۵	۱۲۷
۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۸	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۱۲۶	۱۲۸
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۹	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۱۲۷	۱۲۹
۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۳۰	جو رہن کا سنگ پائین	جو رہن کا سنگ پائین	۱۲۸	۱۳۰
۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۱	رہن کا سنگ سو یا مقد	رہن کا سنگ سو یا مقد	۱۲۹	۱۳۱
۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۲	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	زرد رہن کا سنگ پو تو کر	۱۳۰	۱۳۲
۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۳	کا قول بقبر قبول ہے	کا قول بقبر قبول ہے	۱۳۱	۱۳۳
۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۴	مواہ	مواہ	۱۳۲	۱۳۴
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۵	علی شہن	علی شہن	۱۳۳	۱۳۵
۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۶	ہر کرک	ہر کرک	۱۳۴	۱۳۶
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۷	مکرہ	مکرہ	۱۳۵	۱۳۷
۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۸	فرض	فرض	۱۳۶	۱۳۸
۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۹	چلا دی	چلا دی	۱۳۷	۱۳۹
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۴۰	باندہ	باندہ	۱۳۸	۱۴۰
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۱	با	با	۱۳۹	۱۴۱
۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۲	آجانا	آجانا	۱۴۰	۱۴۲
۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۳	دارت (تو)	دارت (تو)	۱۴۱	۱۴۳
۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۴	جس جاشا اور اس	جس جاشا اور اس	۱۴۲	۱۴۴
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۵	مہین عا شاہی و زیقہ	مہین عا شاہی و زیقہ	۱۴۳	۱۴۵
۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۶	نہیں ہر مالک (رہن)	نہیں ہر مالک (رہن)	۱۴۴	۱۴۶
۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۷	کے تے نامک حفاظت کرنا	کے تے نامک حفاظت کرنا	۱۴۵	۱۴۷
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۸	سے زبرد کر کا فرض اس	سے زبرد کر کا فرض اس	۱۴۶	۱۴۸
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۹	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	مہر نہ اپنا کہ مال کرک	۱۴۷	۱۴۹
۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۵۰	ہاں کر اور کر لیا دھیر	ہاں کر اور کر لیا دھیر	۱۴۸	۱۵۰
۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۱	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	اویس کہ خبر نہیں مکرہ	۱۴۹	۱۵۱
۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۲	مال بیکار نہا فرض لگا او	مال بیکار نہا فرض لگا او	۱۵۰	۱۵۲
۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۳	باقی صدفہ زند کا دیکھا	باقی صدفہ زند کا دیکھا	۱۵۱	

ہو جائیگا۔ مگر اعیان ابراہام میں داخل نہیں ہیں۔ اور ابراہام میں شفعہ بھی داخل
 ہے۔ اور عین مخصو بہ کا ابراہیمان کا ابراہیم کہہ رہا ہے عین خاصہ کے پاس امانت ہو جائیگی۔ مگر
 یہ ابراہام اعیان موجودہ پر مبنی ہے نہ مستقبل پر۔ ۳۰ (تائیل) وہیں کیلئے مدت مقرر
 ہو سکتی ہے۔ عین کیلئے کہو کہ عین تو جو وجود اور حاصل ہے اور دین موجودہ وہ عین ہے
 حاصل کرنے کے لئے مدت ہونا چاہیے۔ فواریہ۔ سوار اس مال سلم اور بدل صرفہ اور
 اور فیض اہل ثمن بعد الاقالہ اور دین بیت اور قیمت جو شیعہ پر لازم ہوا اور سب دین ذ
 مہ (مطلوبہ) دین نہ موصول۔ ۳۱ جو دین ذمہ پر واجب ہے وہ بدلون قبضہ کرنے کے متعلق
 نہیں ہوتا ہے اس لئے دو فرض خواہ تو فرض پانچ شریک ہیں اگر ایک سے
 اپنا حصہ وصول کیا تو دوسرا بھی اوس میں سے اپنا حصہ لے سکتا ہے کیونکہ ذمہ پر
 جو واجب ہے اس کے تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔ ۳۲۔ (اجل) مدت دین بدلون کے
 کرنے سے تمام ہو جاتی ہے نہ دین کے کرنے سے نہ بدلون کے جھون ہو مگر
 نہ بلکہ اس کا ولی دین دے سکتیگا۔ پر شرط یہ ہے کہ مدت مجہول ہو مثلاً اگر ہم
 آج ہی کا یا بارش کا اور کھیتی کے کاٹنے اور کھانے کا موسم مقرر ہو سکتا ہے
 گو یہ مدت بیع کے ثمن کیلئے جائز نہیں ہے (مہندستان میں صرف قوم گولی اپنے
 دین کیلئے دیوالی اور دسہرہ مقرر کرتے ہیں جب رواج عام اس ملک کے اور
 اس قوم کے عرف اس قوم کیلئے جائز ہے نہ اور لوگوں کیلئے)۔
 ۳۳۔ دین بدلون سے کہنا کہ جاؤ اور یہ زمین اس قدر دیتے ہو تو یہ تقبیل
 بلکہ مسک بادا دین ہے۔ ۳۴۔ غیر دیون کو دین قبل قبضہ مالک کو دینا صحیح نہیں ہے
 پر جب اس کو وصولی پر مسلط کر دیا تو یہ وکیل بالقبض ہو گیا کہ پہلے مومن کیلئے اور
 پھر اپنے قبضہ کرتا ہے اسی لئے دین اس کو اس وکالت سے موقوف بھی
 کر سکتا ہے۔ اسی لئے زید اگر اپنا دین جو بکر ہے بہ نسبت زکوٰۃ مستحق کو حکم قبضہ
 کر دے جائز ہے۔ اور دین زید کہ کہنا کہ عین نے اپنا درہم دین
 جو بکر ہی مہیا کیا تو جا کر اس سے لے لے زید سے بکر سے بجائے درہم کے

دین و ہر مال
 مال تقبیل
 اور مال
 تقسیم ۱۲

مشتقات القول فی الدین - دین بہ مقاصد انہیں ہو سکتا ہے (ایسا و بیضا)
 مثلاً تھان دس درہم کو خرید تھان اس کے ملک ہو گیا اور اس کے دس درہم
 بائع کے ملک پیدا ہو گئے۔ اب مشتری نے بائع کو دس درہم دے کر یہ دس
 درہم بائع پر وین ہیں اور بائع کے مشتری پر بعض تھان کے دس درہم واجب
 ہیں تو بائع کے دس درہم بعض مشتری کے دس درہم کے در مقابلہ
 اور مواضع ہو گئے۔ اور دونوں کا ایسا اور بیضا ہو گیا۔ اور قریع اس ایسا و بیضا
 مالہ قابلہ و بالما وضہ برہم ہے کہ دیون نے ادا کر دیا اور اب دین نے معاف کر دیا تو دیون
 دین سے ہو دیا تھان ایسا لے سکتا ہے۔ احکام خاص دین یعنی جو دین صاحب کے لئے
 اور ادا ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا ہے اس میں کفالت ہو سکتے ہیں۔ اور بدل کفالت
 دین صحیح میں ہے کہ وہ غلام کے عاجز ہوئے۔ یہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیلئے
 کچھ دین ہو سکتا ہے اس میں امانت اور اس پر کیلئے جس کا ضمان وہ ہے
 جو نہ ہو بلکہ اور کچھ کفالت اور دین نہیں ہو سکتا ہے۔ ح مضمون بغیر ہا وہ ٹو ہے
 کہ دسکا تھان ہی لازم نہ ہو مثلاً بائع جو بائع کے پاس ہو اور ملک ہو گئے ہیں۔ اور
 جو غیر ایسی ہو کہ بیعہ لازم آتا ہے اور نہ قیمت اور مشتری اس کے قیمت واجب ہوگی اور سی
 کما دے اس کو مضمون بغیر ہا گئے ہیں۔ اور جو غیر ایسی ہو کہ بیعہ وہی لازم ہوتی ہے مثلاً
 شو مضمونہ اور بدل صلح اور ہر اور بدل صلح عن دم العمد اور بیع فاسد اور مقبوض
 علی سہم اشتہار اس میں کفالت اور دین جاری ہو سکتا ہے کہ یہ سب ملتق بدین ہیں۔ اور
 کتب وقف بھی مضمون نہیں ہیں اس لیے واقف جو یہ شرط لگا کر بے رہن عاریت نہ دی
 جائیں فاسد ہے۔ ۲ دین سے ابرا و صیم ہے اور عین سے ابرا و صیم نہیں ہے دعوے
 عین سے ابرا و صیم ہے دوبارہ دعوے عین سموع نہ ہوگا۔ اور نہ اس کے کواد
 اور جو بگھر سے ادا ہو سکے حق خصوصیت سے بری کیا تو یہ ابرا یا بطل ہے کہ اس کے
 بابت دعوے کر سکتا۔ کہ یہ ابرا ابرا عن العن انہا ہے۔ اور جب یہ کہ کہ اوپر میرا
 کچھ تو ہند ہے تو عین اور دین اور کفالت اور احارہ اور ہر اور قصاص ہر مشتری

فہرست کتب و نسخہ

ردیف	نمبر	عنوان	تاریخ	ملاحظات
۱	۱	ادب کا فن	۱۲۱	ادب کا فن
۲	۲	مرد	۱۲۲	مرد
۳	۳	دار	۱۲۳	دار
۴	۴	نظام	۱۲۴	نظام
۵	۵	تاریخ	۱۲۵	تاریخ
۶	۶	پہلو	۱۲۶	پہلو
۷	۷	انام	۱۲۷	انام
۸	۸	نظم	۱۲۸	نظم
۹	۹	نظم	۱۲۹	نظم
۱۰	۱۰	نظم	۱۳۰	نظم
۱۱	۱۱	نظم	۱۳۱	نظم
۱۲	۱۲	نظم	۱۳۲	نظم
۱۳	۱۳	نظم	۱۳۳	نظم
۱۴	۱۴	نظم	۱۳۴	نظم
۱۵	۱۵	نظم	۱۳۵	نظم
۱۶	۱۶	نظم	۱۳۶	نظم
۱۷	۱۷	نظم	۱۳۷	نظم
۱۸	۱۸	نظم	۱۳۸	نظم
۱۹	۱۹	نظم	۱۳۹	نظم
۲۰	۲۰	نظم	۱۴۰	نظم
۲۱	۲۱	نظم	۱۴۱	نظم
۲۲	۲۲	نظم	۱۴۲	نظم
۲۳	۲۳	نظم	۱۴۳	نظم
۲۴	۲۴	نظم	۱۴۴	نظم
۲۵	۲۵	نظم	۱۴۵	نظم
۲۶	۲۶	نظم	۱۴۶	نظم
۲۷	۲۷	نظم	۱۴۷	نظم
۲۸	۲۸	نظم	۱۴۸	نظم
۲۹	۲۹	نظم	۱۴۹	نظم
۳۰	۳۰	نظم	۱۵۰	نظم
۳۱	۳۱	نظم	۱۵۱	نظم
۳۲	۳۲	نظم	۱۵۲	نظم
۳۳	۳۳	نظم	۱۵۳	نظم
۳۴	۳۴	نظم	۱۵۴	نظم
۳۵	۳۵	نظم	۱۵۵	نظم
۳۶	۳۶	نظم	۱۵۶	نظم
۳۷	۳۷	نظم	۱۵۷	نظم
۳۸	۳۸	نظم	۱۵۸	نظم
۳۹	۳۹	نظم	۱۵۹	نظم
۴۰	۴۰	نظم	۱۶۰	نظم
۴۱	۴۱	نظم	۱۶۱	نظم
۴۲	۴۲	نظم	۱۶۲	نظم
۴۳	۴۳	نظم	۱۶۳	نظم
۴۴	۴۴	نظم	۱۶۴	نظم
۴۵	۴۵	نظم	۱۶۵	نظم
۴۶	۴۶	نظم	۱۶۶	نظم
۴۷	۴۷	نظم	۱۶۷	نظم
۴۸	۴۸	نظم	۱۶۸	نظم
۴۹	۴۹	نظم	۱۶۹	نظم
۵۰	۵۰	نظم	۱۷۰	نظم

دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم محبوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس
 چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اب کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔
 اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ
 توجہ الہین بالہین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کرے کہ وصول کرے جو
 ہدیہ دین جائز ورنہ حکم وصول یہ دین طار نہیں ہے (مسائل سلطیہ جو اولیٰ حق
 لڑکی بے اپنا فرایے باپ کو یا اپنے چوٹے بیٹے کو یہ کہ دیا اور حکم کر دیا اور
 سے قبضہ کر لیا صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر بدیون کو یہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس
 بہت سے اوکھا کہ بچا ہے دین کے اسکو دیون پر دین ہو چکا اور دیون راضی
 بھی ہو گیا تو حار ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا
 کہ بہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ دار وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل و الدین مکرر
 سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو یہ سے شوہر رہے میرے باپ کا ہے
 تو یہ اقرا جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دیا تو حار ہے اور کہو اپنا
 دین وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ دیون سے وصول کرے۔ اس نے دیون
 کو حکم کیا کہ میرا دین جو ٹکڑا ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ
 سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ دیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب
 نہیں گو دین کے پاس گواہ ہوں اور مقرر ہے تو زکوٰۃ واجب ہے پر جبکہ مقرر غاسس
 ہو۔ جب جالیس و رسم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔
 اول دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو
 مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور
 سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے پر نذر
 اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔
 ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض دار ہو یا صدقہ فطر کا مانع
 نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ نفقہ پر

دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم محبوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اب کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔ اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ توجہ الہین بالہین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کرے کہ وصول کرے جو ہدیہ دین جائز ورنہ حکم وصول یہ دین طار نہیں ہے (مسائل سلطیہ جو اولیٰ حق لڑکی بے اپنا فرایے باپ کو یا اپنے چوٹے بیٹے کو یہ کہ دیا اور حکم کر دیا اور سے قبضہ کر لیا صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر بدیون کو یہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس بہت سے اوکھا کہ بچا ہے دین کے اسکو دیون پر دین ہو چکا اور دیون راضی بھی ہو گیا تو حار ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا کہ بہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ دار وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل و الدین مکرر سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو یہ سے شوہر رہے میرے باپ کا ہے تو یہ اقرا جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دیا تو حار ہے اور کہو اپنا دین وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ دیون سے وصول کرے۔ اس نے دیون کو حکم کیا کہ میرا دین جو ٹکڑا ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ دیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں گو دین کے پاس گواہ ہوں اور مقرر ہے تو زکوٰۃ واجب ہے پر جبکہ مقرر غاسس ہو۔ جب جالیس و رسم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔ اول دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے پر نذر اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔ ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض دار ہو یا صدقہ فطر کا مانع نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ نفقہ پر

دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم محبوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اب کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔ اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ توجہ الہین بالہین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کرے کہ وصول کرے جو ہدیہ دین جائز ورنہ حکم وصول یہ دین طار نہیں ہے (مسائل سلطیہ جو اولیٰ حق لڑکی بے اپنا فرایے باپ کو یا اپنے چوٹے بیٹے کو یہ کہ دیا اور حکم کر دیا اور سے قبضہ کر لیا صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر بدیون کو یہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس بہت سے اوکھا کہ بچا ہے دین کے اسکو دیون پر دین ہو چکا اور دیون راضی بھی ہو گیا تو حار ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا کہ بہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ دار وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل و الدین مکرر سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو یہ سے شوہر رہے میرے باپ کا ہے تو یہ اقرا جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دیا تو حار ہے اور کہو اپنا دین وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ دیون سے وصول کرے۔ اس نے دیون کو حکم کیا کہ میرا دین جو ٹکڑا ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ دیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں گو دین کے پاس گواہ ہوں اور مقرر ہے تو زکوٰۃ واجب ہے پر جبکہ مقرر غاسس ہو۔ جب جالیس و رسم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔ اول دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے پر نذر اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔ ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض دار ہو یا صدقہ فطر کا مانع نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ نفقہ پر

ردیف	تاریخ	محل	مساحت	مساحت	تاریخ	محل	مساحت	مساحت
۱	۱۶	چال	۹	۹	۱۶	چال	۹	۹
۲	۱۶	چال	۲۱	۲۱	۱۶	چال	۲۱	۲۱
۳	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۴	۱۶	چال	۱۹	۱۹	۱۶	چال	۱۹	۱۹
۵	۱۶	چال	۲۱	۲۱	۱۶	چال	۲۱	۲۱
۶	۱۶	چال	۹	۹	۱۶	چال	۹	۹
۷	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۸	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۹	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۱۰	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۱۱	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۱۲	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۱۳	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۱۴	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۱۵	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۱۶	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۱۷	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۱۸	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۱۹	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۲۰	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۲۱	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۲۲	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۲۳	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۲۴	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۲۵	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۲۶	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۲۷	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۲۸	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۲۹	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۳۰	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۳۱	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۳۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۳۳	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۳۴	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۳۵	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۳۶	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۳۷	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۳۸	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۳۹	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۴۰	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۴۱	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۴۲	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۴۳	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۴۴	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۴۵	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۴۶	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۴۷	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲
۴۸	۱۶	چال	۱	۱	۱۶	چال	۱	۱
۴۹	۱۶	چال	۵	۵	۱۶	چال	۵	۵
۵۰	۱۶	چال	۱۲	۱۲	۱۶	چال	۱۲	۱۲

صفحہ	نمبر	نظم	صفحہ	نمبر	نظم
۱۰۰	۲۲	احمال	۴۴	۲۳	بحری احوال
۱۰۱	۱	بحری	۴۵	۲	توسل
۱۰۲	۱	وکی	۱۱	۱۱	بحری
۱۰۳	۱	رب المال	۱۱	۱۱	بحری
۱۰۴	۱۶	فائل	۱۱	۱۱	بحری
۱۰۵	۲۳۷۲	زوم	۲۰	۱۰	بحری اور مصال
۱۰۶	۲	سکوت	۳۱	۳۱	صوت و سحر
۱۰۷	۱۵	سکوت و عباد	۳۲	۳۲	اصطلاح
۱۰۸	۱۵	ما التکل	۱۱	۱۱	لے کہ کہ بحری
۱۰۹	۱۹	جزی	۱۴	۱۴	بحری و مصال
۱۱۰	۲	پہنش و لگا	۱۸	۱۸	خدری
۱۱۱	۵	بامید	۲	۲	دو مالص
۱۱۲	۵۷	مسی	۱	۱۰	سود و سحر
۱۱۳	۵	مناظرت	۴	۴	ادری
۱۱۴	۱۱	اسر و ندرت	۱۲	۵۱	ما تھ و سحر
۱۱۵	۲۴۰	روک	۱۳	۸۲	شام
۱۱۶	۱	یعلیم	۱۲	۱۲	ماجر کریم
۱۱۷	۱۲	مسلکین	۱۸	۱۸	السا
۱۱۸	۱۱	ما	۲	۵۳	سحر
۱۱۹	۱	الایر	۱	۵۲	مرال
۱۲۰	۲	ترب	۱	۱	سکران
۱۲۱	۳	رب	۱۱	۱۱	رادن
۱۲۲	۱	بنی	۱۱	۵۷	یسا
۱۲۳	۱۱	سرتاپ	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۴	۱۶	سرتاپ	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۵	۱۹	س	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۶	۳۰	ادری	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۷	۲۹	ادری	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۸	۲	ادری	۱۱	۱۱	سحر
۱۲۹	۲	یار ویت	۱۱	۱۱	سحر
۱۳۰	۱	لے و لے	۱۱	۱۱	سحر
۱۳۱	۱۱	ادری	۱۱	۱۱	سحر
۱۳۲	۲۱	عین مقدم	۱۱	۱۱	سحر
۱۳۳	۲۱	مشرد	۱۱	۱۱	سحر

[illegible]

کتاب	صفحہ	تعداد	عنوان	کتاب	صفحہ	تعداد
کرایا	۵	۱۲۱	کرایا	کرایا	۵	۱۲۱
ذبح	۱۱	۱	مذبح	مذبح	۱۱	۱
طلامی	۸	۱	طلامی	طلامی	۸	۱
حک	۱	۱	حک	حک	۱	۱
اسرار	۱۰	۱	اسرار	اسرار	۱۰	۱
جنگل	۲۲	۱	جنگل	جنگل	۲۲	۱
اشیلا	۱۰	۱۲۵	اشیلا	اشیلا	۱۰	۱۲۵
سنگیگا	۹	۱	سنگیگا	سنگیگا	۹	۱
وصول	۱	۱۲۴	وصول	وصول	۱	۱۲۴
تدریجاً	۹	۱	تدریجاً	تدریجاً	۹	۱
شیخ	۱	۱۲۶	شیخ	شیخ	۱	۱۲۶
سامن	۱۲	۱	سامن	سامن	۱۲	۱
سفر	۲۲	۱	سقوط	سقوط	۲۲	۱
رفوف	۱۲	۱	رفوف	رفوف	۱۲	۱
رماعہ	۱۲	۱۳۱	رماعہ	رماعہ	۱۲	۱۳۱
مضامین	۱۱	۱	مضامین	مضامین	۱۱	۱
ہوسکی	۱۱	۱	ہوسکی	ہوسکی	۱۱	۱
ن	۱۱	۱	ن	ن	۱۱	۱
یک	۱۱	۱۳۶	یک	یک	۱۱	۱۳۶
حصہ	۱۹	۱	حصہ	حصہ	۱۹	۱
۱	۱	۱۲۶	۱	۱	۱	۱۲۶
۱۱	۱۱	۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۹	عدم مطلق اصل نہیں ہے بلکہ صفات میں ہے جو ارض میں ہے	۱۰	۱۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۸۶	۸۶ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۰	صفات اصل میں ہے جو اصل میں ہے	۱۱	۱۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۸۷	۸۷ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۱	امروید کو وقت قریب پر لکھا ہے	۱۲	۱۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۸۸	۸۸ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۲	امروید پر عمل نہیں ہوتا ہے	۱۳	۱۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۸۹	۸۹ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۳	استصحاب الحال	۱۴	۱۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۰	۹۰ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۴	عین ضمانت	۱۵	۱۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۱	۹۱ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۵	مرحلہ موت	۱۶	۱۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۲	۹۲ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۶	تاجہ اصل اشیاء واحد ہے	۱۷	۱۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۳	۹۳ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۷	قاعدہ خود بخود اصل ہے	۱۸	۱۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۴	۹۴ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۸	زیر زمین شری جانور نہیں ہے	۱۹	۱۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۵	۹۵ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۴۹	بانیان ہر دم اور تہذیب و تمدن	۲۰	۲۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۶	۹۶ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۵۰	اوپر کے ستارے ہیں	۲۱	۲۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۷	۹۷ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۵۱	قانون ہلکے اور ہلکے	۲۲	۲۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۸	۹۸ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۵۲	کوئی چیز نہیں ہے	۲۳	۲۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۹۹	۹۹ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۵۳	بامعہ ہر چیز ہے	۲۴	۲۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں	۱۰۰	۱۰۰ خواہ میری زندگی وہاں رہے یا نہ رہے
۵۴	بامعہ ہر چیز ہے	۲۵	۲۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۵۵	بامعہ ہر چیز ہے	۲۶	۲۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۵۶	بامعہ ہر چیز ہے	۲۷	۲۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۵۷	بامعہ ہر چیز ہے	۲۸	۲۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۵۸	بامعہ ہر چیز ہے	۲۹	۲۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۵۹	بامعہ ہر چیز ہے	۳۰	۳۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۰	بامعہ ہر چیز ہے	۳۱	۳۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۱	بامعہ ہر چیز ہے	۳۲	۳۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۲	بامعہ ہر چیز ہے	۳۳	۳۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۳	بامعہ ہر چیز ہے	۳۴	۳۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۴	بامعہ ہر چیز ہے	۳۵	۳۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۵	بامعہ ہر چیز ہے	۳۶	۳۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۶	بامعہ ہر چیز ہے	۳۷	۳۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۷	بامعہ ہر چیز ہے	۳۸	۳۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۸	بامعہ ہر چیز ہے	۳۹	۳۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۶۹	بامعہ ہر چیز ہے	۴۰	۴۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۰	بامعہ ہر چیز ہے	۴۱	۴۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۱	بامعہ ہر چیز ہے	۴۲	۴۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۲	بامعہ ہر چیز ہے	۴۳	۴۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۳	بامعہ ہر چیز ہے	۴۴	۴۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۴	بامعہ ہر چیز ہے	۴۵	۴۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۵	بامعہ ہر چیز ہے	۴۶	۴۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۶	بامعہ ہر چیز ہے	۴۷	۴۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۷	بامعہ ہر چیز ہے	۴۸	۴۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۸	بامعہ ہر چیز ہے	۴۹	۴۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۷۹	بامعہ ہر چیز ہے	۵۰	۵۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۰	بامعہ ہر چیز ہے	۵۱	۵۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۱	بامعہ ہر چیز ہے	۵۲	۵۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۲	بامعہ ہر چیز ہے	۵۳	۵۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۳	بامعہ ہر چیز ہے	۵۴	۵۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۴	بامعہ ہر چیز ہے	۵۵	۵۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۵	بامعہ ہر چیز ہے	۵۶	۵۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۶	بامعہ ہر چیز ہے	۵۷	۵۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۷	بامعہ ہر چیز ہے	۵۸	۵۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۸	بامعہ ہر چیز ہے	۵۹	۵۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۸۹	بامعہ ہر چیز ہے	۶۰	۶۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۰	بامعہ ہر چیز ہے	۶۱	۶۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۱	بامعہ ہر چیز ہے	۶۲	۶۲ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۲	بامعہ ہر چیز ہے	۶۳	۶۳ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۳	بامعہ ہر چیز ہے	۶۴	۶۴ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۴	بامعہ ہر چیز ہے	۶۵	۶۵ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۵	بامعہ ہر چیز ہے	۶۶	۶۶ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۶	بامعہ ہر چیز ہے	۶۷	۶۷ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۷	بامعہ ہر چیز ہے	۶۸	۶۸ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۸	بامعہ ہر چیز ہے	۶۹	۶۹ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۹۹	بامعہ ہر چیز ہے	۷۰	۷۰ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		
۱۰۰	بامعہ ہر چیز ہے	۷۱	۷۱ بہت سے چیزیں ہیں جو اس میں ہیں		

هَذَا بَصَائِرُكُمْ وَهَدًى لَكُمْ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

الْبَصَائِرُ

ترجمہ

اکھڑا ہوا والا نظائری

جناب مولوی دیکھو! یہ دوا صوبہ سندھ کی درہ درہ دار صحت شرقی ملکیت نظام فیہ نوبہ کیا ہے

درمطالعہ ویدیا امدادی واقع لکھنؤ یا پٹنہ ام احمد ایچان مسیح گروید

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۹	سبب بن کے انکار پر خبر نہیں ہے	۱۱۶	کتاب البند -	۱۱۶	راہبہ (۱۰۶)
۱۰	سہادت میں من باطل دوسل	۱۱۷	کتاب المدانیات	۱۱۷	بائے
۱۱	میں باطل ہے	۱۱۸	کتاب الاحاراث	۱۱۸	مذہب
۱۲	ہی کی گواہی قبول نہیں ہے	۱۲۰	کتاب الامانات	۱۲۰	محمد
۱۳	نہی متواتر قبول ہے	۱۲۱	کتاب ساجد المادون	۱۲۱	احکام الار
۱۴	مقدم پر عمل نہیں اور وہ خود رد و تحقیق	۱۲۲	کتاب الشعہ	۱۲۲	احکام الار
۱۵	نہی ہم دبا باجی دعویٰ نہیں ہے	۱۲۳	کتاب الفست	۱۲۳	احکام الار
۱۶	دعویٰ کے ساتھ اس کے بعد اور الستی	۱۲۴	کتاب الکراہ	۱۲۴	احکام الار
۱۷	حقوں کا اثبات دعویٰ گواہی سے	۱۲۵	کتاب العصب	۱۲۵	احکام الار
۱۸	عروں میں گواہی کے وقت	۱۲۶	کتاب الرس	۱۲۶	احکام الار
۱۹	تفریق جائز نہیں اور عروں میں	۱۲۷	کتاب الحما	۱۲۷	احکام الار
۲۰	تفریق کی جائز	۱۲۸	کتاب التلا	۱۲۸	احکام الار
۲۱	دست ساعد مقدرات	۱۲۹	کتاب الام	۱۲۹	احکام الار
۲۲	گواہ کو قسم دینا	۱۳۰	کتاب الاحکام	۱۳۰	احکام الار
۲۳	اک کام کسی کے لئے کیا اور ہر	۱۳۱	کتاب الاحکام	۱۳۱	احکام الار
۲۴	میں یا ہر گواہی باطل ہے	۱۳۲	کتاب الاحکام	۱۳۲	احکام الار
۲۵	عاد قس کے گواہ مقدم ہیں	۱۳۳	کتاب الاحکام	۱۳۳	احکام الار
۲۶	اقرار محمول قبول ہے	۱۳۴	کتاب الاحکام	۱۳۴	احکام الار
۲۷	دار اول عام ہوئی	۱۳۵	کتاب الاحکام	۱۳۵	احکام الار
۲۸	بلد زانی کتاب الوالہ	۱۳۶	کتاب الاحکام	۱۳۶	احکام الار
۲۹	نہن میں رکن ہے	۱۳۷	کتاب الاحکام	۱۳۷	احکام الار
۳۰	وکیل اور رسول	۱۳۸	کتاب الاحکام	۱۳۸	احکام الار
۳۱	کتاب الافراہ	۱۳۹	کتاب الاحکام	۱۳۹	احکام الار
۳۲	کتاب المصلح	۱۴۰	کتاب الاحکام	۱۴۰	احکام الار
۳۳	کتاب الافراہ	۱۴۱	کتاب الاحکام	۱۴۱	احکام الار
۳۴	کتاب المصلح	۱۴۲	کتاب الاحکام	۱۴۲	احکام الار
۳۵	کتاب الافراہ	۱۴۳	کتاب الاحکام	۱۴۳	احکام الار
۳۶	کتاب المصلح	۱۴۴	کتاب الاحکام	۱۴۴	احکام الار
۳۷	کتاب الافراہ	۱۴۵	کتاب الاحکام	۱۴۵	احکام الار
۳۸	کتاب المصلح	۱۴۶	کتاب الاحکام	۱۴۶	احکام الار
۳۹	کتاب الافراہ	۱۴۷	کتاب الاحکام	۱۴۷	احکام الار
۴۰	کتاب المصلح	۱۴۸	کتاب الاحکام	۱۴۸	احکام الار
۴۱	کتاب الافراہ	۱۴۹	کتاب الاحکام	۱۴۹	احکام الار
۴۲	کتاب المصلح	۱۵۰	کتاب الاحکام	۱۵۰	احکام الار
۴۳	کتاب الافراہ	۱۵۱	کتاب الاحکام	۱۵۱	احکام الار
۴۴	کتاب المصلح	۱۵۲	کتاب الاحکام	۱۵۲	احکام الار
۴۵	کتاب الافراہ	۱۵۳	کتاب الاحکام	۱۵۳	احکام الار
۴۶	کتاب المصلح	۱۵۴	کتاب الاحکام	۱۵۴	احکام الار
۴۷	کتاب الافراہ	۱۵۵	کتاب الاحکام	۱۵۵	احکام الار
۴۸	کتاب المصلح	۱۵۶	کتاب الاحکام	۱۵۶	احکام الار
۴۹	کتاب الافراہ	۱۵۷	کتاب الاحکام	۱۵۷	احکام الار
۵۰	کتاب المصلح	۱۵۸	کتاب الاحکام	۱۵۸	احکام الار
۵۱	کتاب الافراہ	۱۵۹	کتاب الاحکام	۱۵۹	احکام الار
۵۲	کتاب المصلح	۱۶۰	کتاب الاحکام	۱۶۰	احکام الار
۵۳	کتاب الافراہ	۱۶۱	کتاب الاحکام	۱۶۱	احکام الار
۵۴	کتاب المصلح	۱۶۲	کتاب الاحکام	۱۶۲	احکام الار
۵۵	کتاب الافراہ	۱۶۳	کتاب الاحکام	۱۶۳	احکام الار
۵۶	کتاب المصلح	۱۶۴	کتاب الاحکام	۱۶۴	احکام الار
۵۷	کتاب الافراہ	۱۶۵	کتاب الاحکام	۱۶۵	احکام الار
۵۸	کتاب المصلح	۱۶۶	کتاب الاحکام	۱۶۶	احکام الار
۵۹	کتاب الافراہ	۱۶۷	کتاب الاحکام	۱۶۷	احکام الار
۶۰	کتاب المصلح	۱۶۸	کتاب الاحکام	۱۶۸	احکام الار
۶۱	کتاب الافراہ	۱۶۹	کتاب الاحکام	۱۶۹	احکام الار
۶۲	کتاب المصلح	۱۷۰	کتاب الاحکام	۱۷۰	احکام الار
۶۳	کتاب الافراہ	۱۷۱	کتاب الاحکام	۱۷۱	احکام الار
۶۴	کتاب المصلح	۱۷۲	کتاب الاحکام	۱۷۲	احکام الار
۶۵	کتاب الافراہ	۱۷۳	کتاب الاحکام	۱۷۳	احکام الار
۶۶	کتاب المصلح	۱۷۴	کتاب الاحکام	۱۷۴	احکام الار
۶۷	کتاب الافراہ	۱۷۵	کتاب الاحکام	۱۷۵	احکام الار
۶۸	کتاب المصلح	۱۷۶	کتاب الاحکام	۱۷۶	احکام الار
۶۹	کتاب الافراہ	۱۷۷	کتاب الاحکام	۱۷۷	احکام الار
۷۰	کتاب المصلح	۱۷۸	کتاب الاحکام	۱۷۸	احکام الار
۷۱	کتاب الافراہ	۱۷۹	کتاب الاحکام	۱۷۹	احکام الار
۷۲	کتاب المصلح	۱۸۰	کتاب الاحکام	۱۸۰	احکام الار
۷۳	کتاب الافراہ	۱۸۱	کتاب الاحکام	۱۸۱	احکام الار
۷۴	کتاب المصلح	۱۸۲	کتاب الاحکام	۱۸۲	احکام الار
۷۵	کتاب الافراہ	۱۸۳	کتاب الاحکام	۱۸۳	احکام الار
۷۶	کتاب المصلح	۱۸۴	کتاب الاحکام	۱۸۴	احکام الار
۷۷	کتاب الافراہ	۱۸۵	کتاب الاحکام	۱۸۵	احکام الار
۷۸	کتاب المصلح	۱۸۶	کتاب الاحکام	۱۸۶	احکام الار
۷۹	کتاب الافراہ	۱۸۷	کتاب الاحکام	۱۸۷	احکام الار
۸۰	کتاب المصلح	۱۸۸	کتاب الاحکام	۱۸۸	احکام الار
۸۱	کتاب الافراہ	۱۸۹	کتاب الاحکام	۱۸۹	احکام الار
۸۲	کتاب المصلح	۱۹۰	کتاب الاحکام	۱۹۰	احکام الار
۸۳	کتاب الافراہ	۱۹۱	کتاب الاحکام	۱۹۱	احکام الار
۸۴	کتاب المصلح	۱۹۲	کتاب الاحکام	۱۹۲	احکام الار
۸۵	کتاب الافراہ	۱۹۳	کتاب الاحکام	۱۹۳	احکام الار
۸۶	کتاب المصلح	۱۹۴	کتاب الاحکام	۱۹۴	احکام الار
۸۷	کتاب الافراہ	۱۹۵	کتاب الاحکام	۱۹۵	احکام الار
۸۸	کتاب المصلح	۱۹۶	کتاب الاحکام	۱۹۶	احکام الار
۸۹	کتاب الافراہ	۱۹۷	کتاب الاحکام	۱۹۷	احکام الار
۹۰	کتاب المصلح	۱۹۸	کتاب الاحکام	۱۹۸	احکام الار
۹۱	کتاب الافراہ	۱۹۹	کتاب الاحکام	۱۹۹	احکام الار
۹۲	کتاب المصلح	۲۰۰	کتاب الاحکام	۲۰۰	احکام الار

المشهور بہ عثمان زاوہ۔ و تعلیق مولوی عبد الحکیم ابن مولوی محمد سہباز خاں زاوہ و تعلیق مولوی مصطفیٰ شہرانی لکھنؤ
 و تعلیق مولوی مصطفیٰ بن محمد شہیر بزمی زاوہ۔ یہ سب تعلیقات اس زمانہ میں نہیں کی جاتی تھیں۔ چونکہ شاہ کے
 ماضیہ پر بعض بعض تعلیقات کی عبارت مانی جاتی ہے اس لئے اس سے عبارت کا یہ لکھا ہے البتہ علی مقدسی کی تعلیق مانی
 مانی ہے۔ شاہ پر مولوی محمد بن محمد حسین مشہور سریرک زاوہ کے سہی تعلیق ہے یہ تعلیق واسطہ اضافہ ہے جو ناقص
 رکھنی و تعلیق شرف الدین عبدالقادر بن سکاٹ فی سادس تک ہے۔ میرزا حسن اور اب و سو دہات پر جو تعلیق
 ہے برعکس ہے۔ و تعلیق شیخ صالح بن محمد بن محمد ترائس بیہ پور مانا تہیہ ہے۔ سکاٹام حواہر المطالب ہے اور
 مولوی مصطفیٰ بن خیر الدین معروف علیک مصطلح الدیر کی تعلیق ہے۔ سکاٹام سورالادہان و الضار ہے۔ اس وقت شاہ
 کو مرتب بھی کیا ہے اور اسکا نام عقد العظیم رکھا ہے۔ مولانا محمد معروف صوفی نے مئی اتار ماہ کو مرتب کیا ہے اور
 دو قسم کے ہیں ایک قسم اصول مسائل میں دوسرے مروج و مسائل پر اسکا نام مولوی اسحاق ہے۔ اس نے
 میں سید احمد جموی کا ماضیہ مشہور معروف ہے جو بدست اور بعد اپنے مل ہوا لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بھی لکھا ہے۔
 علامہ بن علی کو ستر سالہ عصی و صبا الدین تلسی و شیخ امیر الدین بن عبدالغفار سے تلمذ و احادیث و افتاء
 تدریس حاصل ہے اور یہ عار و مانند سلمان خیر الدین کہہ دیتے۔ الزوارہ ان کی کہتے ہیں کہ میں نہیں
 اس خیم کی حدیث میں تھا اس طویل مدت میں کہ اباب سدری و سدری لکھی اور ۹۵۰ ہجری میں لکھی اس کے بعد
 سفر کیا اس کے ساتھ بہت لوگ تھے سفر میں آؤں گا دراجیرا یا ماہ ہے کہ چہ اپنی حالت پر چوبہ اسکی تصنیف
 سے ہزاروں نہر الفائق شرح کسر القائل و شرح مسار اور اسناد الازہار و سال مسوق اور اول الاصول
 محقق تھیں اول و تعلیق علی الہدایہ و جامع الاولیاء و فتاویٰ و اور کمالہ فی ۱۰۱۱ ہجری و غیرہ تاریخ
 انہوں نے ۹۶۹ میں یا ۹۷۰ میں قضا کی اس سرحد میں اور دہلی کا لکھا گیا ہے ایک قاعدہ
 میں جس میں مسئلہ کی تصریح ہو چکی ہے اور دوسرے قاعدہ میں اسکا تہ اے اگر کوئی تہ اے نہ لکھا جائے گا مسئلہ لکھا جائے گا
 ۲۔ ترجمہ مطلب کا ہے گو عبارت اصل درار ہو مگر حاصل مطلب لکھا جائے گا ۱۰۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۰۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہرِ زمانہ سے تعالیٰ کو پیش قدمی کا درد بڑھایا اور محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ نے منیرِ دانش بہ خیر الفقہ فی الدین فرمایا اور اسکے آل و اصحاب پر شہیدِ نبی نام سے کہہ کر محمد اکبر کی کو فقیہ بنایا۔ امام احمد مسلمانوں کی خدمت میں فقرِ حلیہ و کلیل احمد سکندر ریوی علی بنی باور اللہ عنہ سسناۃ عرض کرتا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں لوگوں کو عربی کی تعلیم کی طرف توجہ کم ہوئی تھی اس لیے وہ اس سے کہ بیشتر کتب فقہیہ مشہورہ مند اول عربی زبان میں چھپ چکی تھیں۔ دوسرے میں دوسروں کے محتاج پاسے جانے ہیں اس خیال سے میں نے چاہا کہ کتاب الاشباہ والنظائر کا ترجمہ، دورِ باورِ تعلیم کی ہر کتاب کا گواہ سال سے صدوری مسائل بہر لہین اور ہر جزئیات میں کسی کی جیسے کے محتاج رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس پر کامیابی ہوئی اور تہذیب سے عرصہ میں یہ ترجمہ کا نام - البصائر - ترجمہ الاشباہ والنظائر ہے ابھام کو ہو نجا۔ ماننا ہے کہ الاشباہ والنظائر علامہ زین العابدین ابن ابراہیم معروف بہ ابن کثیر مصری صلی کی تصنیف ہو۔ مقام نے حمادی الاخری سنہ ۹۶۹ ہجری میں اس کی تصنیف سے فراغت پائی۔ باوجودیکہ میرا نہ سالی سے ضعیف ہو گئے تھے اور قوی بسے نہ تھے کہ وہ محل اس محنت شاقہ کے ہوتے مگر علامہ نے اپنی قوت قدسہ سے چہرہ چینی میں اس کتاب کو حوا ہے بطریق تصنیف کیا اور انکو منصف پیری نے اس قدر مصلحت نہ دی کہ اسکے بعد وہ کوئی اور کتاب لکھتے یہ علامہ کی آخری یادگار ہے۔ علم فقہ میں اگرچہ نہایت مشکل کتابیں ہیں مثلاً ہادیہ در فتنارنگر اس کتاب کا درد سب سے بڑا ہوا ہے اس میں بیشتر مواقع پر تعبیر میں اس قدر دیکھا کہ اس کا محاذ معلوم نہوا بھی طرہ مطلب معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ اسکے اکثر مواقع میں ایجاز و غل ہے اور سب سے مسائل بطور فقر و بیستیاں کے بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مواقع میں جو عمل فقہیہ میں اطلاق کیا گیا ہے اور بعض جگہ بکاسے تفہیل اجمال کیا گیا ہے اس لیے فقہا کی توجہ سے اشتباہ پر رہے۔ تعلیقات لکھے گئے ہیں۔ تعلیقہ علم، ہر حاتم خضر جو مقدسی و تعلیقہ محمد بن محمد جو زناوہ و تعلیقہ ہولاء علیہ السلام

بہت قواعد و مسائل سے لکھے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ فرست و تاثیر میں درج ہونگے۔ ۱۰۔ یہاں سے غلط غلام کے
 ممکن ہو گا تو اور طور پر مسئلہ مذکور ہو گا۔ ۱۱۔ اتنا دیکھ سکے حکم ہوا اور بعد بحث فتویٰ اور حکم پر ہوا تو فتویٰ ہی تحریر ہو گا۔ ۱۲۔
 فن النافعین صرف مسئلہ لکھا گیا ہے کہ طوالت ہو دے۔ ۱۳۔ فن حاسن ترک ہے کہ او میں صرف جملہ لکھے گئے ہیں
 مسائل قواعد و فوائد۔ ۱۴۔ فن صانع کا ترجمہ ایک جگہ جو ترجمہ جلد کے اخیر میں اور ہمارے کتاب ترجمہ فقہ اکبر کے
 آخر میں موجود ہے عرض فرمائی اگر کوئی امر دہری رہ گیا ہو یا غلط لکھا گیا ہو اصلاح سے افتخار بخشیں۔ اب ہم
 قصہ کی کیفیت و طبقات فقہاء متقدمین و کرامتہ اربعہ اور اصحاب امام اعظم امتداد میں لکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ قصہ سید
 اور قریباً ختم کر کے لکھتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے کہ ہم یہ مسائل نہیں سمجھتے ہیں۔ اور اصطلاح میں فقہ و علم ہے کہ جس
 احکام شرعیہ پر سے اس مسئلہ سے بحث ہو رہی ہے کہ وہ اول فقہاء سے مستند دہشتہ میں اس کے بعد وادی الہی
 فقہ میں فقہ کرام، امام شافعیہ اور علم و ہدایت ہو رہی ہے اسکا فائدہ یہ ہے کہ وہ مشروع عمل حاصل ہو
 اس کے بعد اہل اہل عصر و حال و املا (ک) نامہ ہمارے معنی ہوتی عام مطلق ہوئے و معنی سنی خاص
 مطلق ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں بعد میں ایسا کہ اسی مرتبہ ہوئی۔ جسے سطح فقہا نے
 احتمالات سے انکار کیا، شرط و ادب کو دلائل سے بیان کرتے ہیں۔ طریقہ نہ تھا بلکہ یہ طریقہ تھا کہ محدث نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا کیے دیکھا تو وہ صورت محفوظ کر لی اور وہ زمین جانتے تھے کہ اس میں رکن کیا ہے اور
 آداب کیا ہے اور وہ میں میں جانتے تھے کہ اس کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر کے
 ہمہ اہل کرام۔ یہاں میں طالعہ اس کا واسطہ ہے کہ اس میں موجود ہے اور کسی حادثہ میں
 سوال ہوتا تھا تو فتویٰ دیا جاتا ہے اور یہاں بہاوات و فساد کی کو یاد رکھتے تھے اور قرائن سے کسی چیز کو مداح
 اور کسی کو مستحب اور کسی کو منوع کہتے تھے بہت صحابہ عظام و اصحاب کو لگتے اور بسبب کثرت و قائل کے متفق تھے
 ہوتے تو انہی نقطہ سے جواب دیتے تھے اور کوئی ہوتا تھا ہوتی تھی تو اجاب دے دیتے تھے کہ صحابہ ان
 علمہ کہ ابھی طرح حالت تھے کہ ان کو ہوا۔ یہاں کسی مقدمہ میں حکم دیتے تھے تو بسبب اسکے کہ ان کو علت
 و تہی تیسریں اختلاف ہوئے ان کا کوئی کہہ حکم ہوتا تھا اور کوئی لکھ اور اب اس اختلاف کا اثر زمانہ تابعین اور
 او سکے میں بہت بڑا اثر لکھا گیا کہ تابعین صحابہ کے آثار و بیانوں سے متاثر ہو سکے یا دیکھا حدیث نبوی
 پر نازل ہوا ہے اور ایک کو دوسرے سے ترجیح دیتی اور ہوتی اس پر سے علماء تابعین کے مختلف مذاہب لکھے
 آ رہے ہیں ایک ایک امام ہو گیا مثلاً مدنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور ان کے

نہ کوئی امر ایسا نہ کہ جسکی سد نہ مل ہو اور نہ ان وحدت اور آثار میں اصل قرار دے گئے اور فروغ
 اور سکے فروغ ٹھہرے۔ اس سبب سے یہ بحث ثابت ہوئی کہ فقہ ائمہ سمجھتے کہ اور ماننے کو کہے ہیں اور اصطلاحاً احکام
 شریعت اور ان کے دلیلوں کے علم کو علم فقہ کہتے ہیں۔ اور جس شخص پر احکام شریعت وارد ہوئے ہیں ان پر
 انھی ہو اور سب کو مکلف کہتے ہیں امام برزرا در تشدید ہے اور یہی علم فقہ کا موضوع ہے۔ پر احکام جس شخص پر
 مقرر فرمائے وہ صرف شارع خدا، نواب اور اسکے اہل بیت اور ائمہ ہیں اور ان کے تابعین و علماء ہیں و علی بن ابی طالب
 جو احکام دلائل سے مرتب ہو کر مروج قائم ہوئے وہ طلب مادہ ہیں جو خصوصیات اربعین ثابت ہوئے ہیں مثلاً
 فرض، اجب، مستحب، مستنون، حرام، مکروہ، طالح، حلال، یہ علت صوری ہے۔ سادات دارین حواس امتیاع سے
 حاصل و طلب غائی ہے اب جانا جائیگے کہ فقہا کے ساتھ بلقبہ ہیں۔ ۱۔ وہ مجتہدین کا ان کا استناد مطلق نہما
 و فروغ و ادول میں کیسے کیسے متعلق تھے جیسے ائمہ اربعہ۔ ۲۔ مشائخ متقدمین مثلاً ابو یوسف و محمد وغیرہ متقدمین
 نے الذہب جو احکام کو اول اربعہ سے اور ان اصول پر استخراج کرتے تھے جنکو امام اعظم نے مقرر فرمایا تھا۔
 و بعدہ بعض احکام فروغ میں امام سے مخالفت کرتے ہیں لیکن قواعد اصول میں امام کے مقلد ہیں۔ ۳۔
 علماء متاخرین مثلاً ابو بکر احمد رضا و ابو نصر طوسی و ابو الحسن کرجی و شمس الدین عبد الغفر طوسی و
 سید احمد محمد سرخسی و غیرہ اسلام علی بن زدی اور غیرہ میں جس طبعی فان و ہر اس الدین علی بن زدی و غیرہ سرخسی و غیرہ
 مان تھے طبعی طابع میں احمد صاحب، صاحب وظائف، غیرہ ہر لوگ ایسے مسائل میں اجتہاد کر سکتے ہیں جس صاحب
 دستار و اس میں گریہ لوگ صاحب مذہب کے اصول فروغ میں تابع ہیں کہ اور فقہ کے اصول متبطلہ پر
 اعلیٰ کلام اسناد کیا کرتے ہیں۔ ۴۔ صاحب تہذیب جیسے ابو بکر احمد بن علی ہاروی و غیرہ ہر لوگ اجتہاد پر مطلقاً قادر
 نہ ہیں مگر اصول و مائتہ کو خوب ضبط کیا، میں ان کو اس قدر ملکہ ہر لوگ امام صاحب یا صاحب کے کسی قول کی
 ل کر سکتے تھے ان کے اصول یہ مائل کا قناس کر سکتے تھے۔ ۵۔ اصحاب فروع مثلاً ابو الحسین احمد بن زدی
 الاسلام ہر اس مرعینا نے صاحب ہر ایک بعض روایت کو بعض حدیث جمع دیتے تھے اور ہر ادلی
 اصح فرماتے تھے۔ ۶۔ حنفی و شافعی اور ظاہر مذہب اور ظاہر روایات اور روایات مادرہ کے تمیز کرتے تھے
 سید الشہید کرمی و حافظ نجم الدین نسفی صاحب کنز و صاحب شرح و قیاس و روایت ضعیفہ کو قائل کر سکتے
 ۷۔ طبعی علماء جو امور مذکورہ بالا کے قدرت نہیں رکھتے ہیں مگر صرف نقل اور راوی ہیں اسی سے
 تیار ہوتے ہیں ہر مسئلہ پر جو کہتے ہیں۔ مسائل کے تین طبقہ ہیں۔ ۱۔ مسائل ظاہر الروایۃ

بسبب تناسل ہونے والے حالت میں کہ گویا یہ کتاب اس ضوابط کے لیے نوع ثانی ہو جائیگی اور نرس اول میں
 ان تمام احکام کے ساتھ ساتھ کہ ان ضوابط پر وارد ہوتے ہیں اور ان کے احکام نکلتے ہیں اور یہ مستحق تحقیق میں
 اصول فقہ میں کہ مذکورہ اوپر کے فقہ پر وہ اور پر ہو گیا ہے گو قریبی مذکورنی اکتب ہو سکتا ہے نصیر الدین کی اور
 فقیر (الامامیہ) (سرخس) اور محمد بن الفضل وغیرہ اور اکثر فروع (مسائل) غیر مشہور کتابوں میں سے یہ خیال
 دیکھنے لگتے ہیں پر میں نے بھول ہندو تو وہی مسئلہ لکھا ہے جو صحیح ہے اور اوپر لکھا گیا ہے مگر سرد
 صحیح اس کی نقل ہوئی ہو اور اوپر اکثر میں نے اطلاع میں رویدی ہے۔ اور حکامات ہے کہ امام العظیم ہر دہاں
 (موشہد بچتے تھے) کے سفر قاعدہ جمع کیے تھے اور اس سید ہر وی شامی نے جو یہ سنا تو اس نے اسے اور اولاد میں تاہم
 جب مسجد میں نماز فضا یہ مگر سب لوگ ملے جانے کو فوجیہ و دربارہ مذکور کے اتنے قواعد بڑھاتے تھے اور ایک
 اور سید ہر وی لکھتے اور انہوں نے بڑھایا مروج کیا سات قاعدہ پڑھے تھے کہ انکو کہنا سنی تھی تہ الامام ہر نے
 انکو اگر دیکھا اور یہ سب اس تو انکا بڑھایا مروج کروا سو ہر وی نے وہ سات قاعدہ ایسے شاگردوں کو لکھا
 اور لکھا۔ یہ۔ اور میں نے انی والاطمین اور وہ مسائل میں کہ ان میں شامل ہیں ما دون سے خارج ہیں کہ ہر
 مدرسہ دینی اور فاضل کے میں کہ یہ صفین ضابطہ لکھ کر ہر مستثنیٰ کرنے میں اور میں نے کوئی کوئی مسئلہ لکھا کہ میں
 یا خارج کیے ہیں اور ان مسائل راۓ پر مطلع نہیں ہوا وہ ہر گمان کرتا ہے کہ یہ پہلے سے داخل ہیں آئیے
 کہ اول الامامانہ اور کون رہا نہ کر فیہ میں اور بہت خوش ہوئے ہیں۔ اور نرس ثالث میں جمع اور نرس کا بیان
 ہے اور نرس رابع سے انار (یہ بیان) میں اور نرس خامس میں جملہ میں اور نرس مادس میں اشاہ و مطا
 میں کہ مسائل میں اور اکابر و جہت کے واسطہ میں۔ اور نرس سابع میں امام صاحب اور دوزاد سب کے لکھ کر
 اور علی و مستفید میں ارشاد میں کی کتابیں میں جن میں مطاوعات میں (مباحثہ) اور مکاتبات اور مراسل اور
 غریب و عجیب و گریں چوہہ اللہ کہ کرم سے مراد یہ ہے کہ یہ کتاب فاطمین کے لیے نہ جہت کا سامان ہو اور نہ
 درجہ میں کیے جمع ہوا۔ فاضل اور معنوں کا اسپر محاد ہو اور طالب علموں کے لیے قیمت ہو اور نہ صلیب کی کتاب
 دفع ہو کہ کوئی علم فقہ سب علوم سے پہلے میں حاصل کیا اور اس کے حاصل کرنے میں میری تہنیتیں ہوا۔ ہر
 میں کہ اسے کوئی محنت میں لایا کہ اور اسے کوئی اور لچہ خیالات کو اور شروع راز طالب علم کی برائی اور کتب میں ہر جہت اور کتابت
 کہ اگر کوئی کہ اور اسے سب سے پہلے میں کی ہے اور اس کا ہر دم میں میں مسائل احکام میں ہوں ملاحظہ و تامل کی اور اس کا ہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو مدد فرمائے کہ وہ اپنے حق پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے حق سے باز رکھے۔

تساوی۔ اگرچہ کوئی حکم اس قاعدہ سے خارج اور قاعدہ کی بیخ قواعد سے بنیاد کو کچھ نہیں ہیرا اور اصطلاح میں
 حکم کلج ہے کہ حایہ عزیات احکام اور میں اصل ہے۔ چونکہ یہ تشریح و توضیح اور تشریح و توضیح اصول میں مرکب ہے اور
 مسکو لازم ہمارا قاعدہ کا بیان کرتا ہے۔ ہر جہت تشریح کرتے کیونکہ ایک شے کا پہلے تصور بدلے تو پھر اس کا
 علم ہوتا ہے۔ القاعدۃ الاولیٰ۔ دن، نیت کے ثواب میں جیسا کہ لکھا ہے۔ فقہ میں کئی جگہ لکھا
 گیا ہے کہ اصل نوا میں یعنی مندرجہ ذیل اور اگرچہ جو کہ حوث یعنی سے وضو میں نیت نہ ہو اور اس کی
 اقسام سے نہ کرنے میں نیت ضروری نہیں ہے (دل کا کئی مرتبہ ہونا نیت ہے) نماز اور نیکو اور روزہ
 اور حج میں نیت شرط ہے کہ بدل اور اسکے صحت ہوگی اور نہ اور غسل میں نیت شرط نہیں ہے کہ بدل اور غسل
 ہر سکتا ہے اور اسی لئے حدیث اعمال بالبار و جہت سے کہ۔ لیہ اقتضا الصواب ہے نہ بلکہ الصواب کہ
 بدل اس کے ایک امر مفکرین معنی میں نہیں ہے بن اس کے اعمال تو بہت ہیں بہت سے اور یہ ہیں جس سے
 میں جیسے اعمال کمال حکم نیت پر ہے اور یہ حکم دو قسم ہے ایک آخرت میں ثواب ملنا اور ثواب ہوا اور دو مراد میں
 یہ حکم کہ اگر وہ حل (مثلاً مار) صحیح سے اور ہر عمل خاص ہے اور حکم اخروی ہے کہ مراد ہے کہ اس کے
 ابعاد ہے کہ ثواب اور عذاب سے متعلق ہو سکتا ہے تو حکم دنیوی اس حدیث سے مقصود نہیں ہو سکتا ہے
 مقصد میں کہتے ہیں کہ وہ صوبے نیت یہ ثواب ملنا ہے اور دنیا میں کہتے ہیں کہ نہیں کہتا ہے کہ کوئی حکم
 حدیث میں مفکر کیا گیا ہے مشرک ہے عام نہیں ہے یعنی وہ ثواب و عذاب ہوا مراد ہے کہ قطعاً میں
 ہوگا۔ اور کلام (یعنی حدیث) کے صرح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے نقلی ہے حکم مفکر کیا گیا ہو عام
 میں ہے اور مشرک معنوی ہے کہ اس کو عام ہے حکم دنیوی یا کہ اس صورت ہے۔ اور یہ امر منہر ہے کہ ہر
 فعل مشرک کے عموم کا فائل ہے۔ اسی لئے ان احکام میں جو اصل عبادت کے لیے ہیں اور نہ ہیں یہ نیت
 شرط نہیں ہے اور اصل عبادت کہ صرح ہوئے کے لیے نیت شرط ہے اور جو وہ کہ نہ صحت ہو وہ نماز کے لیے بھی
 دیے اور سکے کرنے کا ہوا ایسا حکم نہیں ہے کہ جیسا اصل عبادت کا حال ہے کہ حکم ہے۔ اور عبادت میں نیت ہا
 باجماع علماء ثابت ہے یا حکم و امر والا بعد و اللہ تبارک و تعالیٰ اور اول مرتبہ۔ چنانچہ آیت میں عبادت
 توحید ہے کہ نہ فلوہ اور زکوٰۃ اکثر فلوہ مطون و مطون علیہ ہے۔ پس وضو میں اور غسل میں اور سر کے مسح
 میں اور کپڑہ بدن اور مکان و برتن کے معنی نجاست و در کرنے میں نیت شرط نہیں ہے اور نہیں اس
 نیت شرط ہے کہ آیت میں تیمم کا قضا یعنی قصد اور ارادہ قلبی ہے اور نیت کا قضا ہے کہ تیمم کے لیے شرط ہے

اور ان کتب اصول کلام اور ہدایہ امام مرخسی کی کتب، نزدیکی اور ابزید و بوسی کی تقویم اور تفسیر اور اداسکی شرح اور
 شرح کے ترجمے اور اداسکی حواشی اور نزدیکی کی شرح شفاء کبیر اور تقریر اور تفسیر ابن ہمام کی تحریر کا شیخ اختیار
 کیا اور لبہ الاصول امام اکہا اور ہر سنار کی ایسی شرح کی کہ بجز شد و قوتہ سب پر فائق ہے اب انشاء اللہ تعالیٰ
 بجز قوتہ میر تالیف ہم شروع کرتے ہیں اور ایک فن کے نام پر تمام کتاب کا نام اشباہ و نظائر رکھا ہی اللہ تعالیٰ
 سے یہ درخواست ہے کہ اسکو قبول فرمائے اور مؤلف کو (جگو) اور اسین نظر کیسے نفع بخشے کہ اللہ تعالیٰ بہت امید
 ہے اور صاحبین کا مکر اور تشبہ کا چوٹ دیکھ کر سے اور جگو قسم ہے کہ میر فن آرزو منادی سے اور سوف اور بل
 اور لوانی سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور وہی اسکو حاصل ہو کر ہے جس نے اپنی آستین چڑھائی اور دامن ہا ہا
 اور اپنے گم ہونے پر اور انرا بنند خوب کس لیا اور در با من گس گیا اور منفر لون کا غبار لیا (سفر ہر دھک گیا)
 اور تخت اور مطالعہ صبح اور شام کرتا رہا اور تالیف اور تقریر میرات اور دن آدہ رہا اور اسکے ہر اثر کل
 اور مسئلہ سخت کے حل پر متوجہ ہوا حکم سے اور کم و بیش دالون پر ہماری ہے۔ میر صفت کو مشائخ افسانی سے نہیں ہے
 کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اسکو حاکم دیو سے اور حرم کتابوں سے میں نے سنہ نو سو و ستمہ کے آخرین یہ کہتا
 تھا انکے چہرہ ہمارے کی شرح میں ہا یہ غایۃ البیان غنا یہ صحرا جہ الزما یہ بنایہ فتح القدر اور کفر کی شرح فی غنی
 سکین اور قدوری کی شرح راجع و مرجع اور ہر ہر اور حتمی اور قلع اور مجمع کے شرح مصنف کے اور ان الکتاب کے اور
 انکی شرح جو وقف ہے اور ان امیر طبع کے منیۃ المصلیٰ کی شرح اور دانی کافی کی شرح اور دقایق کی شرح اور
 دقایق اور اینداع الاملاہ اور تخیص جامع کبیر کے علامہ فارسی کی شرح اور صدر شہید کے تخیص جامع اور کاسانی کے
 راجع اور تھلاہ کی شرح اور کافی کی مہر اور کاسانی کی شرح اور کافی کی شرح اور دقایق کی شرح اور دقایق کی شرح
 اور قاصد رفاہ کی شرح جامع میر اور مختصر طحاوی کی شرح اور اختیار اور فتاویٰ حانیہ اور خلاصہ اور براریہ اور
 مرداد و الی اور عہدہ اور غری اور صمام شہید کے وقعات اور قنیہ اور منیہ اور غنیہ اور مال القنادی اور
 قنیہ ہر اور سے ملائحت اور فتاویٰ قادیانی الہادیہ اور تاسیہ اور عادیہ اور جامع العہدین اور امام ابو یوسف کا
 راجع اور امام خصائص اوقاف اور حاتم اور رستمیہ اور محیط رضوی اور فقیرہ اور مصنف کی شرح منظوم نسفی کی اور
 من بیان اور ابن تیمیہ کے منظوم ابن مہان کی دو شرح اور صغیرہ اور خزائنہ القنادی اور کچھ خزائنہ اکمل اور
 یہ ایچہ اور تار تانیہ اور تخیص اور خزائنہ الفقہ اور حیرۃ الفقہ اور مناقب کرمی اور عبد القادر کے طبقات -
 عن الاول فی القواعد الکلیہ قواعد کلیہ سے وہ قاعدہ مراد ہیں کہ ایک قاعدہ میں دو مسئلہ نہ ہ

مقدم ہے اور وہ موخر۔ اور اذان کی نیت شرط نہیں ہے کیونکہ اذان پر ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے۔ اور استقبال قبلہ کے لیے امام جہاں شرط کرتے ہیں برقی ہے کہ شرط نہیں ہے اور کون یہ کہتے ہیں کہ مکمل میں شرط ہے (کہ وہ میدان ہر طرف کشادہ ہے) اور حجاب ہو تو کچھ ضرور نہیں کہ وہ ان ماسب قبلہ منہ ہیں (اور سرور کی نیت شرط نہیں ہے۔ اور صحت عبادت ثواب کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ ثواب نیت پر ہے چنانچہ ناز جو کہاں وضو ہے پڑھتی تو بھی ثواب ملے گا۔ اور زکوٰۃ نے نیت ادا ادا نہیں ہوتی ہے اور قاضی اسپہانی نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادا زکوٰۃ کرے حکم زبردستی یا بے اور اسکو سزا دیے اور زکوٰۃ بجائے موافق حرج میں ملے کیونکہ امام کو اختیار ہے کہ زبردستی زکوٰۃ لے کر دے یا امام کا زکوٰۃ لینا اس پر کہ ملک نے اپنی خوشی سے رکھ لیا کی ہے یہ بہت ضعیف ہے اور اعماد اسپر ہے کہ زبردستی زکوٰۃ لینا اسے اور زبردستی لینا نیکی تو رکھ متصور ہوگی خوشی سے نہ انہیں ہوتی ہو اگر اس لیے فیکرین کہ خود ادا کرے اور نیت جو شرط ہوئی ہے تو اگر کل مال صدقہ دیا اور بہت کچھ فرض اسکے سر سے اتر گیا اور کو نصاب میں ہے کہ صدقہ دید یا تو قاتی کی زکوٰۃ دیکھا اور رکھ کے لیے اس لیے کہ تجارت کی نیت شرط ہے کہ تجارت کے لیے یہ نیت متصل ہو چاہیے خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر فائدہ ہو گا تو بیچن ورنہ یہ شے میرے کام آئیگی تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور زرعین می اور حراجی کی بیدار یا زمین کرنا ہوگا یا عاریت کی آمدل بر نیت تجارت کی کی تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جو معاملہ ایسے ہیں کہ مبادلہ مال بال مال نہیں ہیں۔ مثلاً ہبہ اور صدقہ اور خلع اور ہبہ اور وصیت انہیں اگر بیت تجارت کی تو یہ ہبہ بیع نہیں ہے اور مانع ہیں ضروری ہے کہ سال میں اکثر فیضہ چرائی بر زمین فاضل ٹھہرے کہ صورت ہو رہے اور اگر وقت خریداری کا تھا کی نیت کی تو زکوٰۃ تجارت واجب ہوگی اور اگر بار بار ہمارے یا سوداری یا کھانسی کی نیت کی تو ہرگز رکھ نہیں ہے اور ہر روز کے روزہ کے شرط ہے اور اگر سنت روزہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطلق کیا تو بھی یہ صحیح ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ سے قول باطل ہوئے ہیں اور نیت قول نفس ہے نیت روزہ عرص اور سنت عباد اور نفل ہر برابر ہے اور حج میں جو با نفل ہو اس کے لیے بھی سنت شرط ہے اور عمرہ کے لیے بھی نیت شرط ہے اور عمرہ کو سنت ہے ہی اور عمرہ جو مدینا جو وہ نفل فرض ہے۔ اور حج الاسلام کے لیے اگر نذر بھی مانے تو بھی حج اسلام ہی واجب ہوگا۔ مثلاً قربانی کی نیت کی تو قربانی ہی لازم ہوگی اور اگر سب میں اعتبار اصل نیت کو قضا مثل داس ہے۔ اور اعمد کاف کے لیے نیت شرط ہے واجب ہو یا سنت جو با نفل ہو اور کفارہ کے لیے بھی نیت شرط ہے تمام افراد کے یا دورہ رکھے یا سکا کین کو کھائے اور قربانی میں بھی نیت وقت خریداری شرط ہے

کہ اوپر نماز صحیح ہوگی اور اسکو طہارت حاصل ہوگی بلکہ اس کے شرط ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ سے فرض رفع ہو جائے صحیح ترین
 قول میں نیت ضروری ہے ایک نقب الیٰ اللہ کی ہے تاہم لازم نہ آئے اور دوم وہ نطق کا معنی غیر مقصود کا بھی احتمال ہے۔
 (مثلاً طلاق یا کھنہ) اور سوم انشاء یعنی عقد ہو کر سننے کے لئے سواہرین (قسم) اور طلاق کے۔ اور چودہم کہ اگر کسی اور
 اسکو تین غلام۔ یہ بانیں (استبنا وغیرہ و منوع غش) یہ امام ابو یوسف کی روایت ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ
 دو غسل سے جائز استنجا وغیرہ اور دھنوا جبکہ پانی سے نکالتے ہوئے غسل کی نیت کرتی ہے اور میں نیت کی تو تیر
 غسل سے جائز اور اسکی ایک روایت ہو کہ ایک ہی غسل دیا جائے (صرف استنجا وغیرہ) اور چودہم عبادت کے صحیح ہونے کے
 لیے یہ شرط ہے کہ یہ اسلام میں نیت صحیح ہے کہ زوروشی اگر کوئی اسلام لایا (اگر اہل حق ائمہ) تو صحیح ہے اور صرف مسلمان
 ۱۱ سے کسی نیت سے مسلمان نہیں ہوتا ہے بخلان کفر۔ ترک کی جوت میں انکا ذکر آئے گا اور کفر کے لیے یہ شرط ہے
 کہ وہ کفر کا ارادہ صحیح نہیں کیا اور کفر ہستی کا تو کافر ہوگا کہ وہ اصل کلمہ ہی کفر ہے کہ اصول میں ہر کی بحث میں اسکا
 ذکر ہے نماز غلط اور نماز حارہ ہے نیت صحیح نہیں ہے۔ فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا اصل ہو اور جب چاہے کہ نماز
 توڑ دے تو اسے اسکا ایسا کام کرے جو نماز کے خلاف ہو نماز نہ ٹٹے گی۔ اور اگر ایک نماز کی نیت باندھی اب چاہتا ہے
 کہ وہ دوسری نماز پڑھے اور وہ نماز اور ہے اور پھر نماز اور ہے تو دوسری نماز کے لیے کہیں کی تو دوسری نماز ہو سکتی
 اور زمین۔ اور یہ نیت امام کے ساتھ اقتداء نہیں ہو سکتی ہے۔ اور بخلان امام کفری اور ابی حنفی کے لیے امامت نیت
 صحیح ہے یہ حسب و زمین معدی ہون تو نیت اوکی سے امامت کے ضرور ہے اور محمد اور عید میں میں عورت کے مقتدر
 ہونے کے لیے امامت کی نیت ضرور نہیں ہے۔ قسم کہا اسکے کہ میں امامت نہ کروں گا اور ہر نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی اقتدا
 کی تو صحیح ہو پھر جائز ہے کہ تافضی کی عدالت میں حاست (قسم ٹوٹ کر) کفارہ دنگا۔ عداقت اور جب یہ گواہ کرے کہ
 میں اپنی نماز کیلئے ہتا ہوں اور ہر نماز شروع کی اب کوئی اسکا مقتدی ہو گیا تو قاصی کے ہاں بھی حانت ہوگا
 اور یہی قسم والا معہ الامام ہو تو نماز صحیح ہو گا۔ دنگا اور نماز حارہ و سہو نماز میں حانت ہوگا اور قسم کہا اسکے کہ فلاں
 کے لیے امام۔ ذلک اب کئی آدمیوں نے اقتدا کی اور بے جہل میں سے ہی اقتدا کی حاست ہوگا اور فلاں کی امتا
 کا تو اب یہ لیکھا اور مثل نماز سجدہ قنات میں ہیبت شرط ہے۔ اور جس کے نزدیک سجدہ شکر شروع نہیں ہے اور ہیبت
 ضرور ہے اور صحیح یہ ہے کہ مسنون ہے ایک طرف اور سلام یہ ہے کہ سجدہ سو کر قنہ ہیں تو وہیں سلام پڑا کر
 سجدہ کی ہیں کی ہے تو کچھ مصافحہ نہیں ہے۔ اور خطبہ محمد کے لیے نیت شرط ہے اور ہر جو سہو ہو چکا اور لہذا اسکا
 لیے کہا خطبہ کے لیے تو خطبہ دوا ہوگا اور عید میں کے خطبہ کے لیے ہی نیت شرط ہے کہ دو خطبہ کیساں میں ہر جہد کا خطبہ

۱۔ نکاح اور ان سب میں ثواب کے لیے نیت شرط ہے۔ اور بعض امور کے مباح ہیں وہ باعتبار نیت ہیں نہیں۔
 کی ہے ثواب جو وہ نہیں اگر یہ نیت ہو کہ عبادات پر تقویت ہوگی تو عبادات میں داخل ہے مثلاً نماز، نماز مال،
 حاصل کرنا، اور معاملات۔ بیع نیت پر موقوف نہیں۔ اقالہ و اجارہ بھی موقوف و قریب نہیں ہے اور اول
 مضاربع سے ایجاب و قبول کیا کہ اوپر موقوف اور حین نہ تو نیت ضروری ہے اگر ایجاب فی الحال ہے بیع جو وہ نہیں
 اور مضای سے ایجاب و قبول کرنے میں بیعت پر موقوف نہیں ہے اور مضای سے خواہ استقبال کے ہے ہذا میں اور
 موقوفہ مالہ صیغہ امر تو بیع ہے نیت صحیح نہیں ہے۔ یہ نیت صحیح نہیں ہوتی ہے کہ او میں، نامندی نہیں ہوتی ہے
 کہ بیع بالرضا کا حکم ہے۔ ہر نیت پر موقوف نہیں ہے۔ ہنسی میں یہ کہ کیا تو می بیع ہوگا کہ کسکو قطع ہو سکتا ہے یا کہ اسطرح
 بولنا پر وہ صیغہ نہیں جانتا ہی تو ہمہ ہوگا کہ او میں رضامندی نہیں ہے جو اس کے لیے شرط ہے نہ اس لیے کہ
 او میں نیت شرط ہے اور اگر از رو سی بی بی بی نہیں ہو سکتا ہو۔ اور طلاق اور عاق نکاح نے سے ہوا ہے
 ہیں کہ ان میں رضامندی شرط نہیں ہے گو وہ معنی نہیں جانتا۔ ہے اور اگر طلاق اور عاق پر اگر وہ تو بھی واقع
 ہوا ہے۔ ح ۲ مقدمہ الاکراہ صحیح میں طلاق۔ آیا اور تھما۔ رجوع۔ نکاح۔ رضاع۔ آہان۔ قبی۔ مکر۔ قبول
 و ذیوی۔ صلح عن فعل۔ عقد۔ قطع۔ عتہ۔ اسلام۔ تہریر۔ سفوف۔ قتل۔ طلاق صحیح کے لیے نیت ضروری ہے غلط ہے
 ما ہو۔ یہ یا نہ سے طلاق۔ ہے تو، ماسک۔ ح ۳ احکامات حفظ و بادکاری میں کمی اور حاکم و غفلت۔ اور سہو
 اکہ ہی ہو۔ اور ترس ہو۔ غلط نہ ہو۔ یہ سبب حفظ کے کہ وہ سے او کی اور حاکم رہتی ہو۔ (اور خطا پینت میں طلاق ہو)
 طلاق ہو جاتا ہے کہ او راہم لیلی اسلا کلا کلا علی ہر طلاق نہ جائیگی اور ان الفاظ کو کہ صحیفہ ہو (بجای طلاق) یا عاق کہ کس نے (ہم)
 طلاق پٹی ہو۔ اپنی اور کہ سائنس طلاق کہ مسک تھما اور ہر رات حال کرتا تھا طلاق ہوگی کہ اس میں طلاق نہیں ہے۔
 اور ایک کا عہد پر عورت نے کہہ ماسری جو پر طلاق ہے یا تجھ کو طلاق ہے اور مرد سے کہہ کہ ہم پر ہوا و بیچ شہ و یا
 طلاق ہوگی کہ عہد طلاق نہیں ہے اور انت طلاق کہ نہ نہت جہ سے رہائی کی گئی تو عند طلاق ہوگی اور
 قاضی طلاق کا حکم دیدیگا اور کسی کتاب میں ہے کہ غلطی کی طلاق قصداً واقع ہو نہ دانتہ تو معلوم ہو کہ طلاق
 صحیح قصداً و نیت کی غلط نہیں ہے اور دانتہ محتاج نیت ہے اور بازل کے طلاق جو مضی اور دانتہ واقع ہوئی ہے
 تو اس لیے کہ حضرت شاری نے نہ اس کو بھی جو مقرر کیا ہے۔ اور انت طلاق نہ نیت ثبات کے اور نہ نیت بائن کے
 ہو سکتی ہے اور عہد میں نیت وک نہیں ہو سکتی ہے مثلاً انت طلاق یہ باندی کے لیے عہد میں وک
 نیت ہو سکتی ہے اور انت طلاق میں حرمہ کے لیے نیت ثلاث کی صحیح ہے اور طلاق کنایہ میں مثلاً اللہ اعلم

رفت فوج اور اسیر یہ حکم لکھتا ہے کہ نیت قربانی خرید اور کسی اور سے لے لیا تو قربانی ادا ہو گئی اور ضمان لے لیا تو قربانی ادا نہ ہوئی یہ یہ حکم اور سو دیکھ کر
اوس نے فوج اپنے لیے کیا اور اگر مالک کی طرف سے فوج کیا تو ضمان نہ ہوگا۔ اور اگر خریدار مرد عورت یا اور
نیت قربانی جانور خرید تو وہ جانور معین ہو گیا بیچ نہیں سکتا ہے اور اگر تو گھر ہے تو ہی بیچ ہو گا کہ متعین
ہو جاتا ہے اگر ایام قربانی نکل گئے اور وہ جانور زندہ موجود ہے تو تو گھر صدقہ یا سے مگر جب ایام قربانی آئیں
تو بچے اوسکے و دسر جانور و بیچ کرے۔ اور غلام آزاد کرنے میں نیت سزا نہیں ہے کیونکہ یہ عبادت نہیں ہے
چنانچہ کافر بھی آزاد کر سکتا ہے حالانکہ وہ عبادت کا سمندر نہیں ہے اب اگر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے یہ نیت
کی تو عبادت متصور ہوگی اور ثواب ملے گا۔ اور بے نیت آزاد کیا تو آزاد ہو جائے گا اور ثواب ہوگا اور یہ نیت
ہے کہ کفر سے عتاق کے بول (جو دافع نے وضع کیا) اور گناہ (جو خاص عتاق کے لیے وضع نہیں ہے) میں
نیت شرط ہے۔ یہاں شیطان کے نام پر آزاد کیا تو صحیح ہے کہ آزاد ہو جائے گا پر گناہ ہوگا اور اگر کسی غرض
کے لیے آزاد کیا تو آزاد ہو جائے گا نہ ثواب ہوگا نہ گناہ ہوگا۔ اگر مسلمان غم کے لیے اور اسکی تعلیم جان کر آزاد
کرے تو کافر ہو جائے گا اور کسی مخلوق کے لیے آزاد کرے تو مکروہ ہے۔ اور مدبر کرنا اور مکتب کرنا کفر عتاق
ہے۔ اور عبادت بڑی عبادت ہے اوسکی لیے نیت خالص چاہیے اور نیت مثل عتاق۔ یہ نیت ثواب کی
لی ثواب ہو نہ وہ مستمع ہو جائے اور وقف عبادت نہیں ہے کیونکہ کافر سے ہی ادا ہوتا ہے اور یہ نیت ثواب
وقف کر لیا تو ثواب ہوگا نہ ثواب نہ ہوگا اور وقف صحیح ہے۔ نکاح بھی بمنزل عبادت ہے بلکہ اس میں مصروفیت
نسبت محض عبادت کے لیے گوشہ نشینی سے بہتر ہے اور حالت اعتدال (یعنی صوم سائل نہ فقیر ہے نہ گھری
ہے) میں نکاح سنت مکرمہ ہے پس ثواب کے لیے نیت ضرور ہے یعنی بے قصد یہ ہو اگر آپ باک رہے اور
ماہ سے محفوظ اور اولاد پیدا ہووے۔ اور کنز کی شجہ کبیر میں ابدال کا بیان ہے اور نکاح کی صحیفہ کے لیے
نیت شرط نہیں ہے چنانچہ بالائے ہنسی میں بھی نکاح ہو جاتا ہے اور ایسے نفل بولے کہ اس کے معنی معلوم نہیں
ناتوی ہی ہے کہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے گواہ معنی ہانتے ہون یا کانتے ہون۔ اور سبب ثواب کے امور میں
اس میں کہ ان میں نیت ضرور ہے۔ کیونکہ حصول ثواب تقرب الی اللہ کی نیت پر موقوف ہے مثلاً علم پھیلانا
انا ہذا فتویٰ دینا ہوا تصنیف کرنا ہوا اور قضاء (مقدمات فیصلہ کرنا) بھی عبادت ہے اس لیے ثواب نیت
ہے اور قصد و اور تغیر اور چنے کام حکام اور دالی کرتے رہتے ہیں اور عبادت ایک امر کا شاہد ہونا اور

اور وہ خدمت کرے اور اسکے کلمے سے خدمت کے عمام پر تجارت کی نسبت کی تو بیشک تجارت میں جو کچھ تجارت کا مال ہوگا
 کہ تجارت ایسا عمل ہے کہ جسے نیت پورا نہیں ہوتا ہے اور خدمت تجارت کا ترک ہی صرف نیت سے ہو جائیگا اور
 مقیم اور مامم اور کامر اور جگر پر رہتے ہیں (علاقہ) اور جگر جو ساگر ہے اکی سال پر پڑتا ہے (نہرہ) یہ
 میں صرف مت سے مسافر اور موطا اور مسلمان اور ساگر اور علاقہ نہیں ہوتا ہے کہ یہ نہ ترک کرے۔
 القاعدۃ الشائعتہ ہمارے علماء نے ہر دفعہ کیا اور اس پر مقاصد کا بھٹ گنا اور سکوتان چھپے ہیں۔
 مقصد میں۔ قتادی قاضی خان میں ہے اگر کارس کلال۔ یہ تجارت ہے جو تاجر ہے اور نہ ترک کرے۔
 ہانے کے پیچھے تو حرام ہے اور اگر گورگا اور اگر کارس کر کے پسند کرے کہ اس میں رہے۔ اور
 مسلمات تین تین یاد دہات کر اس لیے ہو کہ مسلمان کو بائکر چور۔ یہ تو حرام ہے اور نہ ترک کرے۔ اور
 لیے یہ ختم کے اور وہ ہر عورت کا سوگ کر اس میں نہ سکے اور سکے کے غم میں نہ ترک کرے اور نہ ترک کرے۔
 نہیں۔ اور اس میں لیے غازی نے غازی میں ایک آستہ پہنچے ہیں کہ یہ کلام کا جو ہے اور اگر گورگا اور اگر گورگا
 اور غازی میں ایسی خبر ہے کہ اس سے فتن ہو کر الحمد للہ شکر کے لیے کہا تو غار مائل ہوگی۔ اور یہ۔ اور اگر
 دلاقوہ کہا یا مرناسکر اما بعد وانا لیراجون کہا غار مائل ہوگی۔ اور اگر ایک مجمع یہ پڑھا تھا ہم جو انا
 کر کے دیکھ کے کہا واکا سادہ قاتل کامر ہر جائیگا۔ اور اس کی مثال ہو۔ ہر کہ جس سے کلام پاک کی
 سرسک کھر ہے آتش جو دایہ نے آتش کا ڈکھ کو لے کر دیکھ کر کہا کہ اس کی علی حد و کار ہوگا۔ اور اگر
 اس جگہ نے کے لیے کہ میں جاگتا ہوں غافل نہیں ہوں لا الہ الا اللہ کہنا۔ بتا۔ یہ کہہ گا۔ چکا۔ عالم۔ یہ
 علم میں اور قاری مجلس مراد میں کو کون کہ کہے کہ درود پڑھتے رہے ہو تو اب ہائے کے کو کہ جو کچھ ارازی
 پر اور اس میں لایا ہے اس پر اجرت پاتے ہیں۔ ہر روز ہر صبح کہے کہ درود تھا کہ درود تو سواں اور اگر
 علی کہہ کر گیا گا کہ جانے کہ تہا بہت عمدہ ہے تو یہ کہہ کر دوسرے اور مسلمان سے دوسری کو کہ اور اس
 ہر روز کرے تا شاید اسلام لائے یا جو یہ بدلت اور اگر کہ ہے تو منافقہ نہیں ہے کہ ہر اس کے مسلمان ہونے کے لیے
 یا مسلمان کے فائدہ کے لیے دعا کرے۔ ح۔ اس میں اس میں ہر روز کہے کہ اور اس کے مسلمان ہونے کے لیے
 اور قرآن شریف اپنے گھر میں اس لیے کہ کہ یہ اور برکت ہو۔ کہ گنگا روگا بلکہ اسد ثواب کی ہر گورگا اور
 اور مجلس میں اس میں سے سب مستحق ہیں جلاہین اور میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہوں تو ہر روز
 اور افضل ہے اور بازار میں ہے اس میں نہت سے بیع کرنا بہت ہے کہ بازار میں بیع کرنا کسی جگہ میں کہ بیع کرنا

[illegible]

اور کج کسی کہانے کے لیے جو توبیخ پر مستند ہو اور یا قربانی ہے تو عموماً یہی یا اسیر کر کے یا لالہ نرود ہے نہ راہ
 ہے اور کافر ہے۔ تقرب الی اللہ تعالیٰ یا بالعرض یا بالنفل ہے یا بالواہبہ توبیخ یا بالزکوٰۃ وری جہاں
 سے تیز ہوگی تو جو امر کہ عبادت نہیں یا اور کہ دوسرے امر سے التباس نہیں ہے اور میں نے یہاں (نہیں) کیا
 مثلاً عین باللہ تعالیٰ اور معرفت اور خوف اور حیا اور نیت اور ترات قرآن شریفہ اور انہی کہ بہتہ جیت
 متیزین کہ انکو کسی لیے التباس ہی نہیں ہے۔ اور جو امر کہ عبادت ہی اور کہہ کر رہے ہیں اور نہ کسی
 کیا ضرورت ہے۔ اور نیت کے لیے نیت ضرور نہیں ہے۔ اور عمدہ تلاوت اور ذکر الہی اور ان کے ہونے نہایت
 کیا ضرورت ہے۔ ثالث منوی متعین ہو جاتا ہے یا نہیں منوی یا عبادات ہے یا نہیں ہے۔ عبادت عبادت
 وقت ہا۔ اسکے لیے طوط ہے کہ وہ عبادت ہی اور منہ ہو سکتی ہے اور اسکے سوا اور کام ہی اور ہونے متعین
 و تعین کرنا ضرور ہے مثلاً نماز اسطرح متعین کر کے کہ نماز ظہر اور نماز عصر آج کا ہو معیج ہوگی گو وقت نماز گزر گیا ہو۔
 اور یا اسطرح تعین کر کے کہ ظہر وقت نہ گزرا ہو۔ اگر وقت نہ گزرا ہو اور بہل گیا ہو تو ظہر اللہ تعالیٰ اور
 لہ الہم کہ صبح ہو گا ہر قول جمع ہے۔ اور فرض الوقت کہ نماز ظہر لفظ نہ کہا۔ ہر مسجد کے لیے یہ کہ جمع ہو گا
 کہ جمع اصل نماز نہیں ہے بلکہ بدل نماز ہے۔ ہر مسجد کا یہ اعتقاد ہو کہ جمع ہی یا لی فرض اور نہ ہر مسجد کے لیے
 یہ کہ صبح ہو جائیگا۔ اور صرف ظہر کا لفظ کہا اور اسکی نیت کی تو یہ صحیح ہے کہ نماز جائے ہوگی۔ اور اس میں کسی کو نماز
 یہ کہ ہے کہ اس سے یہ ہر جمین کہ کوئی نماز پڑھتا ہے اسے ناطل یہ کہ ہے کہ نماز ظہر کہ نماز۔ اور اگر ظہر کا یہ
 وقت اور اسکے لیے معیار ہو کہ سوا اسکے اور کسی گنناش نہیں ہو کہ نماز روزہ رمضان کے معین ہر مسجد اور
 تعین کی کہ یہ حاجت نہیں ہے مطلق نیت کر کے یا نفل کی نیت کر کے یا اور کسی وادہ کی نیت کر کے یا اور کسی
 بھی اور یہ ادا ہو گا کہ ہر مسجد میں ہوا میں تعین کرنا ہو۔ اور یہ ظہر، عین و عبادت میں ہر مسجد میں
 کہ رمضان ہی ادا ہو گا کہ کسی وادہ کی نیت کی یا نفل کی نیت کی۔ اور نماز وادہ میں ہر مسجد میں
 ہو گا صرف رمضان ہی ادا ہو گا اور نفل میں وادہ میں ہر مسجد میں ہر مسجد میں ہر مسجد میں
 فوراً عبادت اگر مشکل ہے مثلاً وقت جمع تو اس اعتبار سے کہ مال بہرین اکھیا ہی جمع ہو جاتا ہے عبادت
 اعتبار سے کہ اسکے افعال تمام سال کو مستغرق نہیں ہر طرف ہو تو باوجود عبادت میں ہر مسجد میں ہر مسجد میں
 یہ نیت نفل کے ہے تو باعتبار ظرف نفل ہو گا گو وقت نہ گزرا ہو تب بھی تعین ہو رہے سافظہ ہوگی کہ کوئی وادہ
 باقی ہے اگر یہ بھی نفل ہو گا تو صحیح ہوگی کہ حرام نہ ہو گا اگر ان کے قول سے کہ وہ وقت نہ گزرا ہو تو عبادت

عیسیٰ علیہ السلام کی کہ داس میں جس سے بڑا ہو تو ثواب ہوگا اور ناسق کے کاغذ پر پورا معلوم ہوئے کہ بے
 سوار، اس کے اندر کا لنگر ہوگا۔ بادشاہ کی تائید اور سلام کے لیے سجدہ کیا تو کامر ہوگا کیونکہ فرشتوں کو حسرت آدم کے
 سوا دیکھ کر ہر آدمی کے دل میں یوسف علیہ السلام نے اور کو سجدہ کیا تھا قتل پر اگر ایک گناہ کا بادشاہ کو عبادت سجدہ
 کر سہ تو اس کا نفع ہے کہ یہ سجدہ افضل ہے اور بقیہ سجدہ کو قتل پر اگر ایک گناہ کو سجدہ کرنا بہتر ہے۔ چھٹے پتھر سے
 زیادہ اس پتھر کی بات یہ کہ یہ ملاقات ہوگی یا معان کی خاطر سے زیادہ کہ آیا تو شوق سے دور بقصد شوق زیادہ کہ آیا تو
 حرام ہے جو ایک سال میں کافر نے مسلمان کو ایسی ڈال بنایا اب کسی مسلمان کا زنی نے قصد قتل مسلمان کا کیا
 اگر اس کو زانیہ قتل کر دے تو کفر و کفر مارا تو حرام نہیں ہے اور اگر فوجدالت نہ تو اس قاعدہ کیلئے بہتر
 اور بہتر ہے۔ اور قطعاً اس سے مراد نہ کیا کہ ایک تک ہو چکا دیکھنا جائز ہے۔ اور مسجد میں سایہ
 اور وضو لگائے تو جائز ہے اور کسی نفع کے لیے نکالے تو جائز نہیں ہے۔ اور درہم و دینار پر اللہ تعالیٰ
 کا نام لے کر کوہ اتوا جائز ہے، اور باہت کردہ ہو اور بیٹوں کی تہ میں قرآن شریف پڑھنا اور پڑھنا بضر
 معانات جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور ان دونوں قاعدہ میں نیند پر کھٹ ہے اس لیے اس پر بحث کی گئی ہے
 اول حقیقت سنت و وحی میں کس لیے شروع ہوئی ہے۔ ۱۔ جس کی نیت کرین (موسیٰ) اس کا نہیں ہونا
 اس کا ۴۔ موسیٰ یا کرمض ہے یا نفل ہے یا ۱۔ ہے یا قضا ہے۔ ۵۔ نیت سے اظہار ہونا۔ ۶۔ دو عبادت ایک
 بندہ سے کرنا بہ وقت نیت۔ ۷۔ نیت ہر رکن کے اول سے آخر تک ستر نہیں ہوتی ہے۔ ۸۔ عمل نیت۔ ۹۔ اثر
 اول۔ متعلق من و قد مدہ فی نومی الشیخ یوسف غنیۃ یا ہرشدید ہوا نہ قصد۔ اور شرع میں طاعت اور
 بجا دہن میں طاعت اور قرب الی اللہ تعالیٰ کا بعد ہونا اور ترک منیٰ عنہ سے روکنا ہو کہ وہ فعل ہے اور مسلمان
 کی کلمہ ۱۰۔ اگر وہ ترک عام کے منیٰ میں ہیں کہ اسان کے قدرت میں نہیں ہو (اور جب قدرت نہ ہو اسکا
 کہ کیا ہوگا اور اس سے نہ کیا ہوگی) اور نہ غایت وہ ارادہ کہ کسی کام کو نہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور فرما نہ ہو
 وہ ہووے۔ اور نیت پر کرمض نفع کے لیے ہوا یا نہ اس کے دفع کے لیے ہوئی الحال ہوائی المال ہوا یا نہ مال
 انگریز ہونا نیت۔ ۱۱۔ ثانی نیت شروع ہونے سے مقصود یہ ہے کہ عبادت اور عبادت میں تمیز ہو جائے کہ ایک
 اور نہ کہ دوسری عبادت سے تمیز ہو جائے جس چیز روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کا ترک کسی پر نہیں ہے بلکہ ہر اور
 علاج کے لیے ہے اور کہیں اس لیے ہو کہ اسکی حاجت نہیں ہوتی ہے اور مسجد میں بننا یا آرام کیلئے
 اس کے لیے اور کسی کو اس دینا یا جہ پر ہو یا غرض دنیوی ہر ہونا ثواب کے لیے ہو کہ گناہ یا حد ہے۔

ہر سب نماز قیام کی نیت کرے یا نہ کرے صرف قضا جائز ہو مگر صرف قضا ہی ہو اور پھر نہ ہو۔ اور روزہ توڑنے کا کفار
 اکثر روزہ توڑتے تھے اور قضا مشین کہ کیا نہیں جائز ہے۔ اسکے پاس مختلف عدال ہیں ایک مال کی زکوٰۃ پیشگی
 اور یہ مال کسی اور نے مالش کر کے لیلیا تو زکوٰۃ پیشگی دوسرے مال کے لیے نہوگی اور اس مال کی بھی نہوگی سو سال
 بعد اسکے ہاتھ لگا کر زکوٰۃ مال کہ سال کے اندر اسکی ملک ہی نہ تھا اسکی زکوٰۃ پیشگی کیونکر ہو سکتی ہے۔ یا بیخ اونی
 محل والی کی زکوٰۃ دوسرے پیشگی پہلے اپنی ادکے لے اور ایک ادکے محل کے لیے اور قبل سال وہ سب بچ چنے تو جائز ہو گیا
 اور اگر سال میں محل ہوگا تو ادکے لیے زکوٰۃ پیشگی دسے جائز ہیں۔ یہ سب بحث فرائض اور احکامات میں ہے
 مثل نماز اور تراویح میں ہر سب صحیح اور دو رکعت طواف نماز میں ہر سب صحیح اور صرف دو رکعت نیت کو نہ رو ترواجہ کی
 کہ دو میں اختلاف ہے۔ اور نماز چارہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور مست کے لیے وفاق نیت کرے اور آفات سجدہ
 کی ہر آیت کے سجدہ کی قیام کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور نماز نفل مطلق بیت مار سے صحیح ہوں ہے۔ اور جو نیت
 مقررین اور بین ہی نیت شرط نہیں ہے یہ نیت نفل اور یہ نیت طلاق ادا ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ
 ابھی رات ہے تہجد کی دو رکعت پڑھی میر معلوم ہو کہ اگر فجر کے بعد پڑھی گئی ہے تو یہ دو رکعت فجر کی ہیں
 اور فجر کے لیے اور دو رکعت نہ پڑھے کہ کر وہ ہے۔ اور ایک رکعت تو سب میں ہے اور دوسری رکعت فجر
 میں ہے جسے نو سجدہ تہجد ہوئی اور سنت فجر پڑھے کہ وقت میں نہیں پڑھی تھی اور طہر کی طہر رکعت کے بعد
 مقدمہ اخیر کیا اور رکعت پڑھے سے کڑا ہوا تو ہمیشہ رکعت طہر کے یہ دونوں رکعت نفل ہو جائیں گی اور دو رکعت
 طہر کی نہوگی (وہ بھی پڑھے) یہاں سے نہیں کہ اس شرط ہے جو اسے نہیں کی بلکہ اس لیے نہیں کہ
 نئی بہت سے دو رکعت ادا ہیں۔ اور تراویح کے لیے بھی نیت شرط نہیں ہے۔ اور اسے ہی جمعہ کے بعد
 اوس ملک میں کہ جمعہ صبح میں ہے چار رکعت بہ نیت نماز پڑھے پھر ظاہر ہو کہ اگر جمعہ صبح ہے تو وہ چار رکعت سنت
 ادا ہو گئی کہ اسی کوئی نماز واجب ہی نہ تھا اور نہ ابھی ہے کہ نماز کا وصف بدل گیا تو اصل نماز باطل
 نہیں ہوتی ہے اور ہر ہے کہ روزه کا مکمل نماز نفل کے ہو کہ اس میں قیام شرط نہویر یہ تفصیل کسی
 نہیں کی۔ تکمیل ستر دن اور ایت۔ رات دن میں بارہ رکعت ہیں۔ دو رکعت فجر کے فرض ہے پہلے اور
 چار رکعت فرض نماز ہے پہلے اور دو رکعت اوسکے بعد اور دو رکعت فرض مغرب کے بعد اور دو رکعت فرض
 نفل کے بعد اور نماز جمعہ کے قبل چار اور بعد چار۔ اور تراویح میں رکعت ہیں ہر دو رکعت ہر سلام ہے اور یہ
 رمضان کی رات میں ہے اور حاجین کے نزدیک نماز دن اور ایک رعایت میں عید میں اور نماز گنوں کے

نہیں ہو سکتا اور ایسا فعل سے معصن کرے تو ہو سیکے گا مثلاً مانتے فی العین کفارہ کی کوئی قسم صرف ایسے فعل
 پر متعلق کر سکتا ہے۔ یہ وہم تعین اور امین ہے۔ در نہ تھا میں تعین ضرور ہے نماز روزہ ہوجھ ہو اور قضا ہے
 تو ایسا یہ شرط ہو یا نہیں ہے تاکہ ایک جنس کے فہود میں تیز ہو جائے اور صحیح یہ کہ ایک ہی روزہ قضا ہے
 وہ دن سے روزہ رکھ لیا یہ (تاریخ) دن متعین نہیں کیا تو جائز ہے اور اگر وہ رمضان میں ہے تو قضا ہوئی
 نہ رمضان نہ یہ نہیں کر کے کلاں سال کے رمضان کو روزہ کی قضا ہے اور نماز ہے تعین (مثلاً ظہر) اور یہ تعین
 اور نماز میں ہے کہ ان دن کا ظہر یا اول ظہر یا آخر ظہر متعین کیا تو جائز ہے۔ اور یہ اس شخص کے لیے مخصوص ہے
 اور اسے قائم نہ کیا جاسکتا۔ میں یہ کہتا ہوں اپنے لیے سہولت ڈھونڈنا ہو۔ نماز میں تعین ایسے شرط نہیں
 ہے کہ اگر وہ اسے مختلف قسم کے ہیں بلکہ اس لیے شرط ہے کہ ترتیب کی رعایت ضرور ہے جبے نیت تعین نہیں
 ہے بلکہ جبے کہ ترتیب کے لئے نیت واجب ہے تو صرف یہ نیت کافی ہے کہ لڑکی نماز۔ اور قضا میں غیرہ
 نماز ایک نماز ہے اور یہ قوی ہے۔ اور تیمم حدت اور تیمم جناس میں تیز واجب نہیں ہے اگرچہ نیت
 روزہ واجب کیا تو بھی جائز ہے کیونکہ تیمم صرف اس لیے ہے کہ نماز کے لیے طہارت حاصل ہووے اور طہارت
 نماز واجب ہے اور اگر کسی کو تیمم موجود رہنا شرط ہے اگر عصر کے لیے تیمم کیا تو اس تیمم سے جو نماز واجب
 رہتا رہے وہاں بطریق ہذا الجفت۔ تعین ایسے ہے کہ جناس میں تیز ہو۔ اور ایک ہی جنس میں
 میں فرق ہے کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے اور عمل تصرف میں تصرف نہ تو ہوتا ہے۔ اور جنس باختلاف سبب
 سبب ہوتا ہے۔ اور نماز سبب مختلف جنس ہے دو دن کی روزہ اور دو عصر ایسے مختلف ہیں۔ اور روزہ اس
 سبب ایام کو متعین و مشہور جامع ہے اس لیے اگر ایک تاریخ روزہ کرے اور دوسری تاریخ کی نیت سے قضا کی با
 ودان یا زیادہ قضا ہوے ایک روزہ کسی روزہ کی نیت سے رکھا تو وہ روزہ صحیح ہو جائے گا۔ یہ سبب روزہ
 رمضان ہونے تو نہیں ہو سکتا ہے کہ ہر رمضان۔ مختلف ہے جیسا کہ ظہر کی نیت کی یا ایک ظہر
 ہے۔ عصر کے سبب کی یا ظہر روزہ مختلف ہے ظہر کی نیت کی تو جائز نہ ہوگا۔ اور کفارات جنس واحد کی
 تعین ہر ایک کے لیے واجب نہیں ہے اور اگر تعین کی تو نہ ہے اور کئی جنس ہو تو تعین ضرور ہے۔ اور وہ وہو درہم
 لی کہ وہ بانجھ و بھم پیسہ دیدے اور ابھی سال ذکر رہا کہ وہ سو درہم خرچ کر گئے تو وہ بانجھ درہم کہ وہ پیشگی
 اور دھانکے پر تو در کھائے اور فتح القدیر میں ہے کہ حیر ایک رمضان کے روزہ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ اول
 دن کی نیت کر لے اور نہ کہ نہ ہو جائز ہے اور ایسا ہی اگر دو رمضان میں سے دو روزہ واجب ہیں

مسلمان ہر ملکہ و سائل میں وضو، غسل، تیمم تو وضو میں تہین کی نیت کرے کہ وہ عبادت نہیں ہو۔ اور وضو میں نیت طہارت
 کی کافی ہے اور تیمم میں اس عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت ادا نہیں ہوگی۔ اور وضو میں سب کے لیے
 یا اذان کے لیے یا اقامت کے لیے تیمم کیا تو اس تیمم سے عبادت مقصودہ ادا نہ ہوگی۔ اور قرأت قرآن کے لیے تیمم کیا
 تو وہ روایت میں بجز نماز جائز نہیں ہے۔ اور غمی تیمم کرے تو اس سے جو نماز یا ہے بڑھتا رہے۔ **الرابع فی**
صفۃ المستوی فرض ہو یا فعل ہو؟ ادا دیا تھا وہ نماز فرض میں ماز کے اور فرض کی اور تہین کی نیت
 کرنا چاہیے اگر صرف فرض کی نیت کی ہو کافی نہ ہوگا۔ اور اجابت بھی مثل فرض میں اور فعل اور صحت و عمل
 بنیت مطلق اور نیت میں نماز ادا ہر حال ہے اور ان میں نیت شرط ہونے کے بعد ہی ہیں کہ نماز فرض ہوگا نہ
 کہ فرض ہونا میں جاتا ہو اگر بڑھتا رہتا ہے تو نماز فرض ادا نہ ہوگی۔ اور اگر یہ اعتقاد ہے کہ نماز ہوگا نہ فرض بھی ہو اور
 فعل بھی ہو تو یہ نہیں کرتا ہے اور فرض کی نیت نہیں کرتا ہے اگر کل پر یہ فرض کی کہ نماز ہے اور اگر
 سب کو فرض جان لیا تو یہی جائز ہے۔ اور اگر یہ نہیں جانتا ہے تو جو نماز کا نام کے ساتھ پڑھتا ہے جائز ہوگی اور تہین
 میں ہے کہ نماز کی نیت ہے۔ ۱۔ وہ کہ فرض اور سنت جانتا ہو اور فرض کے معنی میں جانتا ہے کہ اس کے کمال نے
 سے ثواب ہوتا ہے اور برکت سے عذاب ہوتا ہے اور سنت وہ ہے کہ کمال نے میں اس کے ثواب ہے اور رکعت میں غدا
 نہیں ہو اب جو نیت کی نظر مثلاً کو کافی ہوگا اور نیت ظہر کی تو اب میت فرض کا ضرور ہے ۲۔ وہ کہ یہ نہ جانتا ہو
 اور فرض کو فرض ہی کر کے نیت باندھتا ہے تو یہ نہیں جانتا ہے کہ اس نماز فرض میں کون کام فرض ہے اور کون
 سنت ہو تو یہی کافی ہے۔ ۳۔ فرض کی نیت کرتا ہے پھر اس کے معنی میں جانتا ہے کو کافی نہیں ہے۔ ۴۔ نماز
 جانتا ہے کہ لوگ جو نماز پڑھتے رہتے ہیں وہ سن کہ فرض ہے اور کچھ فعل ہے اور یہ بھی اس طرح پڑھتا رہتا ہے۔
 کہ سب پڑھتے رہتے ہیں لیکن فرض اور فعل میں اس کو کچھ نہیں ہے تو کافی نہ ہوگا کہ میں میت فرض میں شرط
 اور اک قول یہ ہے کہ حاجت کے ساتھ اور امام کی نماز کی نیت کر کے نماز پڑھتا ہے تو جائز ہوگی۔ ۵۔ یہ اعتقاد کر لیا کہ
 کلی نماز فرض ہے تو جو نماز پڑھتا ہے جائز ہوگی۔ ۶۔ وہ ہے کہ ہنگام خدا برحق کو نماز فرض ہے مگر نماز وقت پر
 پڑھتا رہتا ہے تو کافی نہ ہوگا۔ اور روزہ نیت میں اس اور نیت مطلق سے ادا ہو جاتا ہے (نیت میں اس جو
 نیت طہارت کرے مثلاً یا اسے فرض فعل کی نیت کرے یا عکس اور اسے ہی نماز) اور رمضان کے روزہ کر لیے
 فرض ہونے کی نیت ضرور نہیں ہے چنانچہ لیلۃ الشک شعبان کا آخر روزہ روزہ رکھا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ روزہ
 رمضان کا ہی تو روزہ رمضان کا ادا ہوگا۔ اور زکوٰۃ فرضیت کی نیت کرنا شرط ہے کہ کوئی حد قائل ہی نہیں (مثلاً یا

قال صحیح اور رکعت میں کو واجب ہو اور نماز گنہن جامد اور نماز استسقاء ایک قول پر اور نماز مستحب فرض عصر سے
 پہلے چار رکعت اور فرض عشاء سے پہلے چار رکعت اور اسکے بعد چار رکعت اور پھر کی دو رکعت کے بعد میر دو رکعت
 اور عشا کی دو رکعت کے بعد دو رکعت اور مغرب کی دو رکعت کے بعد چار رکعت (اور حضرت شاد احمد سعید اور حضرت
 شاد عبد الغنی دو رکعت عشاء کے بعد میں رکعت پڑھتے تھے کہ انہیں سورہ الم سجدہ نام کرتے تھے) اور دو رکعت عشا
 و صبح اور نیت المسجد اور مسجد میں داخل ہو کر جو نماز پڑھے گا وہ نیت المسجد اور اچھگی اور میر بھی بخول ہے کہ بعد میں داخل ہو کر
 پڑھ جائے یہ انہی کے نیت المسجد پڑھے۔ اور دو رکعت احرام پر جو نماز فرض پڑھے یا نفل پڑھے اس میں اضافہ ہو جائے
 اور حارسہ کی نیت کم چار رکعت زیادہ بارہ رکعت (یہ نفل اسراف منہور ہے) اور نماز حاجت اور نماز استسقاء وہ نفل
 حسن کیا اور ظہار کی میں تیس شرط نہیں ہے اور میں خطا مضر نہیں ہے مثلاً مکان نماز اور زبان نماز اور وعدہ دیکھا
 الطہ کی تین رکعت کہہ کر مانع کہے اور نماز معمول پڑھے تو نہ نماز صحیح ہے کہ تیس شرط نہیں تھی پھر خطا سے کیا
 نہ ہو ۱۱۔ ۱۱ امام نے ایک شخص کے لئے امامت کی نیت کی بعد نماز معلوم ہوا کہ وہ نہ تھا اور کوئی اور نماز
 نہ پڑھی اور اس نیت ادا کی یا نیت قضا کی یہ معلوم ہوا کہ وقت نہیں رہا یا نیت ایسی تھی تو کسی کی نیت نہیں
 داہلہ اور اگر کسی کی نیت ہو تو میں خطا مضر نہیں ہے مثلاً حکم سے باز کا رنگ ایک بیاب کیا اور وقت دعویٰ دوسرا رنگ نہ
 ہو اور اگر یہ واقعہ نہیں ہے اور میں تیس شرط نہیں ہے مثلاً نماز روزہ کو نماز کی یا اسکے کسے یا بیکانہ عصر کی نیت کی تو یہ خطا مضر ہے
 در ایسے ہی نیت کی کہ یہ امام نہ ہے اور وہ عمر و نکلہ۔ اور میر میر تھا کہ کفر عشاءت بد امام کی تیس کر ہے
 خلاف ہو۔۔۔ یہ نماز جائز نہ ہوگی۔ اس مناسبت سے کہ میر نیت کر لے کہ جو عراب من ہے وہ میر امام ہو کوئی
 اسکو۔۔۔ یہ خیال ہے کہ عمر و کالس نماز جائز ہے۔ یہ نیت کی کہ جو امام کر ہے وہ امام ہے اور بدو کہتا ہے
 اسکو کہ یہ میر وہ عمر و ہے تو بھی نماز صحیح ہے کیونکہ نیت کا اعتبار ہے نہ دیکھنے کا اور مشکل کی نظر کی ہے۔
 اور یہ معلوم ہوا کہ وہ روزہ جاری نہیں ہوا وہی نماز ظہر ہوگی کہ تیس وقت میں غلطی مضر نہیں ہے اور
 سے ہی تینہ کہہ۔ نہ کی نیت کی اور روزہ تو اور دل کا تھا تو روزہ جائز ہو گیا۔ اور حناہ میں نہ نیت
 کہ میر امام نماز پڑھتا ہے جائز ہے۔ اور جو نیت امام جو اس کی میر وہ بڑا ہے تو جائز نہ ہوگا اور اسکے
 اس جائز ہوگا کہ جو ان کو سب علم کے شیع کہہ سکتے ہیں۔ مردیت کی نیت کی اور وہ مردت کا جائز نہ ہوگا اور
 کی اور دس نیت کی کہ ہے تو جائز ہے اور زائد ہے تو نہیں کہ زائد سب نماز نہیں کی
 محمد کے نیت عین امام سے ملا اور سجدہ سو میں تو بھی جمعہ پورا کر لے۔ اور جو منوی عبادت مقصودہ

نماز اور پیشی رکوع کا حکم معلوم نہیں ہے۔ ظاہر کلام یہ ہے کہ نیت و نیت رکوع پیشی میں ہی ضرور ہے کیونکہ اصل وجوب یعنی
 سبب تحقق ہوا یعنی نصاب اسی موجود ہوگی تو ادھر پیشی و یحالی پر اور سال رکوع کے لیے شرط ہو نہ سبب۔ اور نماز
 وقت سے پہلے جائز نہیں ہے کیونکہ وقت وجوب کا سبب ہے اور ادا کے لیے شرط ہو۔ اور حج بطلان نیت صحیح ہے کیونکہ
 نفس اور فرضیت نیت کی ہے اور بہت شقیں جو اس میں ہیں وہ بھی سبب اسے فرض کے ہیں اسی لیے اگر فرض
 کی نیت نہ کر لیا تو حج نہ ہوگا کیونکہ اسکو فرض کہنا ظاہر حال بہر حال کرنا ہے کہ یہ جب اجماع ہے تو نیت فرض ضرور ہے
 کہو کہ مادی و دیگر حج فرض ہی ادا کیا اور نیت نفل کی کی تو نفل ہی ادا کیا۔ نقل۔ اور کفار رات میں نیت فرض
 ضرور ہے اسی لیے روزہ کفارات اور روزہ قصاص و صفاتی رات سے سب کرنا چاہئے کیونکہ وقت میں نفل ہی
 ہو سکتی ہے اور وضو اور غسل من جو نیت شرط نہیں ہے تو اس بحث میں داخل نہیں ہیں۔ اور تم میں بہت
 فرضیت کی شرط نہیں بلکہ نیت مع حدیث (حصول طہارت) کی شرط ہے چنانچہ جزو شرط میں نیت فرضیت کی شرط
 نہیں ہے اس لیے کہ شرط کے حاصل ہونے کی رعایت کی جاتی ہے نہ یہ کسی طرح ادا کو حاصل کریں۔ (ملکہ بندہ ادا کی
 عبادات مفسرہ حاصل کرتے ہیں)۔ اور خطبہ کے لیے سمت فرض شرط میں ہے اور ہم نے نیت اس لیے شرط کی
 کیونکہ وہ فعل میں ہوتا ہے (فرض ہی ہے) اور نماز بارہ بھی ایسی ہی ہے کہ وہ بھی فرض ہی ہے نفل نہیں
 ہوتا ہے کہ نفل ہو کہ اعادہ میں ہو سکتا ہے اور اگر کسی کی نماز میں مناسبت نہ ہو نیت فرض سرائی ہو کہ ادا کیے
 جن میں فرض نہیں ہے پر بہتر ہے کہ ادا کا بیعت کرے کہ ادا میں جو تکلف پر نماز فرض ہے وہ میں پڑھتا ہوں
 اور میں اور فرض کفار میں نیت شرط میں ہے۔ اور جو نماز کہ سبب کسی فعل کر دے کہ یا سبب رک و ادا کے
 دوبارہ پڑھتے ہیں تو وہ نماز فرض میں ہے بلکہ نقصان سابق کی (جس تکمیل کے لیے ہو کیونکہ اول صورت میں
 میں سابق ہے کیونکہ حرکت نیت کرنا چاہیے کہ فرض ٹوٹ چکا ہے اور وہ فعل ہو چکا ہے۔ اور جس کے نزدیک
 فرض ادا نہیں ہو چکا تو نیت فرضیت کی ضرور شرط ہے۔ اور ادا اور قضا میں جب ایک نماز میں کر لے تو صحیح ہے
 ۱۱ ہو یا قضا ہو۔ اور اس میں بحث ہے قضا کا ہے ادا کے اور ادا کا ہے قضا کے دلتے ہیں نیت ادا کی
 قضا کو اور بالکس جائز ہے جس عبادت میں کہ وقت نہیں ہے تو وہ ادا اور قضا میں ہو سکتی ہے۔ مثلاً رکوع
 اور صدقہ الفاظ اور عشر اور حجاج اور کفارہ اور حین قضا نہیں ہو سکتی ہے وہ بھی ایسے ہی ہے مثلاً نماز جمعہ کہ
 جب امام کے ساتھ نماز جمعہ نہ لی تو پھر پڑھ لے گا۔ اور جو عبادت کہ قضا اور ادا ہوتی ہے مثلاً نماز پنجگانہ (اور روزہ
 و رمضان کیسے) تو اس میں نیت شرط میں ہے۔ لیکن وقت نیت ادا نماز پڑھی اور وقت رہا نماز صحیح ہوگی

نفل اور ان امامت، تعلیم قرآن و حدیث و فقہ باہریت جائز نہیں یہ متاخرین کا فتویٰ ہے کہ جائز ہے۔ اور روزہ اور ہر نیک کام میں کئے گئے نہیں کیا۔ اور نماز میں اگر باطل خشوع متوجہ ہے۔ نماز فرض شروع اور تجارت و غیرہ کا ذکر نماز تمام کر لئے شک رہا تو نماز کا اعادہ صحیح نہیں ہے بلکہ امام دہلوی ہے بلکہ نواب بھی کہ ہوگا۔ سادس جمع بین العبادین۔ یا ان مورخین سے کہ سادہ رسم میں اور با اصل عبادات میں ہے اگر وسیلہ اور سبب میں ہے تو سبب جمع ہیں۔ روزہ جمعہ کہہ لینے اور رفع جہارت کی یہ غسل کیا اور دو نماصل ہو گئے رفع خابت بھی اور ثواب غسل جمعہ بھی اور عبادات مقصود میں ہے تو دو نماصل میں ۱۰۔ نفل میں یا ایک فرض ہے اور ایک نفل ہے ۱۔ یا نماز میں ہوگا یا غیر نماز میں اگر نماز میں ہے تو کوئی ہر نماز جمع ہوگی ایک نہت من ظہر اور عصر و نوکی میت کی دو جمع میں ہیں۔ اور روزہ میں خدا اور کفارہ کی وجہ کی تو قضا ہوگی۔ کفارہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی اور کفارہ ظہار اور کفارہ عین بن جس کی وجہ سے میت نہیں کر سکتا ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی۔ اور رکۃ اور کفارہ ظہار میں جسے چاہئے نہیں کرے اور رکۃ اور کفارہ عین میں رکۃ ہوگی اور نماز فرض اور ہمارہ میں نماز فرض ہوگی۔ یعنی دو نماصل میں رتوت واسطہ ہے اسکا حکم ہوگا۔ روزہ دھما کفارہ کے روزہ سے قوی ہے۔ اور اگر دو نوت من برابر میں تو اسکو عینا رہے مثلاً کفارہ ظہار اور کفارہ عین ۱۰ رکۃ اور کفارہ ظہار۔ اور رکۃ اور کفارہ عین من رکۃ قوی ہے روزہ نماز میں تو قوی ہے۔ مثلاً نماز فرض اسب نماز ہارہ کے مقدم ہے۔ اور دو فرض نماز میں وہ قوی ہے کہ اسکا رتہ موجود ہے۔ اور دو نماز قضا میں اول قوی ہے۔ اور قضا اور ادا میں قضا قوی ہے کہ جبکہ ادا کا وقت بہت ہو گیا ہو۔ اور فرار اور طہرائے ہی کے دن کے شروع وقت ظہر پر فر ہوگی اور آخر وقت ظہر ہوگی۔ اب یہ حکم کہ ایک تکس میں کثیر قریب اور رکوع کی بہت کی اور باطواف فرض اور طواف دواغ کی بہت کی۔ اور فرض اور نفل کی بہت کی تو فرض ظہر ہوگا۔ اور رکۃ اور نفل میں رکۃ ہوگی اور امام محمد نفل کہتے ہیں۔ اور نفل اور رہ میں نفل ہوگی۔ اور دو نفل میں مثلاً دو رکعت خیر اور دو رکعت سنت خرو دو ہو جائیگی۔ اور پھر کہ دو درہ اور عزات کا روزہ جو دو سنت میں اسکا حکم معلوم نہیں ہے کہ چونکہ نفل تحیہ اور نفل سنت قریب قریب ہیں دو نماز کا ایک ہی مقصود ہے۔ اور جمع میں اگر بہت نزدیک اور نفل کی کل بافرض اور نفل کی کل تو نفل ہی کی رواج حرام دوع کے لئے نکالے آگے بھیجے کہ نہیں فرماتے ہیں کہ دو لازم ہو گئے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ایک ہے تو کوئی ایک لازم ہوگا اور آگے بھیجے جو تو ادا ہوگا اور صحیحین کے روایت دو لازم ہوئے تو اتفاق ایک ترک امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ بغیر احرام لا املت ترک ہوگا اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ بہت اعمال حج شروع کیے

[illegible]

١- سيرة الإمامين الأئمة في حياة خيرة الرجال وعلمائهم.

کا ذکر ادا ہے اگرچہ امام کی نماز کا درمیان ۱ اور ہر روز ہے کہ امام کے شروع پر نیت اقتدا کرے۔ اسی امام نے شروع
 نہیں کیا تھا کہ جس نے کجمان شروع اقتدا کی نیت کر لی مگر نہرگا۔ اور تفرک کی نیت تاکہ پانی مسلسل ہو جائے اور نیت
 کرے کہ پانی طومن ہو۔ اور زکوٰۃ کے لیے نیت ادا سے ملی ہو یا مال زکوٰۃ جو اگر نیت کے وقت ہو تو زکوٰۃ
 بے شرط ہے اور نیت میں شرط ہے کہ ملی ہو یا نہ ہو۔ اور نیت کے لیے دینا جو ہوتا ہے اس لیے اس لیے ہر روز
 نکال رکھنے کے وقت مت کافی ہے کہ اس میں آسانی ہے۔ اور ادا سے پہلے نیت کی تقدیم جائز ہے اور نیت ادا
 جب جائز ہے کہ مال فقہ کے ہاتھ میں ہو۔ اور وہ ہیں۔ اور صدقہ نظر باعتبار نیت و مصرف مثل زکوٰۃ ہے۔ اور نیت
 زکوٰۃ ہیں اور صرف صدقہ نظر ہے۔ اور روزہ و افروز ہے ماقبل ہے۔ اور رمضان با ادا رمضان یا اور کچھ ہے۔
 اور رمضان میں نیت مقدم ہو اور نماز ہو اور عروہ و تہمت ہے اور روزہ نماز ہمارا شروع تک متاخر ہو اور اگر
 اور رمضان نہ ہو مثلاً نماز ہو یا دیگر کھارہ ہو تو نیت عروہ و تہمت سے طوع فجر تک ضرور ہے۔ اور طوع فجر نیت
 ملی ہو ہی ہو۔ اور نفل مثل ادا رمضان ہے۔ اور حج میں نیت غذا حرام ادا سے پہلے ہو تو تہمت
 رہا سو نماز ہی ہو یا وہاں معارف ہیں ہو سکتی ہے کہ نیت احرام افعال میں نیت ہو سکتی ہیں اور احرام یا کن یا
 نیت شرط ہے جب تک عبادت کر رہا ہے اور دوسری عبادت کی نیت کر سکتا ہے۔ یا میں مثلاً نماز میں فرض یا
 نفل ہو نیت روزہ کی کر سکتا ہے اور نماز عروہ و تہمت ہو سکتی ہے۔ الثامن فی بیان عدم اشتراطھا
 فی البقاء حکما مع کل رکعت۔ تمام نماز میں نیت باقی رہنا شرط نہیں ہے اور ایسے ہی ہر عبادت میں
 ہر عبادت میں نیت ضرور نہیں ہے ہر عبادت میں فی الجملہ نیت لازم ہے۔ فرض شروع کیا اور پھر کہاں
 نفل نفل کر کے تمام کیا تو فرض میں ہے۔ اور یہ نیت عبادت یعنی نفل اور فرض اچھی طرح ہونا ضرور ہے اور طاعت
 پیچھے فرما نہواری کہ حکم خدا ہے وہ محالانا اور مشقت کے ساتھ ثواب طلب کرنا اور یہ نیت کہ ہر کام میں اپنے
 یعنی مصلحت پر کرنا ہوں اور جو کام مجھے عبادت اور امانت اور نفل حرام ظلم اور کفران نعمت سے بوجہ ہے
 کرنا ہے تو ہر نیت ہر رکعت پر نماز میں اہل سے آخر تک ہونا چاہیے اور نفل سوا اسباب کے فوائد فرض
 میں لطف اور سہولت ہے مثل فرض ہے۔ پس حاصل یہ ہے کہ نیت عبادت کی اول ضرور ہے اور نفل ضرور
 نہیں ہے اور جب کسی نفل پر اگر کچھ نیت کر لے تو اور ہو جائے گا۔ طواف ہر نیت طواف ضرور ادا ہو گا اور زکوٰۃ
 ہر نیت ادا ہو جائے گا۔ کیونکہ طواف تو صرف توبہ کے لیے ہے نیت اور کام کے ہوئی تو ثواب ہو گا اور توفیق
 عبادت ہے وہ تغیر نہیں ہو سکتی ہے۔ اور فرض میں بھی ہے حوزہ نے کہا ہے کہ نیت احرام پر ہوتی ہے اور نیت

[illegible]

نیت اور نیت میں کار خیز کرے اس لیے مرتہ ہو نہ سے نماز باطل، چاہے ایک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سبب سے من رہ کر متوہگ اور اوی رہ کر کسا کافر کا اور دل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہر مسلمان ہوگا
 تو صحیح ہے اور بعد مسلمان ہوا اور زمین نال ہے۔ ایمان صرف یہ نفع سے ہوتا ہے ہر روز ہوتا ہے اور نماز ضرر
 نیت قطع سے بالکل نہیں ہوتی جو نیت کا دوسری نماز کے لیے تکیہ کہے اور روزہ نفس کی خبر کے بعد نیت کی اور
 میرا اسکے قطع کی نیت کر کے نفل روزہ کی سنت کی اور روزہ فجر باطل ہوگا۔ اور فرق پرچہ کا نیت اور نفل دو جنس
 ہیں کہ عرصہ ہر ایک کو دوسرے سے رنج نہیں ہے اور روزہ اور روزہ میں جس اور نفل ایک نفس ہے۔ اور روزہ
 اکمل میں ہے کہ مارن شروع کی اور پھر نیت نفل کی کی تو نماز نفل پر کی۔ ح پر مسئلہ اور یکے طاف ہو اور
 روزہ اور نماز میں کھانسی یا جامع کی نہ۔ کہ نماز در روزہ اطل ہے۔ یک رات میں روزہ کی نیت کی اور نماز
 ہی ابھی ہو کہ نہ۔ تو دوسری درست مالا ہو کہ روزہ میں ہے۔ اور اس کا بدلہ کے روزہ میں ہو کہ
 تو روزہ باطل ہوگا چنانچہ رات میں نہ۔ اور فجر میں نہ۔ کہ نماز باطل ہوگا اور اگر اقامت کر کے قطع
 سفر کی نیت کی تو مقیم ہو جائے گا اور پانچ شرط سے نماز باطل ہے۔ ۱۔ جائزہ کہ دے اگر طہا جا۔ ۲۔ اگر اقامت
 کی نیت کرے تو پھر نیت صحیح ہے۔ ۳۔ موقع افامہ کے قابل میں ہو پھر با حرمہ میں نیت افامہ صحیح
 نہیں ہے۔ ۴۔ موقع محدود ہو۔ ۵۔ اور مدت میں ہو۔ ۶۔ اور خود یا بندار خود نہ کرے۔ ۷۔ پانچ کی نیت صحیح
 نہیں ہے۔ مسافر نے نماز میں نیت افامہ کی تو نماز حاکم کی ہر ایک کی۔ ۸۔ افامہ شروع میں کرے
 یا آخر پانچ میں کرے اکیلا ہو یا معدی ہو یا مد رک ہر یا مد رک ہو۔ (مد رک ذکر امام کے ساتھ نیت قریب
 ہو پائی ہو۔ رکعت اول میں رکوع سے ملا ہو۔ مسوق وہ کہ اس کو ایک دو رکعت امام کے ساتھ ہو۔ ۹۔ اور نماز
 (جو تشہد اخیر امام کے ساتھ پایا ہو) وہ بعد فراج امام اپنی نماز مستقل ہو اگر۔ ۱۰۔ اگر ایسی پہلی رکعت سے نماز تمام
 ہو گیا۔ اور زیادت کی الوایت کا حکم صریح معلوم نہیں ہے۔ اور روایت والہ نے فقہی کی اور پھر رجوع کی نیت
 کی تو زائل ہوگی۔ فرسخ نیت قطع نیت قلب کے قریب ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز مستقل ہونا صرف
 نیت کافی ہوگی بلکہ جب کسی دوسری نماز شروع پر نیت تحریر کرے۔ اور دوسری نماز ادا ہو اور پہلی ادا
 ہو تو نماز اول باطل ہوگی۔ مثلاً نماز شروع کر کے عصر شروع کی تو نماز مسدود ہوگی پھر پھر رکعت نفل بھی
 پڑھے تو اب نماز مسدود ہوگی اور شرط یہ ہے کہ نیت زبان سے نہ ہو اگر زبان کی تو نیت اول باطل ہوگی
 فصل۔ اصل نیت کا منافعی نہ دوا در عدم حرم ہے۔ ایک غلام خرید اور پھر نیت کی کہ غلام ہوگا تو بیچے گا

کہ کچھ نکلا یا نہیں تو نے اس کے کہ آواز سے بار بج لگے چاہئے کہ نماز سے نہ نکلے۔ نجاست سے جتنا کہ ممکن ہو طہارت و برکت
 اور اگر میرہ تو جانتے ہیں کہ پڑھنا پاک ہو کر وہ جانب معلوم نہیں کہ اوپر نہ نجاست لگی تھی تو کسی جانب تہری کر کے دھو ڈالا
 جائے۔ یا بے تہری دھو دے تو کسی پاک ہو جائیگا کہ وہ اس میں تہری نہیں ہے اور تہری میرہ ہے کہ کہیں سے
 بھی کچھ دھو ڈالے کو نہ کیرہ کی اصل پاک ہے اور نجاست کے نکلنے میں شک ہے کہ معلوم نہیں جس جگہ کو دھو یا
 وہ شخص تھا تو اس شک سے نجاست کا حکم نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کیرہ سے نماز پڑھ لے اور دوسری جانب
 نجاست دکھائی دے تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور یا جب اس معلوم ہیں کہ کدھر ہے سارا کیرہ احتیاطاً دھو یا جگا
 کیونکہ نجاست تو یقین تھی ایک طرف کو دھو لیا وانی میں شک۔ رد گیا اور حاصل میرہ ہے کہ لا توقع نجاست بالشر ہے
 بعد از ال نجاست من شک ہے۔ اور جو امر کہ ملے کہ یقین ہو اور شک زائل نہیں کرتا ہے اور شک اس طرف
 معلوم میں ہے اب اس میں سے کئی قاعدہ نکلتے ہیں۔ ۱۔ ہر کہ جویر جس شکل پر سے ادسی بر رہیگی۔ اس میں سے
 کئی مسئلے نکلتے ہیں۔ جسکو طہارت کا یقین ہو اور حدت کا شک ہو وہ پاک ہے اور حدت کا یقین ہو اور
 طہارت کا شک ہو تو وہ محدث ہے۔ یا نا۔ میں گیا اور نا۔ میرے کے لیے (استراحت) بٹھا اور شک ہے کہ
 یکوہ نکلا یا نہ نکلا تو محدث ہے ورنہ کے لیے مٹھا اور یاں میں ہے اب شک ہے کہ دھو کیا باغس تو مادہ دہی ہے
 اب تیمم کا یقین ہو اور حدت کا شک تو تیمم ہی ہو گا اور اس کے حدت کا یقین ہے طہارت اور حدت میں شک ہے
 اور میرہ یقین ہیں کہ پہلے کوں ہے تو طہارت ہے میرہ نا ہے کہ ایسا ایک عضو نہیں دھو یا اور معلوم ہیں کہ
 کو سا عضو نہیں دھو یا تو با مان ماؤ دھو لے کہ وہ آخری حل ہے۔ دھو کے بعد اپنے عضو سے تری ہے دیکھو تو
 میرہ دھو کر سے اور بہت وقت دیکھتا رہتا ہے اور معلوم ہیں کہ پیشات ہے یا یانی ہے تو اوپر انھما کر سے اور
 اپنے عضو پر اور راز را بر پائی ہرگز ہے کہ اس سے دھو یا ہمارہا ہے۔ اب وضو حدت دیر کے بعد کہ لگا دھو یا
 پیشات معلوم ہو تو میرہ جلد نکال کر آدھیں ہے عمر در دے ہزار رو پیر میں عمر دیا اور پیر یا سرا ایر گواہ لا ما اور پیر
 ہر گواہ لا یا کہ اسیر میر سے ہزار رو پیر میں تو میرہ گواہ قبول ہو گئے جب تک کہ ثابت کرے کہ میرہ ہزار رو پیر میں
 اول یا براہ اول کے پیر داسب ہوئے ہیں۔ ۲۔ نجاست من شک ہے تو طہارت یقین ہے۔ غسل میں سے
 جوئے لڑکے اور غلام اور ادبان اپنے میلے کھیلے ناپاک، ہاتھوں سے اپنے ترس بہرے ہیں حشاک کہ نجاست کا
 علم نہوا د میں وضو جائز ہے۔ ای لیے راستہ کی مٹی پاک ہے۔ آنجورہ میں سے جو نکلا اور میرہ معلوم نہیں کہ
 میرہ چوکر سے میں تھا تو کیرہ سے براتشک ناپاک ہونے کا حکم ہو گا۔ ایسے کیرہ سے بر ناپاک کی دیکھی اور نماز میں ہرگز

کی نماز میں بقصد دعا سوزہ فاتحہ کروہ نہیں، اگر لڑکھو کر دے، خطیب نے بقصد خطبہ ہینک کر الحمد للہ کہا جائز ورنہ جائز نہیں
اسی طرح فرج پر ہینکے دئے الحمد للہ کرنا۔ نماز میں کوئی آیت یا دالہ جواب کس کا دیا نماز ناسد ہے ورنہ نہیں۔

تکمیل نیت میں بات کرنا۔ زمین کو کسی نے تم کر دیا تو زمین کی نیت پر سب سے نہ اوسکی نیت پر۔ اور زکوٰۃ میں
بھی ہوگی کی نیت ہے نہ کیل کی۔ کہل سے۔ سب سے زکوٰۃ دی ہوگی سے نیت زکوٰۃ کی کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور
جمع میں امور کی نیت عشر ہے بہرہ یا سہ نہیں، جس سے افعال میں سب امور کے ہیں، اسکی نیت پر عمل چاہئے۔

الغیبیہ اس قاعدہ الامور بقاعدہ میں بہت مسائل بنے، نمازیں۔ خاتمہ ہر قاعدہ علم عربیہ میں بھی جاری ہے
امام سیبہ اور سب نوحی قصد شرط کرتے ہیں تو سب سے کلام اور سو کلام مستحب نہیں ہے اور تعلیم کیجے ہوئے
جانور کا کلام مستحب نہیں ہے۔ اور کوئی ایسے خائفہ ہی بس ثلاثہ کمال کہ میں اوس سے بات نہ کر دنگا اور سوسے ہوئے
بات کہ سنائی دی جائے ہوگا۔ اور کوئی کہتے ہیں کہ کلام بیداری کا اعباد ہے۔ بہر حال اس میں اختلاف ہے

اور بے ہوش اور دیوانہ اور شرول کے کلام کا حکم معلوم نہیں ہے۔ مالوز سے آیت مجدد کی سنی مجدد واجب ہوگا کہ
قاری اہل نہیں ہے اور وہی اور ماضی سے سننے واجب ہوگا۔ اور مجنون سے سننے واجب نہیں، اور نام سننے تو واجب اور لاشہ
سننے تو واجب ہے منادی مکرہ میں قصد ایک شخص نہیں، کیا تو معرہ ہے اور زنی علی الغم ہے ورنہ معرہ نہیں
اور معصوب ہوگا۔ اور الف لام سے معرہ ہوتا ہے۔ اور ہر قاعدہ عروض میں بھی جاری ہے۔ سو کلام قصد امور
ہو وہ ضرر ہے اور مے قصد اتفاقاً امور ورنہ ہو، شہر نہیں ہے مثلاً۔ لن تنازلہ ربی تفقوا کما تجہون۔ اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لا رات الا اصبح ومیت۔ دینی سبیل اللہ بالیقین۔

القاعدۃ الثانیۃ الثمۃ یقین لا یزول بالمشک سہ۔ مانتہ یقین زائل نہیں ہوتا ہے۔ ح شک میں معصوم ہے

۱۔ اصل حرام ہے اور شک حلال ہوئے کا ہے۔ ۱۰۔ اور اصل مباح اور حرام کا شک ہو۔ ۳۔ اور اصل

معلوم نہیں ہے۔ اہل بکری فرج کی ہوئی ملی۔ کہ کہ یقین ہو کہ مسلمان نے فرج کیا ہے، حلال نہ ہو کہ کوئی

اوس گانوں میں گوسلمان میں پرچوس ہی بہت ہیں تو احتمال ہے کہ حلال ہو کہ وہ اوس جگہ اصل تو حرام ہے۔

اور اگر مسلمان بہت ہوں تو حلال ہے ۲۔ ان کا رنگ بدلا ہے اب احتمال ہے کہ نجاست ملی ہو یا مستون

یہ سب سے ہو لیکن اصل پانی یک ہے اس لیے اوس سے طہارت جائز ہے۔ ۳۔ اکثر ال حرام ہے اور شک

ساکن کرنا جائز ہے کہ شک ظہل حرام کے لئے فاسد یقین نہیں ہے کہ حرام سے ہی معاملہ کر گیا اور اس قاعدہ

کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مروا کہنے ہیں کہ جب کائنات سے پیٹ میں کچھ گر کر پڑا تو میں نے اور شہید

[illegible]

کہ میں نے جو کہ سے ایک ہزار روپیہ غصب کر کے دس ہزار روپیہ فائدہ کمایا اور مالک کہتا ہے میں نے تجار کا کچھ دیکھا ہے
تو قول مالک قبول ہے کہ وہ عدم الغصب کا مسک ہے جو اصل ہے۔ آئیں رویت میں مختلف ہیں نو نثری کا قول
رویت کا قبول کر دہ اصل ہے اور جو رویت تغیر میں اختلاف ہے تو باطل کا قول عدم الغصب کا اصل ہے مصداق ہے
تبلیغ عدم مطلقاً اصل نہیں ہے بلکہ مفات میں ہے جو عارض ہوتے ہیں۔ اور صفات اصل میں بدو اصل ہے
شرط پر خریدتا کہ غلام روٹی بکنا ہے یا کتاب ہے اب مدعی ہوا کہ وہ وصف تراشیں نہ سچ ہے تو اسکا قول ادا ہے
کہ وصف عرضی کا منکر ہے اور اس وصف کا عدم اصل ہے اور جو شرط بکارت خرید اور اب اس کے عدم کا منکر
باطل اور اسکا منکر باطل کا قول قبول کہ وصف باطل کا وجود اصل ہے اس سے کہنا کہ میرا جو غلام روٹی بکنا ہے
ہے اب ایک غلام مدعی اور مولیٰ منکر تو مولیٰ کا قول قبول کہ اس وصف عرضی پر عدم اصل ہے اب کہنا کہ میرا
باندی آزاد ہے ایک مادی مدعی مولیٰ اور مولیٰ منکر باندی کا قول قبول کہ وصف اصل کا وجود اصل ہے۔

تاکہ عدہ امر پیدا کو وقت قریب بر لگائے ہیں مثلاً منیٰ دیکھی تو آخر وقت پر جو دہا تھا اور میر حکم لگا گواہ اسلام یا کسی
اور مہتاب جو آخر من میناب کیا تھا اور (رعان) کسیر کا آخر وقت دیکھیں گے۔ ایسا جو کہ گواہ اور بین جو ہمارا ہوا
نیکہ اگر جہ پڑا ہوا نہیں ہے تو موت سے کہ او سین روٹی بہروائی تھی نماز میر پیر گوارہ پڑا ہوا تو میں دن کی نماز
میر سے گئے۔ کنوئیں میں جو ہمارا ہوا نکلا وقت علم سے حکم ہو گا اور کچھ نماز کا احاد ہو گا اور امام صاحب فرماتے
ہیں کہ بیولا سے پڑا ہوا ہے قین دن کی نماز نہ ایک دن کی نماز ادا ہو گی کیونکہ امر موبہم پر عمل پس ہوا
ببظاہر یہ اعتنا عمل ہوتا ہے۔ ہر چہ مجروح و صاحب فراتس رہ کر مر گیا تو حکم موت رو رہا ہے۔ یہ ہو گا۔
ایک شخص نے کہا کہ میں نے مائع کے ملک میں غلام کی آنکھ پوڑی تھی اور شہر میں رہا۔ یہ کہ میری ملک میں رہنے
اور سکنا آنکھ پوڑی تھی اور تری ارتس لگا رہا۔ مائع۔ عورت۔ علی کہ میں نے حکم مطلق دیا اور عمار باطل ہے
میں نے آدھی رات میں اور دارت کہ میں نے حکم مطلق دیا اس لیے کہ قول عورت کا قبول ہے اور تری
دوسرے کہ کہ میں نے روح کے مرنے بعد مسلمان ہوئی ہوں اور دارت کہ میں نے اس کے آگے مسلمان ہوا ہوں تھی مجھ
میں کیونکہ مسلمان ہونے کو جوئی الخال اب موجود ہے حکم قرار دین گے یعنی حال ظاہر پر استمراہ کا حکم ہوا ہے اور
اس قاعدہ پر عمل ہو گا ایک دارت کے لیے ادا کیا اور مر گیا اور دارتوں نے کہا اقرار مرض موت میں
اتما ان دارتوں کا قول قبول ہے اور مقرر کے گواہ قبول اور گواہ نہ ہو گے تو حلف لے سکتا ہے۔ مسلمان مر گیا
سکا جو رو دھرائی تھی مدعی ہے کہ میں اس کے رہا ہوں مسلمان ہو گئی تھی اور دارت نے کہ اس کے

راج آیت لیے نماز میں قبضی اعتبار ہے اور راج میں قلیل رو بنا کر سے۔ دلی میں عورت کا قول ہے کہ عدم اصل ہے۔ مگر عین میں
 اصل ہے اور عورت کا کہ عورتوں کے کہنا کہ باکرہ ہے تو اس کو اختیار ہے اور اگر کہنا کہ مرد ہے تو مرد کا قول ہے کہ وہ فرقت کا
 منکر ہو۔ دراصل یہ ہے کہ کس سے فوطہ سالم ہو۔ دو فوطہ میں تفریق ہو گیا اب عورت مدعی ہے کہ بعد دخول فرقت ہوئی ہے
 (ماکو بہ لازم آئے) اور مرد قبول کرے کہ مدعی ہے (ناصف مہ لازم آئے) تو عورت کا قول نہ ہو گا کہ وہ سقوط نصف ہر کی منکر
 ہر شریکہ، مضارب کا قول ہے کہ راج نہیں ہوا یا راج استدر ہوا۔ اور طرف ثانی و خوف راج یا زیادہ مدعی تو بولیں شریک در
 مضارب کا ہو گا کہ ہاں بلکہ مدعی ہے کہ عدم راج ہے مادم نہ ہو ہے۔ مضارب ہزار روپیہ لایا اور کہنا کہ یہ اصل میں ہے
 اور راج ہی ہے تو اسی کا قول قبول ہے۔ رب المال کا سا دراصل دوم یہ ہے کہ قاض کا قول مقررہ میں قبول کرے
 عورت مدعی نفقہ ہے مرد کہتا ہے کہ میں بہر بچا کا چون عورت دسول کی منکر ہے تو عورت کا قول مدعی ہے۔ مضارب
 دسول دین کا منکر ہے تو اس کا قول قبول ہوتا ہے۔ عورت نفقہ اولاد مضارب کی مدعی ہے اور اس کا اب مدعی ہے کہ
 میں سے ہو یا وہاں ہے تو اب کا قول قبول ہے۔ رب المال در راس کا مدعی ہے اور مضارب کم کا تو قول مضارب کا ہے
 کہ اصل کم ہے نہ زیادہ۔ دلیل مدعی کہ جو اس چیز کے خریدنے سے منع کیا سو کل کتنا ہو کہ نہیں منع کیا تو تو میں بولتا ہے
 کہ عدم النفع اصل ہے۔ مالک مدعی کہ میں نے قرض دیا تھا اور مدعا علیہ مدعی ہے کہ مضارب دیا تھا تو قول اس مدعا علیہ کا ہے
 کہ نہ تو اس متعلق میں کہ اس کو قرض دیا اور عدم النفع اصل ہے۔ میر بحث جب ہے کہ مالک اعطی تک کہ اسے اور اس کا
 اگر کہنا کہ کدورت المال قرضاً تو نے قرض لیا تھا اور وہ کہتا ہے کہ میں نے مضارب بت لیا تھا تو قول مضارب کا ہو گا۔
 اور اس صورت میں ہر روپیہ مال ہی قبول مالک کا ہو گا۔ مدعی ہے کہ میں نے ہزار روپیہ دو بیت لیے تھے جو مالک
 سو گئے اور مالک عصب کا مال ہے تو وہ ضمان دینا۔ اور کہنا کہ تو نے بھگودویت دیا تھا اور مالک تل پوٹو نے غصب کیا تھا
 تو وہ مال نہ دینا۔ کسی کو کچھ دیا اب دو مختلف ہیں دینے والا قرض تلاتا ہے اور دوسرا یہ (سوغات) خود بخود
 کاوا ہوا ہے کیونکہ موجود دیگر شے قیمتی ہے اور رعایت ہمد والد مدعی راہرا کا ہے عورت نے اپنی بیٹی (سربیان)
 کی کسے دینے میں دمی اور معلوم ہو کہ وہ وہ اس کے لئے میں اور نایا حسن تو نکاح حرام نہ ہو گا کہ مانع نکاح میں نہ ہو۔
 بی بی یا لراہ کی چیز کے فسخین اختلاف ہے تو منکر کا قول ہے۔ دیں جو ابھی یا باقرار ثابت ہوا اب وہ ادا کا باہرا
 کا مدعی ہر روپیہ ہر روپیہ اسی کا قول قبول ہے کہ عدم اسرا با عدم ادا اصل ہے۔ عصب کے قیدیم ہونے میں یا نہ ہونے میں
 اختلاف ہوا ہے کیونکہ اسی کا قول قبول ہو گا۔ کیونکہ اصل عدم عصب ہے با عدم عصب ہے۔ شرط خیال میں اختلاف ہے
 چونکہ اصل عدم ہو منکر اس کا قول قبول ہے یا مدعی سقوط کا کہ وہ دوم عقد کا منکر ہے۔ اور قول اول براعتا ہے۔ مدعی

غیر ملکی قوت کا حکم اور سکوسم و فلک اس پر وہ نہیں ہے جو طلاق دی تھی یہاں اسکو تخلیک کا جارت دیکھنا ہے قسم سے کرنا ہے اور
 پہلے ہی جابل سے تہ ہی صحبت طلاق نہیں ہے اس میں سے اور ان بانویوں میں سے نہیں ماندا مان عیالین اور نام نہ
 ہی حکم دیا اور عیال کی طاعت دی اور اپنی اس سے اسکو اس کرنا یا کہ آزاد ہے یہ ایک کو اور ان میں من سے خریدایا
 یا اور اس سے اسکو واپس آئی تو ہی اسکو ملی جائے نہیں ہے کہ قاضی نے اسے علم حکم دیا تھا اس لیے نکاح حکم ملک کسی سے
 صحبت نہیں کر سکتا ہے۔ اس لیے غلام ماندیوں میں سے ایک کو آزاد کر کے بھول گیا اور مر گیا حکم داروں کو یہ سن کر دنگا
 کہ تم غری کر کے پھر مر گئے ہو اسکو آزاد کر دو مگر اسے دریافت کر گنا اور انہوں نے اگر ایک مہینہ کیا تو اسکو
 آزاد کر گنا اور باقیوں میں اس کو علم قسم لگایا۔ اگر کچھ نہ تمل سکین گئے تو سب کو آزاد کر دنگا اور ایک سال تیرہ مہینہ
 ہوگی اور باقی قیمت کے لیے سب سے سنی کر نیکیے ایک کو صحبت عورتوں نے وہ دودھ لایا اور معلوم نہیں دتا ہوگی کسی نے
 دودھ لایا جب تک کہ کچھ علامت ہو اور ایک شخص ہی گواہ ہی نہ سے اسکو اس قوم میں نکاح جائز ہے ہر شخص کو
 باندی جو اور ایک سال آزاد کر دیا ہے اب وہ آزاد معلوم نہیں ہے تو ہر شخص اپنی مادی سے دلی کر سکتا ہے جس کے کہ
 آزاد عین معلوم نہ ہو۔ اور جب کو یہ اس حال ہو کہ میں نے آزاد کیا ہے وہ دلی کر کے حسب تکہ کہ عین نہ ہو اور اس
 ایک کے اوروں کو خرید لیا تو اسکو اس سے دلی جائز ہے اب اس اتنی کو بھی خرید لیا کسی سے دلی جائز ہے
 اور نہ کسی کو بیچ سکتا ہے حسب تک کہ آزاد معلوم ہو ایک عورت اپنی جو بیچی کے موند میں تھی ہر چہ وہ اور
 مات سب کچھ میں تھوڑے اور بہرہ کہتی ہے کہ من حسب عی کے موند میں جو بیچی دتی ہو اور اس سے وہ نہیں
 ہے اور اس کے کہنے سے یہ باہر معلوم ہوئی (نودہ عورت اسکی رضاعی بائین ہے) اس سے وہ نکاح کا مثلاً اس سے
 سے نکاح کر سکتا ہے۔ سند ہے کہ اس کو یہ بیچی تھوڑے سا بچہ کا حسب تک کہ کوئی نقد عادل نہ ہو۔ اس کا نکاح جائز
 ہوگا۔ اور نکاح کے بعد ضروری تو معارف ضروری۔ اور عورت کے حلال ہونے کے لیے گواہی کا مدار انصاف
 ایک عادل کی ضرورت ہے۔ ایک شخص سے زید کی باندی خریدی اور کہا کہ یہ باندی کا رہا۔ اس سے اسکو
 بیچے کا بچہ کو رکھ لیا ہے اور اس باندی سے دلی کر سکتا ہے باندی نے اس کو کہہ دیا کہ یہ عورت ہے جو اس سے
 پاس ہے یہ یہاں ہے اور اسکو معلوم ہوتا ہے کہ باندی بیچ گئی ہے وہ دلی جائز ہے دیکھ کر اگر اس طرح کا نام ہی
 میرے لیے خریدنا کیل نے خریدی اور مولی کے دینے سے پہلے وہ گاتا تھا اجماع ہے کہ تا یہ دیکھا نہ ہے اس لیے
 خریدی ہوگی اس لیے مولی اس سے دلی نہیں کر سکتا ہے کہ کوئی کیل عورتین کے رہنے کے لیے وہ بھی خریدی

مسلمان، عیسیٰ توہاروں کا دل قبول ہے۔ قاضی نے بد غزل ایک آدمی سے کہا کہ میں نے تجھ سے رو بہ لیا تھا اور یہ تو میرے بھیلے کی عقل میں دیا تھا اور میں نے کہا کہ تو نے موقوف ہو کر لیا لیا تھا تو غزل پر ایسے کا حکم کر گئے کہ وہ وقت دریت ہے۔ میریج پر ہے کہ قاضی کا قیاس ہے کہ وہ ایسے وقت پر گاتا ہے کہ جس سے نہان لازم نہ آئے۔ اور اگر وہ شخص کہ ریح رو بہ لیا ہے، وہ مدعی ہے کہ میں نے قبل حکومت حکو رو بہ دیا ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ غلام کہتا ہے کہ میں نے جارت غلامی میں رہا تھا کہ لیا تھا اور وہ کہتا ہے کہ آرا ہو کر تو غزل غلام کا ہو گا۔ مولیٰ نے غلام کو کہا کہ میرا یہ غلام میں ریح رو بہ دیا، خار رائہ (نمل) لیا تھا اور غلام نے کہا جتا را دی لیا تھا تو مولیٰ کا قول قبول ہے۔ وکیل نے کہا کہ میں نے وکالت کے غزل سے پہلے بعد یا پیشری کو دیدیا اور مولیٰ کہتا ہے کہ غزل نے اگر پیش خیم ہو گئی تو قبول ہو گیا اور وہ مولیٰ سے۔ اور اسی طرح ملے خیم ہو گیا ہے تو قبول غلام نے۔ اور نہ قول مولیٰ ہے۔ غلام تار خیم اور مستری کے سان گرگا تو مستری بلع سے قیاس نہیں لے سکتا ہو۔ کیونکہ موت کے لیے مرض زیادہ ہوتا تھا۔ یہ مرض سبب سے موت نہیں ہوتی ہے یہ نقصان عیب لے سکتا ہے۔

قاعدہ۔ اول سے اثبات تک کہ عدم انا کی دلیل موجود نہ رہا احسن ہے۔ اور جب تک دلیل با احسن کی ضرورت نہ ہو تو قتل درود شریعت انفال کے لیے حکم نہیں ہے کہ حکم انزل ہو پس حکم کا عدم تعین فعل کے ساتھ فیج متردد نے سے پہلے جو تعلق افعال رائل ہو گیا کہ او سین کہ فائدہ نہیں ہے۔ اور بعض علماء احسن کہتے ہیں کہ اثبات میں اصل باحت ہو۔ اور کوئی خبر کہیں ہو، اور کوئی رقب کر رہے ہیں کہ ہم مذہبہ اپنی عقل کے واقف نہیں ہوتے اور ہدایہ میں ہے کہ اصل باحت ہے پس حکوت عند اور السکل من اختلاف ہے امن وہ حیوان ہے کہ اسکا امر مشکل ہے اور وہ بات ہے کہ اسکا زہر مہل ہے وہ نہ کہ اسکا حال معلوم نہیں بلع ہے یا کلا اور کہو ترخہ معلوم ہو اگر مباح ہے یا مکمل ہے۔ اور زرافہ یا غنار قاعدہ کے طالع ہے۔ قاعدہ عورت میں اصلی

حرم ہے۔ اس لیے اصل نکاح میں خطر ہے اور زہر مباح ہو۔ اور کسی عورت میں طالع ہوا بھی ہو اور حرام ہو بھی ہو۔ ہر تو حرام کا ہی حکم ہو گا اس لیے عورتوں میں خطر ہے جائز میں ہے۔ ایک شخص نے ایسے یار باندوں میں سے ایک کو آزاد کیا اور بہل کر کہہ کر کہ را دکھا تو ہم بائر نہیں ہو کر دلی کے لیے بارم کیے لیے اور یہی خبر دے کر کے اور حکم اسکو اونے بہت کر کے سے جب تک مالہ آرا معلوم نہ ہو جائے کہ اسکا ہے۔ اور اپنی ایک عورت کو طلاق کر کے بہل گیا ہے یہی حکم ہے۔ اس نے سوا ایک کے بیکو جو آکر دیا اس ایک سے بھی نہ سہو نہ کر سکتا ہے۔ اگر میراث سے دھارے کرے، ملکہ نہیں ہو کر سکتا ہے۔ اور حکم اسکو بھی ہو سکتا ہے اور جانی کو

اور زرتن کے بیٹے کی پر جب کہا کہ وہ کایانی نہ یوں گا وجہ اس طرح بیٹے کی حالت ہوگا۔ شمس کمانی کر رہے گئے کہ مین
 مین بدم نرکوں کا تو مطلقاً اوسکے گھر مین جانے سے حالت ہوگا۔ زید کے کہ مین من نہ ہوگا تو عام ہے کہ رید کی لکسٹ
 یا نو۔ اشد کے لیے رست کے روزہ بھر میں نویر نذر ہے وسیع القدم نماز ہے عام ہے لفظ عظم فعل غیر متد کے ساتھ ملحق
 ہو تو وقت بطلان ہے و مکن یو لفظ کو مین نہ بولا اور نہ ہو تو صرف دن مراد ہے کہ وہ اوسکے لیے مینار ہوتا ہے
 اور قدم پیٹنے کی تو مطلقاً التوت مراد ہوگا اور اگر کی نسبت سکونت کے لیے ہو اور وہ عام ہے اور نذر میخ و مستفاد
 اور یوں قول موجب ہو اسلئے کہ بیان کا واجب کرنا واجب ہے مثلاً لاف سے منع حرام کرتے ہیں۔ اور اختلاف و قطع نہیں
 ہو سکتا ہے۔ مگر کو نذر تو صیغہ سے ہو اور میں موجب ہے۔ اور صیغہ میں اور سکے موجب من منع نماز ہے۔ میں
 ظہر نہ ہوگا تو یار کعبہ بڑھے سے حالت ہوگا مں جماعت سے نہ ہوگا نا امام کے ساتھ ایک رکعت باقی حالت ہوگا
 اب ناظر مین خواہ مین۔ فائدہ۔ حث مسئلہ مستثنیٰ میں ۱۔ مستقامہ فقیر ہر نماز کے لیے غسل کر لی رہے۔ ۲۔ تری
 پانی معلوم نہیں کہ کسی ہے یا۔ ی جو جمع النک فعل ہے۔ ۳۔ سکا کو میر مارا اور نطر سے غائب ہو گیا ہر دیکھا کہ مارا ہوگا
 اور بہت موت معلوم نہیں حرام ہے اگر کوئی تلاتس رک جو ۴۔ ملی سنے جو کہا کر دڑا یاں لی لیا پانی لپاک ہو گیا یا چاہے
 شراب والو زرا پانی یو سے اور یا توڑی زید شمر سے تو ال نایک ہوگا کہ اوسنے ایسا ناب مات کر مہر صاف کر لیا
 اس بیان کے مسئلہ میں جبکا حال معلوم نہیں ہے۔ مسافر کو معلوم نہیں کہ وطن آیا یا نہیں۔ مسافر کو شک ہے کہ اظہر
 کن نیت کی یا نہیں اور نماز ہے کہ شک نہ رست مین ہوتی ہے۔ ہر نماز میں شک۔ ہر قسم ہو یا مسافر ہو یا چار رکعت
 ک بہت کرے اور فقہ اولیٰ ہر فقہ حاسے صاحب عد کو مع عذر میں شک ہے اپنی اہل اہل ہر نماز سے لگا
 بیچ پس ہوگی شک ہے کہ امام کے آگے ٹھہرا ہوا ہے یا نہیں ہے شک ہے کہ امام تہیے کیے یا مدلی یا بعد اسکے
 رہے یا ہر موجود ہوگی کہ امام کہہ رہے ہو تو جائز ہوگی اور جو بعد پہلے کے راستے دھوا یا نماز اور دونوں گمان برابر قوی
 حاضر سے حد تک اختلافات و جاسے۔ او کو شک ہو کہ اسیر قضا ہے یا نہیں تو قضا کی حث کرنا کرہ ہے۔ نہیں
 حاصل ہے کہ اسیر قضا ہے یا نہیں تو سہرہ شہاد اور عصر اور عشا میں سنت من سورہ فاسم اور کوئی سہرہ نہ ہے
 فائدہ ثانیہ حب دو یا نہ برابر ہوں تو شک ہو۔ اور جانب صواب غالب ہے تو طس۔ اور ہاں طالعائے تہ دوم
 اور اکبر الہ اسے اور غالب اللہ نما کے رد مکمل ہے۔ اور طس بھی شک ہے کہ کس وجود ہے اور عدم میں تردد
 ہے۔ وہاں برابر ہوں۔ ایک غالب۔ اسی لیے اگر کہا کہ میرے (ظن) گمان میں اوسکے ہزار روپے مجھ پر ہیں
 تو ہمارا بیچ میرا۔ بلکہ اس میں شک ہو۔ اور غالب اللہ قریب یقین ہے۔ اور اسی : الحکام سے میں : سخت افسوس

اور زمینیں مکمل کی گئی ہیں لیکن تو کوکل طی کر لگا اور مناسبت یہ ہے کہ اگر ان دونوں سے دریافت کیا جائے کہ وہ اس کے مال پر
 ہیں اس لیے جو مذہبان اس زمانہ میں رہ رہے ہیں وہ ہندوستان اور ترک سے آئے ہیں بدو ان کے کہ امام مال غنیمت
 ماضیات اور ہنر تعلیم تقسیم کرے حرام ہیں قاعدہ - کلام میں اصل حقیقت ہے نکاح کے معنی حقیقی و طے ہے اس لیے کہ
 نکاح کے معنی **امان کا سہ** **اباؤ** کہ **من النساء نکاح** کے معنی طے ہے اس لیے ہر مرد کے دل کے لیے وقت کیا یا وصیت کی تو
 وراثت میں مراد ہے نہ دل اولد - دل نہ ہو دل اولد لابن مراد ہو گا اور دل البنت شامل نہیں کیے گا کہ دل صلیبی معنی حقیقی ہے - اور جو
 کا لفظ لولا تو اس میں مراد ہوگی - اور لفظ مفرد ہو باجماع ہو صلیبی کے لیے حقیقت ہے - اس نے قسم کہا کہ نہ بیچے گا اور نہ خریدے گا
 اور نہ کہہ کر ایہ دیکھا اور نہ کہہ کر ایہ لگایا اور نہ مال میں لگایا اور نہ تقسیم کر لگایا اور نہ نالینس کر لگایا اور نہ اپنی دل کو مارے گا
 تو بدلتا ہے ورنہ تک ہونے پر جانف ہو گا نہ مذہب وکیل کے کہ در حقیقت ہے اور یہ ہر مجاز ہے ہر جہت ہر شخص ایسا ہو کہ خود
 یہ کام نہیں کر سکتا ہے کہ کوئی قاضی ہے یا امیر ہے تو خواہ مخواہ میں مجاز مراد ہو گا اور جو خود بھی یہ کام کرنا چاہتا ہے
 اور وکیل سے ہی لیتا رہتا ہے تو اکثر کا اعتبار ہو گا اور نکاح اور طلاق اور خلع اور عتاق اور کتابت اور صلح عن دم و عہد
 اور ہر اور صدقہ اور قرض اور استقراض اور طرب العبد اور فوج اور ہوا اور خاٹ اور ایداع اور استبداع اور
 اعادہ اور استعارہ اور قضا الدین اور قبضہ دین اور لباس اور محل میں خود مباشرت سے حائل ہوتا ہے - اور
 ایاق میں انحال اور غزو خاص ہو سکتے ہیں یا فاسد میں شامل ہو سکتے ہیں اجازت نکاح اور بیع اور وکیل یا بیع
 میں فاسد میں شامل ہے اور وکیل یا نکاح شامل نہیں ہے اور میں علی النکاح زمانہ ماضی میں شامل ہے اور قبل
 میں شامل نہیں ہے - اور میں علی الصلوۃ اور میں علی النکاح اور میں علی الحج اور علی الصوم اور علی البیع شامل ہے
 اور قسم کہا کہ اگر نماز نہ پڑھے گا یا حج نکاح کو لگایا قیاساً صحیح خاص نہ ہو گا اور اس میں صحیح ہی ہو گا اور جو کہا کہ یہ جو علی
 نہ دیکھ کر جو تو قرار او سکی ملک کا ہے اور جو کہہ کہ اس کا مسکن مراد ہے قبول نہ ہو گا - اور جو کہا کہ فلان اس جو علی کا ہے
 والا ہے تو یہی امر بالملک ہے - اور جو کہا کہ فلان کی زراعت ہے یا درخت لگاتا ہے یا نہا ہے اور مدعی ہے کہ اس
 باجرت یہ کام کیسے ہیں تو مقرر کی ملک ہوگی اور اگر یہ کہا ہے کہ میں اس بکری میں سے نہ کھاؤں گا تو گوشت کھا سنے
 سے حائل ہو جائیگا کہ یہ حقیقت ہو نہ اس کے دورہ اور نہ اس کے بچے کے کھانے سے - اور درخت میں سے نہ کھاؤں گا
 اور اس کے پھل کھانے سے حائل ہو گا کہ وہ حقیقت ہے (نہ اس کے پتے اور جھال وغیرہ سے) اور نہ سند سے اور نہ
 لکاو - اور گیہوں کی قسم کہا کہ تو اوس کے کھانے سے حائل ہو گا نہ روٹی کے کھانے سے (کیونکہ گیہوں مرثۃ ہوا
 کہا جاتا ہے) قسم کہا کہ درخت میں سے یا نہ بیجوں کا تو موزہ سے یا نہ بیجے سے حائل ہو گا نہ روک کے بیجے سے

جس کو غالب مسل متفق ہے اور طلاق میں طلع ہے فواقہ ہوگی اور فالسطن ہو تو واقع ہوگی۔ فائدہ ثانیہ آنحضرت
 پر اس کے بیان سے اور اس میں کم کا طعن ہو تو وہ مستحکم ہے۔ بہت کہتے ہیں کہ ہم حجت پر اور بہت کہتے ہیں کہ نہیں۔
 اور ان کے اور غرضیں لائیں اور خیر الاسلام کہتے ہیں کہ وضع کے لیے حجت پر نہ اشتقاق کے لیے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ اس کے لیے نہیں
 مدد کا۔ اصلی یہ ہے استمرار ہونا دفع ہے کہ جو کچھ درج کا باعث ہے وہ اس کے بقا کا ہمیشہ کے لیے باعث نہیں ہے تو اب
 بقا کا حکم کہ بے دلیل ہے اس لیے جو علی میں سے ایک نکڑا چلا اور شریک شفعہ کا دعویٰ ہے اور شریک کہ اس کے لیے شفعہ
 ایسی مقبوضہ ہے کہ نہیں ہے مستثنیٰ کا قول قبول جب تک شفعہ گواہوں سے شفعہ ثابت نہ کرے۔ اور ایسی مقبوضہ
 اور شریک جو نہ مورث ہو گواہوں کے سامنے کسی کا تیل بینک دیا اب الکل ایذا انہماں مانگا ہے اور اس نے جواب دیا
 کہ اس میں جو اگر گیا تھا پاک ہو گیا تھا اس لیے میں نے بینک دیا تو اس کا قول قبول ہو گا کہ وہ وہاں کا مسک ہے اور گواہ
 بینک کے میں قدم حساست کے۔ گوشت تلف کر دیا اور کہا کہ مردار تھا تو اس کا قول قبول ہو گا اور گواہ بگم الحال یہ
 گواہی دے سکتے ہیں کہ گوشت حلال تھا۔ کسی کو قتل کیا اور قصاص کے لیے پڑا گیا تو کہا کہ یہ مرد ہو گیا تھا میرا اب مار ڈالا
 تھا میں نے قصاص کیا یا مرد ہونے سے مارا تو قول قبول ہو گا اور قتل قصاص کا جائز اور ماہر عداوت متفق ہو گا اور خواہ
 رزنی بہت ہماری امر پر عمل چھوڑنا چاہیے۔ اور مال بہت خوں کے امر آسان ہے کہ مال پر نکول سے حکم ہو سکتا ہے
 اور مقدمہ خون میں حاکم اور اگر یہ یاقم کہ اسے قید کیا جائے اور مال میں ایک قسم کافی ہو اور خون میں پائیں
 قاتلہ راہیہ نصف سے آسان پیدا رہتی ہے۔ اور اس کی دلیل یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یوید اللہ بکھ الیہ استأ
 ولا سابل بکھ العسر و ما صل علیکم فی الدین من حرج۔ اور حدیث میں جو اعل الدین الی اللہ
 تعالیٰ الخ فیہ السمتہ اور اسی قاعدہ سے دین کی سب رخصتیں اور عیقات نکلی ہیں۔ عبادت میں تخفیف کے سبب
 سات میں ۱۔ سمرہ و قسم ہر ایک لیل میں دن قہر غار اور افطار روزہ اور ایک دن رات سے زیادہ مسکینا
 اور قرمانی کا ذمہ سے ساقط ہونا۔ ۲۔ طول نہو شہر سے کچھ چلا جانا اس سے ترک جمعہ اور ترک عیدیں اور ترک چاشت
 اور کھوپڑی پر سوار فصل ٹیر ہا اور تیم جائز ہونا اور بچی عورتوں میں قہر ڈالنا اور مسافر کے لیے قہر رخصت اسقاط ہے
 کہ کو تمام کرنا رکھنا سرج نہیں رہا اگر مار جا رکھتے ہیں گناہ گار ہو گا اور نماز قاسد اگر بے نیت اقامت قعدہ
 لائے ہوئے ہوں ان فی مرض اور اس کی رخصتیں بہت ہیں اپنی جان کا یا عضو کا یا زیارت مرض کا یا اور میں صحت کا
 و صحتہ ہم مار سیتے۔ نماز دس میں کچھ بڑھنا یا لٹ کر بیٹھنا یا اشارہ سے بڑھنا یا اجاعت سے پیچھے رہنا کو ثواب دینا
 اور بیچ مال کو رمضان میں افطار کرنا اور فدیہ دینا اور کفارہ نماز میں روزہ نہ کرنا اور کھانا اور رمضان

اور دین سرسبز باغ کیل یا کفیل یا انفس لینا یا صلح سے یا ابرا سے کل یا صفت میں ساقط کرنا اور صلح میں لکھا یا صلح کرنا کہ قسم
 سے منوط ہوئے اور جب جس ایک ہی ہوا اور صلح سے اہل حق ٹھہری ہو تو جو کردہ خیر میں چھوٹے جس سے ابارہ شروع ہوتے
 تو یہ ابارہ ناجائز ہے اور وہ ابارہ کسی خیر سے عین منہست مقصود نہ ہو جائز نہیں ہے کہ عار نہ سے ہی یہ مہمعت ہو سکتی ہے۔
 اور مقصود محققا جائز ہیں کہ لازم میں سخت ہو کہ بہت کام خود ہمیں کر سکتے ہیں اور حقوق لازم ہوتے ہیں۔ درمیں وغیرہ
 حالت ہوتی اور جرح دفع کرنے کے لیے تہذیب کے ذریعہ ایسا تو توف ہوا معلوم ہو تو موقوف ہوگا۔ اور قاضی اور صاحب
 (وکیل) ہمدہ و خدمت کا موقوف ہونا اس کے علم پر ہے۔ اور عیب کا اور گواہ کا اور سونے کا دیکھا جائز ہے اور بے عیب
 ہی نکاح جائز ہے کہ اس میں تکلیف ہو کیونکہ سب لوگ ایسی بیٹیوں اور رسوں میں یہ بات جائز نہیں کر سکتے ہیں جس میں
 عیب نکاح میں حیا و عیت نہیں ہے اور بیچ میں حیا و عیت اور اس میں عیب اور تکلیف نہیں ہے۔ اور اس لیے
 نکاح میں حکم کرنا ایسا ناجائز ہے۔ اور اس لیے نکاح میں عیب و عیت دی گئی ہے کہ بے دیئے اور نہ شرط عدالت ہو
 جائز ہے۔ اور شرط مفید سے ناسد میں ہوتا ہے۔ اور صرف نکاح اور تہذیب پر موقوف ہیں ہے بلکہ جس سے ملک ملک
 میں جو عیب ہو جائے اور عاقبت میں کے دو بیٹے گواہ ہو سکتے ہیں اور سونے والے ہی گواہ ہو سکتے ہیں اور شدہ والے
 جو نشہ آور نے پر ذکر کریں اور عورتیں خود اپنا نکاح کر سکتی ہیں اور عورتیں ہی مرد کے ساتھ گواہ ہو سکتے ہیں۔ یہ
 سب سانی اس لیے کی گئی ہے کہ رنار اور اس کی تعلیم ہو سکے۔ اور اس لیے قوت جسمی ماکرے۔ اور تاکہ مرد و
 آسانی ہوا اور عورتوں پر بھی آسانی ہو کہ وہ بہت ہیں عورتوں کے نکاح جائز ہے اور عورتوں کے رادہ اس لیے ہے کہ میں ہے
 کہ برائے سانی میں مرد پر تکلیف ہوگی۔ اور جب مرد و عورت میں ایسی نفرت رہے کہ اسے اور وہ عیب کے عقوق و ر
 میں تو طلاق مشروع ہو چکی ہے۔ اور اس لیے طلع سے عورت مل کر طلاق لے سکتی ہے۔ اور جس حد سے پہلے وہ
 میں رجوع ہو سکتی ہے۔ اور یہ سب حاجت پر مشروع ہے۔ اور ایسا ہے کہ ہمیشہ۔ اور ایسا ہے کہ ہمیشہ گرام میں رجوع کرے
 لیے طلاق نہ لے سکتی ہے۔ اور آسانی کے لیے ظہار اور نفیم میں کفارہ مشروع ہوا ہے۔ اور جو کفارہ بار بار ہو سکتی ہے اس لیے
 اختیار ہے کہ کفارہ جو چاہے دیوے نہ اور کفارہ میں کہ وہ فساد واقع ہو جائے۔ اور جو نہ مطلق بالشرط ہو اس کو اختیار ہے
 کہ کفارہ میں دیوے اور فساد ہو کر رہے اور اس پر قوی ہے اور امام نے مرد سے سے سات دن پہلے اس مسئلہ پر رجوع فرما
 ہے۔ اور ظہار تمام عمر غلامی میں ہے اس میں بہت تکلیف ہے اس لیے کثرت منع ہوئی ہے اور اس لیے کثرت میں
 شرعاً فساد ہو کر نہیں ہیں۔ اور وقت موت و عیت شروع ہوئی ہے کہ جو کفارہ انسان سے اپنی رمل میں نقصانات
 عری ہیں ان کا تمارک کر لے اور تاکہ اور تون کو ضرر ہو ثلث کی وصیت دی گئی ہے زیادہ کی چاہی وارشاد ہو تو

اور شہر سے گھوڑے بر نقل اشارہ سے پڑھنا۔ اور عورت اور بزرگ کا مس کرنا ناقص و ضعیف ہے اور طہارت اور برکت میں نیست
شرط نہیں ہے۔ اور ہائی میں بہت گناہ نش ہے اور رجب قبلہ و موقوف ہو اور حکم کا قرض و قلمانیہ شہر ان فقرات قرآن
شریف کے تفسیر میں ہے اور اس طرح مقرر کرنا کہ جو اس کے اور بزرگ و نہیں ہے تکلیف و دنگ ہے۔ اور مقتدی سے قدرت
موقوف ہو تا امام کے مختلف خط و نمونہ کے اور بکیر تحریر اسی لفظ سے ہو کہ تنظیم ہو۔ اور قرآن شریف کا نظم خود ہی یکین ہے۔ اور
کریم اور سجدہ طاعت میں نہیں ہے سجدہ زواہ و خواہ زکوٰۃ اور صدقہ مطا آخر قسم کے مستحق کو دینا ضرور سبب ہے اور روزہ
میں تا حیرت اور رمضان میں بیست و نین سو نا اور رجب میں صرف دو رکن ہیں عرفات میں شہرنا اور طواف زیارت
اور طہارت اور بشر شرف نہیں ہے سجدہ و منا سب سجدہ رکان ہیں کذا اکثر ہیں اور عمر و عمر بہر میں ایک ہی بار واجب
ہے۔ اور شدت حرارت میں ہر ٹھنڈی پڑھنا اور مجاہد میں ٹھنڈا کرنا نہیں ہے جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ اور بارش سے
اور غبار سے جو مشہور ہیں جماعت اور جو نہ کرنا اور واجب سے جو اور رجب کو اسکو ہاتھ پیر کر لیا ہے۔ انہی
جو صاف ہے۔ اور ناز و آراہ ہوتی ہے حائض سے صاف ہو۔ روزہ اور حکم مستحب ہی ایسا ہے۔ اور ایک دن رات سے
جو بیوقوف زیادہ ہے اسے تو نماز صاف ہے اور جو فریض کہ سر سے اشارہ کر کے اس سے بھی نماز صاف ہے۔ اور کبھی میں
قد رت پیام سو کوئی دوران سرنماز چیکر جائز ہے اور سال میں ایک بار روزہ رکنا اور عمر میں ایک بار حج کرنا
و رجا السوان حصہ زکوٰۃ دینا جائز ہے میر ہونے پر زکوٰۃ ہے وجب کہ مال ہو اور حالت اضطراب میں مال غیر کرنا اور
رد کرنا اور بریزنا و مال یتیم میں سے ہر نعمت دلی اور وحی کرنا۔ اور حج سے رک گیا یا موسم نماز
حلال ہوگا۔ اور حاجی حرم کی گمانس موسم میں جاسکے ہیں اور کھلی اور ادائی میں حیر پڑنا۔ اور حج مسلم مفلسوں
مع حاجت کے لیے۔ اور شہر کا اور عمر و مکہ لیا کافی ہے اور حیا شرط شہر کے لیے کہ مال ہو اور حیا
سے تین دن میں دینا اور اسی لباس پر بیج بالوفا کہ حج امانت ہو و مشایخ و عورتوں کے ایسا کیا ہے و اسطورت
یہ جائز ہے۔ اور منیٰ حاجت پر دایس کرنے کا اختیار ہے حاجت کہ وہاں کا دینا یا مستری بہر رحمت کرنا ہو۔ اور حیا
و ایس کرنا اور تھانہ کرنا اور مال اور زمین اور فنان اور ابراہ و اور قرض دینا اور شرکت کرنا اور صلح
و محراب و کالت اور اجارہ اور فراغ اور مسافرت اور مضاربتہ اور عاریتہ اور و ایس حاجت اور مشقت کے لیے
درج ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے ملک سے فائدہ لیتا ہے اور فائدہ و راہ ہی لیتا ہے حیرتی لازم ہے اور ایضاً کمال
ہے اور سب کام ہر بات جو دکرنا ہے تو غیر کے مال سے انتفاع بطریق اعادہ و اعادہ اور قرض جائز ہے اور دوسرے
و دینا مستند و کالت و ادب اور شرکت اور مصاہرہ اور مسافرت اور عیون نہ اس سے حاصل کرنا مستند

اگر ان زیادہ واجب ہیں پس ارزاں لے سکتا ہے فائدہ ثانیہ شیعہ کی بحقیقت کئی قسم میں۔ اول بحیثیت مالہ۔ اور دوم بحیثیت عبادت۔ عبادت ہو سکتی ہے تالی تحفیف نقصان۔ مثلاً سفر قصر کار اور نماز برسا اصل جہاں اسلحہ اور اسلحہ ہوا۔ سفر مالک فرض ہے۔ توجہ تحفیف ہیں۔ اگر ایک مورد میں۔ ثالث تحفیف امداد۔ تا چودھواں سال عیم۔ مال گنا۔ تا سادہ مار قود و اعلیٰ سے مل گیا اور رکوع اور عودا یا سے ہوا اور رورہ کما کو لا۔ نہ مال با۔ اعلیٰ تحفیف نصیم۔ تلاء مات میں دو مار چکر مارا اور زکوۃ پیشگی دیا اور صدقہ (زکوۃ) چکر چکی دیا اول میں ہوا۔ کاکب ہوا اور دوم میں اس مال موجود ہوا۔ رول ہوا اور رکعت ہوا۔ تا اس تحفیف تاحہ۔ مردلہ میں مار چکر مارا۔ و میں اور مسافر کو دھماں اور مار تاحہ کر۔ تا اس تحفیف ترخصن مثلاً کوادی کسیر و سوسہ تا کرے اور ساسہ لگی ہے اور سکا مار پڑنا اور گلے میں والا ایک ہوا تو ترار سے اوارا۔ تا اس تحفیف میر تلاحوف میں مار کی مور با۔ مال با۔ فائدہ ثالثہ۔ شقت اور حرج کا دھماں اعتبار ہے کہ نفس دار و موٹی ہو اور نفس کے ساتھ ہیں۔ تا اس لیے۔ م کی گنا سوا اور خ کے جہاں مارا اور کنا حرام ہے۔ اور اگر برحمت مصلح ہے اور سب اس نص کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گورنر محس ہے طوی کا اعتبار نہیں ہے اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے سیر نہیں ہے کہ حرج نہیں ہے اور عیب مشور کا جب طوی عام ہو تو تحفیف ہوتی ہے فائدہ رابعہ۔ جس کام میں تکلیف ہو و ردع ہو حال ہے اور جس کوئی امر وسیع ہو تو تنگ ہو حال ہے۔ اور جو اتحاد سے محذور ہو و سد نہ مشکوٹی ہو ایک کام کے پیشہ رہہ۔ کہ اس پر ایک متحج ہوتے ہیں کہ آئینہ او سکی حاجت میں ہوتی ہے اور جسکی اس آئین حاجت ہو او سکی حاجت میں ہوتی ہے اور اس کا ذکر قواعد میں آگے آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ قاعدہ شامہ۔ ضرر اعلیٰ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے لا ضرر ولا ضرار۔ ضرر دوسرے کو ضرر دینا ہو گیا یا فائدہ ہو اور ضرر اعلیٰ ہے وجہ ضرر رسالہ ہے امام مالک نے ایسے دو کام میں روایت کی جو عین فی اسے اب سے منسلک ہے ہن اور حاکم نے مستدرک میں اور بیرونی اور الزلی نے الوسیطہ میں اور ابن ماری نے عمدۃ مدین میں اس سے اور عبادہ بن اسحاق سے روایت کی ہے۔ اور مزہد میں ایک کہ ہر اس سے پہلے کہ کوئی ایسے ہمال کو نہ اندامین نہ خرا میں ضرر دیوے اور چار سے غلام غصب اور نہ وجہ میں ہمہ حریت میان کر تہن اور اس قاعدہ میں سے بہت مسائل نکلتے ہیں اور وہ بالعب اور سب اعتبارات اور چکر کے سبب اقسام اور تنہ کہ شریک کے تقسیم کے ضرر کے دفع کے لیے ہو اور ہمسایہ کے ضرر کے دفع کے لیے ہو ایک اور ایک سے بہت گہرے اور تنہ کے ہوتے ہیں اور عیاض اور حدود و ادھر کھارات اور لطف کا دھماں اور حسب شرائط تقسیم ہر چکر مارا اور کنا کوئی اور ماضون کا مقرر ہونا اور اپنے اوپر جو چکر مارے او سکونے کرنا اور مشرکین اور مانعین کا قتال کرنا۔ اور عین او کو کر کے

اویسی کہہ سکتا ہے اور ارث کے لیے وصیت ہو تو اور وارثوں کے اجازت پر مذکور ہے۔ اور شرک کہہ سکتا ہے کہ
 رہتا ہے کہ اویسی جو اناج ادا ہوویں کہ اویسی رحمت ضرور ہے۔ اور وصیت معدوم کی ہے اور سبکی سے حاشا پر
 یا زراعت کا غلہ اس موجود نہیں ہے اور شرط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتی ہے۔ اور جہنم اگر خاک بن کر گذر
 اور نخل پر کھانے کے نموی رہیں کہ امرتین ہر سو ہی ہونا تو مشقت ہوا و مشکلی ہے کہ اگر آسانی کے لیے فاسق
 اور من سے محال نہیں ہو سکتا ہے بلکہ مستحق ہے اور گواہوں کا ترکیب واجب نہیں کہ مال مسلمان صلاحت پر ہے
 گواہ ہر حرم غریب نہیں ہو سکتا ہے۔ اور قضا اور وقف میں بہت دقت ہے اور امام ابو یوسف کے قول پر تو یہ
 ہو یا جیسے ارفاضی گواہ کو تلقین کر سکتا ہے۔ اور تا سفر نمود سے ایک قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا
 اور اپنی امانت پر اور اس کا حکم میں منقطع ہو جائے اور شاع وقف ہو سکتا ہے اور متولی کو سوئپ و نا شرط نہیں ہے اور
 ہی شرط میں ہے اور حاجت ہے۔ سزاؤں کے سبب سے کہہ سکتا ہے اور تاکہ وقف پر ہو سکے وقف شرط ہے لیکر اور سبب راجع نقصان کے اعتبار
 تلافی کے اور یوگا میں بال کی حفاظت اور تربیت دل کو دی گئی اور حفاظت عورتوں کو دی گئی کہ
 رجم ہو سے۔ اور عورتوں کا تکلیف ہے۔ حفاظت پر اور کو جبر نہیں ہوتا ہے اور عورتوں پر جبر اور اجاعت اور
 حریہ میں ہے۔ ہر ویسے حاکم ہے اور حریہ اور زہر نہیں سکتی ہے اور غلاموں کو وہ تکلیف ہونا چاہا اور رواج
 غلام کو سزا دہ اور بدعت نفی ہے۔ فائدہ اولیٰ مشقت و قسم ہے۔ ایک وہ کہ مشقت سے عبادہ معاف نہ
 مشقت صریح سے دوسرے عمل باطل ہیں ہوتا ہے اور شدت گرمی اور بڑے دن ہونے سے روزہ معاف ہے
 اور حج اور عبادت مشقت سفر سے معاف ہیں ہوتا ہے اور سزا دہ اور زانی پر رجم اور ضمانت پر قتل اور مانیوں
 ہر مال معاف نہیں ہوتے ہیں۔ اور وہ کہ عبادت معاف ہو جاتی ہیں وہ کئی مراتب ہے۔ اولیٰ خوف نفس اور
 بعض ہجرت کا کام کے رہیں۔ اس لیے تعین واجب ہے۔ اسی لیے اگر سوا اور یا کہے اور کوئی رستہ نمود اور عدم سلامت
 تو اس سے پہلے شامیہ خفیف و در اوٹکل میں یا سر میں یا خفیف سور مزاج تو اسکا کچرا اثر نہیں ہے اور نہ ان
 الدعا ہے کہ اس پر التماس ہے سے ہر یہ ہے کہ عبادت کرے اور اس کی خوبیاں لے۔ اس لیے وہ مریض کہ
 کہہ سکتا ہے۔ وہ دماغان ہی کے لیے روزہ رکھے گا نہ یہ اور روزہ رکھے اور رمضان کا نہ کہے تنہا یہ روح کا
 مشر نہیں ہے طوہ کا نفع ہے نہ مریض عورت کا۔ ثانیہ وہ مشقت کہ اس روزہ میں متوسط ہے مثلاً مریض کہ روزہ سے
 ہے کہ مریض زیادہ دیر میں تندرست ہو تو روزہ رکھے اور ایسا ہی تیمم اور حج میں زیادہ اور راجع مناسب اور
 شخص کہ سلاہ ہے اور کادہ کے چھپے۔ مثلاً کادہ میں چھپے کہ جس سے سر کو سردی نہ لگے اور پانی نہ

سو رخت پیچے اور تسری اوکو ٹوٹنے کو جو چٹنا ہے لڑکوں کی بے پردگی ہوتی ہے تو اسکو حکم کر گئیے کہ بڑھتے ہوئے
 نیکار دے گا نہ بیکار کے گا تو حکم سے نالیش کریں کہ اوکو چڑھنے سے منع کرے۔ اور یہ قاعدہ اور جو اس سے پہلے ہی
 ایک ہی ہے اور ان پر بہت قواعد متعلق ہیں۔ ضروریات سے منکورات مباح ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ہو کہ مین مردار کا کھانے مین
 اور کشتی کے پھانے کے لیے اگر اوسین بہت ہو جو ہو گیا ہے مسافروں کا مال تلف کر دینا اور جو آدمی فرض ادا کرے اور اسکا
 مال لے اہارت ایسے فرض مین لے لیا اور کھانے والے کو دینے کرنا اگر اس دفعہ مین وہ مارا نہیں جائے گا اس قاعدہ مین
 یہ بھی ہے کہ مخلوق حیب مباح کہ نقصان نہ ہو اگر مردہ ہیں تو اسکا کھانا باندہ نہیں ہے کہ اسکی حرمت اور غلطی مفسد
 کی حالت اگر مردہ ہو اور کشتی پر اسکو نہ کیا گیا اور نہ اسکو قتل کر گئیے تو جائز نہیں اگر قتل کر گیا تو گناہ گار ہو گا کہ اپنا
 قتل ہونا دوسرے کے قتل ہونے سے آسان ہے۔ بے کفن دفن کیا گیا تو اسکی کفن دینے کے لیے نہ ادا کرنا مین
 کیونکہ سرور مٹی سے ہو گیا اب صرف تک حرمت ہو نا ہے اور بے عمل دفن ہو گیا تو یہی حکم ہے اور قبر پر ناز پڑہ
 لیا جائے۔ اور مخلوق بقدر ضرورت مباح ہونا ہے جو فی تمام ضرورت کے لیے مباح نہیں ہے۔ اور مردار بقدر حدیثی کما یا جا
 کیونکہ وہ مردت کے لیے مباح ہے۔ اور جنگوں مین کھانے مین بار پے نہیں ہوتے مین مادار و نفاد اسکے گرد پڑتے
 ہن اور پیشاب اور منی کر تے مین تو نجاست طیل انہیں پڑ سکتا ہے۔ اور شہر کے کون مین یہ نہیں ہے اس لیے
 اور مین نجاست طیل مباح نہیں ہے۔ اور وضو کرنے والے کو واسطی مل گئے مانتا ہے اور غیر موسمی کو وہ بھی مانتا مین
 اور شہر کا خون اور سکے ق مین مباح ہے نہ اور کے لیے۔ اور ٹی ادمی قدر بدن پر باندھ جائے کہ ضرورت ہے
 اور سردی بھریر باندھی جائے۔ اور شافہ فرما نے ہیں کہ غزوں کو ایک صورت سے نکاح کر دینا کافی ہے کہ اسین
 رافع ہوتی ہے تہذیب و عذر سے باندہ ہوا وہ عذر کے جاتے رہنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جب پانی پر بند
 ہو تو تیم جائز ہوا اسکے سبب مسائل معروف و مشہور ہیں۔ ثالثہ ضرر کے ساتھ ضرر زائل نہیں ہوتا ہے اس لیے شریعت
 پر عار و احس نہیں ہے۔ اور جو شخص عارت بنانا چاہتا ہے اسکو کہا جائے کہ تو خراج کر اور جائداد کو لے تاہم نہایا
 اپنا حرج بلیوے۔ آدل جسٹ کہ حکم کا حکم نہو۔ دویم حکم کا حکم ہونا ضرور ہے۔ اور شریک بر تین مسئلوں مین عار و
 پر جبر ہو گا۔ ۱۔ بچے کی دیوار گر گئی تو تاکہ (طو) بالانا نہ کا ضرر نہ دیوار بنانے کا وسیع ہو گا ۲۔ ایک دیوار مین
 شریک ہے یا وسیع دوسرے کی کڑیاں مین اس لیے اس دیوار کے بنانے پر جبر ہو گا ۳۔ نیچے والے نے تو ایسا کر ڈیا یا
 تو اس پر جبر ہو گا کہ بنا سے درز بالانا نہ و ایک ضرر ہو گا۔ اور عملی پر اپنے غلام باندی کا نکاح کر دینے پر جبر نہ ہو گا اور
 ایک مفسد دوسرے مفسد کا کھانا نہ کھائے اور نہ اس کے مین سے کچھ کھائے۔ تنبیہ ضرر عام دفع ہو چیکے لیے

اور دوسرا یہ جو کہ اسے مار چڑھے اسکے ٹکس اور ٹیکر ناز بڑھے تو سر میں کھل جائے اور کڑھے ہو کر بڑھے فوٹر کھٹا ہے
تو ٹیکر ناز بڑھے اور نوبہا سکتا ہو سر کھلا رہا تو مار ہوگی۔ حاجت میں قیام نہیں کر سکتا اور گھومیں کر سکتا
تو حاجت میں جا اور ٹیکر ناز بڑھے مصطر کے پاس مل گیا اور میت پر تو میت کھالے مال غیر محرم کے پاس مرد اور زنا کا
شکار میں تھے کھالے اور شکار دھج کیا ہوا تو اور بھی ہتھیار اور مال غنیمت ہوئی پیدا دل ہے اور خضرہ اور آبی کر گزشتہ
سے بھی شکار دل ہے اس پر مرہ اگر اپنے کو گنگ بین ڈال دے یا میاڑ سے پھینک دے درہ بجو قتل کر دگا اور گنگ بین او
میلاڑ سے گئے ہیں کھات ہیں یہ کہ چھت ہو اختیار ہو کہ پھر کرے یا کرے اور قتل پر صبر کرے کیونکہ جو اسکے گمان میں آیا
ہو وہ کہہ کرے اور صابن کہتے ہیں کہ یہ پھر کرے کہ یہ پھر کرے تو اپنے ہاک ہونے میں جو دوسری کر گیا۔ اور حمار کی اگر گزشتہ
میں ہونے لگا تو جل دگا اور بالی میں گون تو ڈووں کا توہ اسکو آسان ہو دہ کرے اور صابن کہتے ہیں کہ مہر کرے۔
پھر اگر گنگ میں کر کر مل۔ اور نذرہ برقصاں ہے رہا رہے گزشتہ لازم ہوتا ہے قاعدہ خامس ماسک اور
کرنا تو نذرہ حاصل کر گزشتہ۔ ریز ایک امر میں فساد ہی ہے اور فائدہ ہی تو فساد دور کرے کیونکہ منہیات کے ترک پر بہت
فائدہ کے ثمرات کا راہ القعات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہوا کہ میرے ہم پر بعد رطابت عمل کر اور میر
کسی چیز سے منع کر دے تو وہ بالکل کر دے۔ اور کشف میں حضرت ہے ہی کا ذرہ ترک کر عبادت و حمان سے بھر ہے۔ اور
وہ مستحق کے لیے نذرانہ واجب ہوتا ہے اور نہیات اور کٹاؤں کے ارتکاب پر شام میں ہوتا ہے جسکے پاس لباس بتر
کے ہے۔ ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ اسما کرے اور عورت غسل کے لیے مردوں کے لباس بتر ہوا سے نہ منسل کرے تا بھر کریں
اور مردوں کے ساتھ غسل کرے نہ اس کا کیونکہ کماست کلی بہت قوی ہے اور عرووں میں عورت اس کا ہوا کہ مرد
مردوں میں اور عصبہ اور استساق میں ساتھ منہن ہے اور روزہ دار کو کڑوہ ہے۔ اور طہارت میں بال میں نخل
کرنا مذمت ہوا اور محرم کو کھار دے اور مسدود پر صحت غالب ہو تو مصلحت کما سے اور طہارت یا ستر یا استعمال قتل میں
کہ ہر مسدود اور ارشد تعالیٰ سے نکال احوال مساوات لازم ہے ہر بار اس سے مل کے ساتھ جائز ہے کہ طہارت
کی اس سے ہر غالب ہو کہ مسدود پر صحت غالب میں انسان کے لیے ہو تو مصلحت ہے جائز ہے اور روح کی اصلاح کے
لیے جائز ہے قاعدہ سادس حاجت بہرہ ضرورت جو عام ہو احصا ہو اس لیے احارہ کہ خلاف قیاس ہے جائز ہوا ہے
اور اگر کا احارہ گریہ میں ہو سکتا ہو۔ رحمہ صحت ہو ضاں درک طاف قیاس جائز ہے اور صحت میں قیاس جائز ہے کہ اگر
مردم کی سیج ہے استساع کام والے۔ کام ہوا اور عام میں مانگو معلوم نہیں کہ کنس دیر ٹرے گا اور او کیے یا کیے کا
استعمال سے بیع مال کا۔ کہ بیع مال کے لئے ہیں اور بیع مال کے لئے سکتا ہے ح منہا اس پر پیکر ہر دور

[illegible]

فصل عننا شرع سے نہادیں ہونا۔ تیرے ہر عرف غالب ہوتا ہے۔ ہم کہاتے کہ من فرش پر باپھڑے نہن شہو گنا
اور حرام۔ ہر روشنی نہ لو گنا زمین پر نہ بنایا دیوید کی ہر تنہی بل حاش نہر گا گو اللہ حالے نے زمین کو فرش اور
آسمان کو حرام فرمایا ہے اور گنہگاروں کے گناہوں کو مٹا دینا اس کے لئے ہے۔ مانت نہو گا گو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی گناہوں سے
میں جانور پر ہوا نہو گنا کا نہ ہر ہوا ہوا جانور نہو گا گو کا کہ اللہ نے جانور فرمایا ہے ایسا ہی آسمان کو بھی
چہ نہ فرمایا ہے میں حمت کے چچے رہنہن گناہ آسمان کے نیچے مینے سے مانت نہو گا۔ ہر گئی مسکون میں شرع غرض
سرمقدم ہے۔ ہم کہاتے کہ میں نار نہیں بڑھو گنا گناہ حارہ سے مانت نہو گا اور مردہ نہو گنا مطلق اس کے سے نہن
ہوید ہوتا ہو میں اس سے عورت سے نکاح کاروں کا مرد اہل سے مانت نہن ہوتا ہے مینک عقد خاص نہو۔ اور کہیا
کہ من اپنی ہر سے نکاح نہو گنا تو دہلی ریاست ہو گا (پر ہندوستان میں نکاح عقد خاص ہر ہوتے ہیں۔ تو ہمال
زمینیں گئی تو ملک ہے) اس نے نہو کہیا ہر علم ہو گیا طلاس ہو گئی کہ رویت (دیکھنے سے علم مراد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یا حسین اور عادت ہو کر کافر و مسلمان کے مقابل میں آئے تو اسکو ایمان دیتے ہیں تو اسوقت مسلمانوں پر حرام ہے کہ مسلمان کی
 آماجھ کوٹ کر عادت امام مسلمان شرط ہے سکر نکالنے کے لیے جو بولنا کر اپنے اور (فار) لیکر سے لالہ بی نکالنے کی عادت
 دس تو لکھ ہو گئی اور سب بگڑی ہوئی ہے تو دین حکم کہ معروف منبر و مشروط شرعی ہوا دسک سال کی گواہی ہو گئی ہو گئی ہو گئی
 لومنی کی قیمت دیکھا۔ اور عادت میں شرط ہاں کر لی ہے تو ضمان دیکھا۔ اب نے بیٹی کے لیے حیز دیا اور اب باقی سب
 عادت دیا تھا اور گواہ نہیں ہیں اگر عرب ہر سنے کہ مایہ خیر ملک دیا کر اچھ عادت تو اسکا قول قبول نہیں ہے درہ قبول
 ہو گا۔ اور اگر موسیٰ و ہر کا آدمی ہے تو بھی اسکا قول قبول ہے اور عورت کے مرنے کے بعد روج کا قول قبول ہے اور اب
 گواہ گراہ سکتا ہے کہ کھلا ہر حال روج کے موافق ہے۔ اور عورت ہر ملکہ کا عرف ہے۔ ح نہ اہل اور قواعد پر معنی کو تو سے
 یہاں ہر ہنس ہے مفتی پر لازم ہو کہ نقل صریح و راست کہہ دے۔ حکم اشیا و اطراف عادت پر ہے۔ اگر مارا رذن میں غالب حلال ہے
 تو (سوال) احتساب واجب نہیں ہے اگر غالب حرام ہے یا ہر حص جو یا ہے لے لیتا ہوا در طلال حرام میں کچھ شامل نہیں
 کر رہے تو احتساب ہر گز۔ گداہ یا ہوا تو اسکے ساتھ اسکا جان و کسئی وغیرہ سب دیکھا۔ حال کا وجہ لینا عرف ہے کہ گناہ تک
 پہنچا سے دروازے تک ماندر گریں۔ مول سے اپنا غلام و لاجو کو سونیا کہ کپڑہ بٹاسکا دے جب وہ سیکر چکا اور اڑت
 کیسے لیے مقرر رہیں ہوئی تھی اب استاد تو مول سے اور مول استاد سے احرب مانگتا ہے تو اس شہر کے عرف پر حکم ہو گا
 اگر استاد کے موافق ہے تو اس تعلیم کی اُحرب مول استاد کو دیکھا اور اگر مول کے موافق ہے تو اس غلام کا اجر مثل استاد کے
 مول کو دلائیے گے۔ اور اپنا بیٹا کام سکھنے پر داتا ہو ہی حکم ہے۔ اکثر مارا ردا لے جو کہ اس سب کے لیے مقرر کرنے ہیں تو
 کو کوئی اسے راضی ہو سب اسکی اُحرب دینگے حوالہ ہو کہ اس کے کپڑے بر سوت داتا و سرنا عرف جائز ہے محنت عام
 وہ عرف ہر سنے کہ الفاظ کے ساتھ سابق اور قدیم سے جاری ہو وہ کلاب کوئی نکالے۔ جو عرف کہ اب ماضی ہوا ہے
 اسکا اعتبار نہیں۔ اسی لے معامات میں عرف کا اعتبار ہے و ملحق میں (اگر زیاد لے گا تو میں ہر ادیس و دد لگا شالہ
 تبلیغ عام رہتی ہے عرف سے خاص نہیں ہوتی ہے مرد نے سفر کا قصد کیا عورت لے اسکو قسم دی کہ کوئی بادی خرم
 لائے اسے کہ کا دہار یہ کہ میں جہ دن ارادہ اور اسے ہر بیٹ کی کہ کل سفید قاریہ (یعنی کسی جو جاری ہے) نواسک
 رت۔ عمل ہو گا اور کوئی اندی آرا و ہوگی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے ولا الجواہر الملتصقات فی البیوت کالاعلام کہ ہو کر
 اسکی جو خاص قسم دیے میں ظالمی اور وہ مظلوم ہے اور مظلوم کی بیت ہر سنے طرف دے کہ کل امراتہ انروح علیک
 اور سنے ہر کہ اور بیت مل رہتے ہیں تو بیت نہال کے کو کو علیک کے مصلحت رہتے ہیں کہ رذن بر تیرے سر ہر تیرے ہونا
 حیز ہر اور اترامین میں عرف ہر کہ اترامین سابق کی خبر دیتا ہے اور عرف غالب ہر وجوب مقدم ہے۔ درہم کا

ہندون کے درہم اور آئین کے دینے کے زیادہ دنوں کے سبب بنائے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ حال کے حکم کا کہ اپنے ہر مین ہر اقل طور
تو یہ تاسد ہے اگر مثل لارم اوگیا۔ امر مسی۔ اور پیشی والے کے ہر مین لیمبا بالنس منع ہے۔ اور سبب بالوفا حاجت کو
لے جائز کی گئی ہے تاروا لیمبا ویسے سے محسن۔ اہل بلغ اجارہ اور دین کے عبادہ والی ہے کہ انکو جائز نہیں ہے اور اہل
ناری اچارہ طریقہ کو کرتے ہیں جو درختوں میں نہیں ہو سکتا ہے تو بالفرد سبب دعا کے لیے مضطر ہوے۔ اور اگر
خیر کی تفریق ہوتی ہے اسکا مکمل وسیع ہو جاتا ہے۔ حامل ہر ہے کہ عرف خاص کا اختیار نہیں ہے۔ مگر بہت مستحق اسکا اختیار
مسی کیا ہے۔ واسا قنار پر دوکانوں میں ایک طوطہ بناتے ہیں اسکا ہر لارم ہو گیا ہے تو یہ طوطہ دوکان سے متعلق حق
ہو گیا ہے تو مالک اور ٹھکانہ سے نکال نہیں سکتا ہے اور نہ کسی اور کو گراہ دے سکتا ہے۔ اور سلطان غوری
نہار دین کے لیے ہر طوطہ بناتے ہیں اور اسکو اسکے اندر نہ کے لیے وقف کھیتے ہیں۔ چنانچہ عرف خاص میں فقہا
مصر نے یہ پیرا ہے کہ ذبیحہ الون سے کچھ نہ کچھ لیتے رہتے ہیں۔ اسکو اپنے پیمان تعارف کیا ہے چاہے کہ جائز ہو جائے
اگر کہہ دیا تو مالک نہ ہوگا بول دلا توتہ الا اللہ العلیٰ العظیم مصر کے کئی مسائل پر عمل کیا ہے ایک ہر ہے کہ ہر کچھ
من سبزی ہی داخل ہوتی ہے کہ نہ کہ گہر کئی درجہ کا پوتا ہے نیز اسکی کثرت متاع میں ہو سکتا ہے۔ وانشاء قلم
علا تم واسلم۔

النوع الثانی قواعد اولیٰ۔ ایک احتیاد دوسرے احتیاد سے رفع نہیں ہوتا ہے۔ اجماع اسکی
دلیل ہے جسٹر اور کر نے کوئی حکم کیے اور جسٹر عمرے اسکے کو خلاف کیا ہر دو مکمل نقص نہیں کیا کیونکہ احتیاد ثانی
احتیاد اول ہر قوی نہیں ہے۔ اور اس صورت میں کوئی ثاب نہیں رہ سکتا ہر وقت بدلنے میں بہت تکلیف ہے
اور اجتہاد ثانی مثل احتیاد اول ہے ہر اول کے ساتھ متناقض ہوید ہو گئی ہے تو کم درجہ والا نہیں توڑ سکتا ہے۔ اور
اول کو سوار ستھ کے اور کچھ برج میں ہے ای لیے قبل کی حجت من اگر خط معلوم ہو سے تو دوسری طرف متاثر
ہو سکتا ہے جو بیان ہو کہ ہر رکعت یا طرف پڑھ سکتا ہے۔ ایک رکعت ایک طرف پڑھ کر دوسری طرف پڑھ گیا ہر رکعت
ہوئی کہ ہر رکعت پہلی پڑھی تھی اور ہر رکعت پہلی کوئی کہتا ہو یا جاسے کوئی کہتا ہے کہ ہر سے۔ متقاضی ہے
کسی کی گواہی ماسبق یا کر رکردی اسے وہ تو کہہ کیا ہو ہر اسکی گواہی تو ال ہوگی کہ کوئی اب اسکی گواہی
بول کرے میں ایک اجتہاد دوسرے اعماد سے لیتا ہے سواد لڑکے اور غلام اور کافر اور غصے کے اور کھیل
کو ای جو کسی سبب سے مقبول ہوئی ہو اور وہ بہت زائل ہو گیا ہو اس مقصد نہ زن قبول نہ ہوگی۔ سو کہتر سے ہیں
ایک پاک ہر معلوم ہس کہ کو سنا ہے اب تری کر کے ایک بین کار پڑھ لے اور بعد نماز معلوم ہو کہ دوسرا پاک ہے تو

ہر ہر ہو سکتا ہے اور خواتین احرام میں لے سکتا ہے کلم قاسمی نے موافق تسبیح جاری نہیں ہے اسی پر رد ہو گا۔
 اتفاقاً عدد الثانیۃ۔ اذاجتمع الحلال الحرام غلب الحرام۔ ایک شے کہ حلال ہے اور حرام بھی ہونے کا گمان ہو تو حرام ہوئے
 حکم کیا جائیگا۔ اور جب ایک شے میں حرام ہونے کی دلیل ہو اور حلال ہونے کی دلیل ہو تو حرام ہوئے پر عمل کیا جائیگا۔
 عمارۃ اولی مدینہ پر کو بہت محدثین نے روایت کی ہے عراقی کہتے ہیں کہ اس کی کچھ اصل اور سند نہیں ہے اور معتقی اسے
 ضعیف کہتے ہیں اور عبدالرزاق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ قول بخوف ہے۔ اور یہی ہے اسکو مروعا یا
 کہا ہو۔ دو دلیل ایک چیز پر ہر ایک حرام ہونے کی اور دوسرے مباح ہونے کی تو حرام ہونے پر عمل ہو گا۔ اور اصول پر
 یہ دلیل ہے کہ نسخ حکم ہو چکا ہے کہ کوئی اصل ہر شے کی یا مفسد ہو تو اعتبار اصل کے ہر شے مباح ہو اب دلیل حرمت پیدا
 ہوئی تو اباحت اصلی نسخ ہوئی اب دوبارہ اباحت کی دلیل پیدا ہوئی اور یہ حرمت نسخ ہوئی تو ایک شے پر دو
 مانع دار ہو جو اسکا حکم مقرر ہے۔ اور دلیل مسیح اگر ہے تو موافق اصل کے ہو اور کسی صبر کی مانع نہیں ہے۔ اگر ہم یہاں
 وادیر سنا طاعن ہو گا کیونکہ اب اسکا کوئی مانع نہیں ہے۔ اور حضرت عثمان سے جو یہاں گیا کہ دو نہیں با ندی حرمت لگایا
 تو حکم ایک یس دووں سے جنت فار ہے یا نہیں اور ایک آیت تو اسکی۔ صبر کی ہے اور دوسری آیت اسکی ملہ
 کح ہے تو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ ہم صبر مند کہہ رہے ہیں۔ دو حدیث ہیں ایک یہ کہ میں دالی سے اس کے اوپر
 صبر ہو اور دوسری یہ کہ سوا صبر کے سب کو کہہ سکتا تو اول سے ثابت ہو کہ اس کے مانع سے گشتہ تک مساس حرام ہے اور
 دوسری حدیث سے ثابت ہو کہ سوا صبر کے مساس اسکا بھی صبر ہے تو احتیاطاً اسکے لئے حرمت ہوئی۔ اس پر تو
 امام محمد اور امام احمد کے سب کا اتفاق ہے۔ ایک خانہ کا باب یا مائل ہے اور دوسرا حرام ہے تو بلحاظ حرام ہر با نور بھی ہو
 ہو گا کسی پر لٹا نہ گیا اور یہ جو ہو او وہ حرام ہو گا اسی لئے کہ باوجود شے پر لٹا نہ گیا تو حرام ہوا۔ اور خانہ کا با ندی ہوا
 جو بڑا اور چھوٹا وہ ترمانی نہیں ہو سکتی کہ وحشی کا اعتبار ہو گا۔ اور دو کہتے معلم اور غیر معلم یا ایک مسلمان کا کتا یا کتہ
 موسی کا کتا یا ایک مسلمان کا کتا اور دوسرے پر کہ ایک شکار پر لڑا اور وہ مر گیا تو وہ حرام ہے مسلمان
 ہاتھ من پوری جو اس شروع شروع کیا تو موسیٰ خدا کا ہاتھ پکڑے حد کی (پہری لگے پر چلائی) اور مسلمان جو
 کماں کیجے سکا موسیٰ سے اسکی حد اور کماں دو نوٹے کیج کر تیر چلا یا تو شکار حرام ہے اور وہ مع حرام ہے۔ اور شکار
 ہادی سے دلی جائز نہیں ہے کہ درخت حرم میں بین اور کچھ مل میں تو درخت کی ڈالیاں چڑھنے تال ہیں۔ ۱۔ جڑ آ
 حرم میں ہے اور ڈالیاں مل میں بین کاٹنے کا تو قیمت و درخت کے دہکا ۲۔ جڑ مل میں ہے اور ڈالیاں حرم میں م
 وچھلنے پر ۳۔ جڑ اور کھانڈنے کے اور نہ ڈالی توڑنے کے۔ ۳۔ کچھ جڑ مل میں ہے اور کچھ حرم میں ہے اور

تو مستحق اجرت ہر ماہ نہیں اور کس قدر کا یہ حکم کہین نہیں یا اگیا۔ اور کفار اور بڑا شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوا۔ ۱۶۔
 ح۔ مگر ابراہیم فاسد فاسد ہوتا ہے اور کرایہ اور زمانہ نقد میں یہ کہہ کہ ہم ہر مہینے میں اتنا دینگے کہ اس کا
 کرایہ اور زمانہ نقد جاری ہوگا۔ اور ہر طرف فاسد سے فاسد نہیں ہوتا ہے۔ اجنبی اور وارث کے لیے وصیت کی
 اجنبی نصف وصیت لگا اور وارث بے نصیب۔ قائل اور اجنبی کو وصیت کہہ تو بھی یہی حکم ہے دین کا یا جن کا اقرار
 اجنبی اور وارث کے لیے کیا تو نہ وارث کے لیے ہوگا اور نہ اجنبی کے لیے گواہی اٹل کے ساتھ گواہی جائز میں اٹل کے
 اپنے حساب کے مطابق کے لیے وصیت کیا اب وارث مگر میں اور جوت وصیت کے لیے وہ آدمی گواہ کرے کہ
 ادنیٰ ادا و اس میں شامل ہے تو بہر تہاد اٹل ہے۔ مثلاً گواہی دی کہ اس شخص نے جاری ۱۰۰ رطلان جو رت کو
 قذف کیا تھا قاذو و رت کیلئے بھی گواہی مار سوں۔ حساب کے فقیران روحت کیا اور وارث میں سے دو سے گواہی
 دی تو گواہی جائز اور یہ قول امام ابو یوسف کا ہے۔ ۱۰ رطلان قول امام محمد جائز ہوگی کیونکہ ابو یوسف بعض امر میں
 قول کرتے ہیں اور بعض میں نہیں کرتے ہیں۔ اور امام محمد اٹل کرتے ہیں۔ بہائی اور بہن کے دعویٰ پر اٹل
 شہدہ ایک اور شخص سے گواہی دی تو گواہی اٹل اٹل ہے نہ بہن کے لیے نہ بہان کے لیے اور نہ شہدہ کے اور نہ غیر کے
 لیے اس لیے کہ شہادت امر واحد ہے جب بعض کے لیے اٹل ہو کر کے لیے اٹل جس کے لیے اسکی شہادت اٹل ہے اور دوسرے
 کے لیے نہیں ہونے کے لیے گواہی اٹل ہے۔ عداوت دوسری سے گواہی تول نہیں ہوتی ہے۔ عداوت ہر قائم ہو یا ہو
 اس واسطے کہ عداوت نفس ہے اور اسکی تجزی نہیں ہوتی ہے۔ دو گواہ ایک موافق دوسرے اور دوسرا نصف گواہ ہے
 گواہی اٹل ہے۔ اہل مد میں ایک ایسا ہے کہ اس کے لیے ماضی مضامین کہ سکھانے والی کے لیے بھی کہہ سکتا ہے
 تمام مہینے کے روزے کی نیت کی تو سوائے اول روزہ کے اور سب مہینے کی بیت اٹل ہے۔ چارہ میں مذکور اور
 حرکہ کی نیت کی تو صرف وہ کی مار جائز ہوگی۔ پیشاب کا اثر ماہرہ نہ کیا اور ہر سو گیا اور اسلام ہو گیا اور کھلی انگلی
 اور کمر شہ کو گلی بھرت چیلنے سے پاک نہ کا کہ کو پیشاب (فکر) یہاں سے پاک نہیں ہوتا ہے تو مہنی ہو پاک نہ کی
 اور مدی بھی چیلنے سے پاک ہیں ہوں ہے گر۔ کہ مہنی کے ساتھ گلی ہو پاک ہو سکتی ہے اپنی زبرد اور یہ صورت کہ
 ملاں۔ یا اسکی زبرد پر ملاں ہو جائیگی۔ حار ملاں دی تو میں طلاق ہو جائیگی جو اسکی ملک پر ہے۔ اسے عاریتہ یہ
 کہ گردی کرے گلا اور جس مقدار کہ مارتا راہو ہر گردی کہایا تہ۔ ۱۰ رطلان اور شہدہ کیا تھا اور اس کے خلاف کیا
 تو پاک (مہر) مہر سے یا مہر سے نہیں آگیا۔ اگر بہت رگرو کی کہنے کو کہا تھا اور مہر بہت ہے۔ کم رگرو کی
 یا زیادہ رگرو کی یا ایک کو کہ خلاف مہر کیا۔ (بہر) واقعہ شہدہ لگان کہ سال بہر سے زیادہ آریہ نہیں اوس نے

کے بعض اٹل میں سے

خلاف ہے

یا کسی کے دودھ کے ساتھ مل گیا حالت ہو یا دودھوں برابر ہوں تو حرمت ہوگی اور دودھ عورت کا دودھ ہو تو دودھ سے صرف
 ہوگی اس اعتبار غلبہ اور عدم غلبہ کا نہیں رہا۔ یہ بیٹھنے والے کا مال اکثر طالع ہے تو یہ لینا جائز ہے اور مال حرام غالب
 ہے تو جائز نہیں ہے اور جب تک یہ رکھے کہ مال طالع ہے میں وارث ہوا ہوں یا میں نے قرض لیا ہے نہ کما ہے۔ اور
 بادشاہی (حاکم) و قلم و غیرہ اس میں سے لینا ہے کہ اس نے حاجات کی چیزیں خرید لیا کرے اور اسی مال سے ادا
 کر دیا کرے مگر اس مال پر تحریر کرے اگر دل میں حلت غالب ہے تو یوں کرے اور کما دے در نہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے دل سے تنوی لیا جائے۔ اور جس کے دل میں تنوی اور مغالی ہوتی ہے وہ تنورات قابل
 اپنی فراست سے طاعت اور صفت کا اور رک کر لیتا ہو اس کے لئے مردوں کے ساتھ جنگل کو تیر ل گئے جو کسی کی ملک میں ہیں
 ان کا کسی نافرمان میں ہے مگر وہ اگر کسی کا زمین کو ترخانہ پایا تو اس کی حفاظت جائز ہے اور دانہ ڈالنا جائز ہے۔ اور کسی
 کو ترانے کو تیردن کے ساتھ مل گئے تو ان کو نہ کرے اور اس کا مال کا حکم مالک کو واپس دیدیے۔ ۱- اسکو بہ
 گمان ہو کہ بازار میں اکثر معاملہ فاسد ہوتے ہیں اگر حرمت غالب ہے تو نہ خریدے اور خرید لیا تو حلال ہوگا۔ اور دال جو ز
 بکواسا ہے ہزار برس لیتا ہو تو یہ جو زمین مباح ہے۔ اور قضا کی ہو کر چھینا ہے اور او میں اپنا حق کر کے گوشت لیتا ہے
 اور حسب عادت ایک راضی ہوتا ہے تو خرید جائز ہے اور (قارم) جو اکیلے والوں کے لئے ہیں اور جو ز جو بے میں لیے
 ہیں خرید جائز نہیں ہے۔ تہر میں حلال و حرام مل گئے ہیں تو خریدنا اور لینا جائز ہے جب تک کہ حرمت پر دلیل قائم
 نہ ہو۔ طالع عورت اور حرام عورت نکاح میں جمع ہوتے تو طالع جائز ہے حرام نکال دے مثل محرم عورت یا جو عورت
 باہر پرست عورت یا طلاق وال یا کسی کی زوجہ منکوحہ یا جو کسی حرمت میں ہو باندی اور حرہ کو ایک عقد میں نکاح
 کیا تو وہ نکاح ہی باطل ہے حرام چیز ہر باندی تو دس درم واجب ہونگے مثلاً خمر وغیرہ اور خلع ہی ایسا ہی جو پیش ط
 سے نکاح اور خلع باطل نہیں ہوتا ہے۔ دل نے یا دوائے ہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا صحیح ہے۔ عقہ بیع میں طلاق
 حرام ہر جو اور حرام ال نہیں ہے مثل مرد اور بیوہ اور غلام اور تارا تو جو کہ حرام قوی ہے طالع میں بھی بطلان ہوتا
 کر لیا بیع و فسخ ناجائز ہوگی اور فی الجملہ یا بھت ہے مثلاً سرکہ اور شراب یا سر اور غلام تو فساد غالب ہوگا۔ اور ہر کہ
 غلام یک جائیداد کا۔ اور ایک اور وقف میں بھی ملک یک جا ملے۔ اور مسجد عامہ کا و مثل حر ہے اور مسجد عامہ پر
 مثل مدیر ہے۔ خاشر جو تین دن سے زیادہ ہو تو بیع باطل ہے تین دن کے اندر اگر جائز کر لے تو بیع صحیح ہوگی در نہ
 نہیں۔ بھول اور معلوم خاکر بچا بھول کی بھال سے نزع پیدا نہیں ہوتی ہے تو سب میں بیع جائز ہے در نہ نہیں۔
 اور امانہ بھی مثل بیع اور جو لاہر سے کما کہ اتنی اجرت یہ کہ وہ اس مال و عرض کا بے دہن سے کم طول یا عرض

سارا برائے امام کی راہ پر چلنے والا نہ ہوں میں مصروف ہوں۔ اور ایک کار پر اور ایک گار پر سوار ہو کر
 نہ لیفہ نہ جنت و نہ تو تر کر کے کہ او کو کافی ہو سے اور اہل غوث کو دیکر جو کچھ وہ مسلمانوں کو تقسیم کر دے اور جو کم
 ہو جائے تو اشد سالی اور سب کچھ زلیخہ نہ مال بیت المال کو تقسیم کر کے دے کہ ہر ایک کو ایک حصہ کے لئے ہے
 یہ مقرر کیا گیا ہے اور ایک در سر سے سے طے نہ پاوے کہ ہر قسم کا حکم ہذا لازم ہے اور امام پر واجب ہے کہ اشد قہر سے
 سے ڈر کر ادا نہ کرے اور ہر شئی اور رعایت دیوے نہ اور سب کو وہ اب انہیں کی جو ملائگی تو اشد سبب لینے والا ہے۔
 حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مال برابر تقسیم کر دیا اور اسے گوشت نہ پڑا کہ کھانے سے سب کو برابر دیا حالانکہ اس میں بہت
 ایسے ہیں کہ او کو مسئلہ ہو اور سبقت ہو اور تمام مسلمان اگر او کو ملے گا ان کی فضیلت نہ ماوہ دینے تو تر تھا مگر نے
 جواب دیا کہ فی حدیث اور حقیقت اور تمام مسلمان برابر ہو کر فی حدیث انہیں اور ہر قسم کے کھانے اور مسکنات تو اب اشد قہر سے
 اور ہر رعایت ہے انہیں ہر قسم کے برابر ہو کر ہے۔ اور جب حضرت عمرؓ سے تو انہوں نے ہر ایک کو برابر دیا
 نہ سبب اور نہ دیکھا وہ راہ اور کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جواب دیا اور
 انہوں نے اور دیکھے سادہ کر ہوا و کما برابر میں ہو سکتے ہیں سو ہا میں اور انھارو سابق اور تمام مسلمان اسے
 میں اے میں میں انہوں نے بار بار درم مقرر کیے اور جو اشیاء کم میں ان کے ان کے رہنے کے مواقع مقرر کیا
 مشر او کیے یہ مقرر کیا کہ او کیے تفصیل یہ قابل سے جائز ہے غنی ہو یا فقیر ہو۔ اگر وہ فقیر ہے تو بائیس سہ سلطان کے
 فنان میں ہے اور اگر کو گھر ہے وہ سلطان بیت المال خراج میں سے بیت المال سہ سے لینے همان دیکھا مقرر کر
 دیا جائے۔ فقیر جو کم نام کا ہے اس پر ہے وہ عوامی شیع کے ذریعہ جاری ہو گا اور ہو گا۔ اور امام جب تک کہ اسے
 نہ کتنے سے کو نہیں لے سکا ہے۔ سلطان نے حکم دیا کہ شہر میں سے کچھ زمینیں یہ مسجود کے لیے دوکان میں سامی حائین
 نا آئی مسجد بنائیں اگر وہ شہر آباد سے فتح ہوا ہے اور رستہ میں ہی کچھ تکلیف اور سرج ہو گا اور کو گھر چھ مسلمان
 کی تفصیل بیان کیے اور صلیح ہوا ہے تو دسین ماکون کے حقوق پر سوز تا کم سرینگی حکم سلطان تمیل ہدیہ اسلما
 ایک شخص کے نام پر مضافہ و نذر شاہی میں لکھا ہوا ہے درمیں چوڑ کر مر گیا اب میں صلح ہوئی کہ ایک کا نام
 دنتر میں لکھا جائے اور دوسرا اچھے نصیب رہے اور سکا نام دنتر میں ہے وہ اسکو کچھ دینا رہے تو یہ صلح اہل حق
 اور بدل صلح واپس اور عطا او سیکو قرار دیا جس کا نام دیوان میں لکھا ہوا ہے۔ کیونکہ عطا امام کے مقرر کر رہے تھے
 ہوتا ہے داسین ہوا مندی سے مگر سلطان اس شخص کو خلیفہ سے خود باطل کر کے گامتق کا محرم کرنا اور غیر شخص
 نوادگی مقرر کرنا تنبیہ۔ فاضل مال تیم میں ابو ترک اور وقف میں مصلحت پر کام کر لگاؤ رنج و صبر ہو گا نہ نیست کی

ایک ہو گیا اور قصہ آخر ہوا تو جائز نہ ہو گا اور فضولی نے ایک عورت کا ہر نمائندی نکاح کر دیا پر روج نے اس کو اپنے کام کر دینے
 کے لیے دکیل بنی کیا اور کہا کہ میں نے تیرا نکاح کیا جو اور دیا تو وہ نکاح نہ ٹوٹے گا۔ پر فضولی نے اسی عورت سے
 ہر اس کا نکاح کر دیا تو نکاح اہل منع ہو گیا۔ گیہوں کے گون حریت سے اور بائع کو حکم کیا کہ تیرے لیے دیکر کے لیے صحت ہو گا
 اور اگر تیرا دیکر حکم کیا کہ اب کراہین ہر دوسے تو صحیح ہے کہ بائع مشتری کا دکیل باقبض نہیں ہو سکتا ہے اور ہر
 ہو سکتا ہو۔ بے دیکر کے کوئی تیر خریدے اور کسی کو دکیل باقبض کیا دکیل نے اپنا اختیار رویت ساقط کر دیا تو مکمل کا
 غار رویت ماقی رہا۔ اور اگر دکیل سے دیکر قبضہ کر لیا تو مکمل کا خیاء رویت ساقط ہو گیا۔ اور اسی قاعدہ میں ہے
 کہ ابتدا اور اسکی بجا زت (مستلیم بالیہارین) کافی نہیں رہتی ہے اور اس کا کافی ہو جاتی ہے۔ امام نے قاضی
 کو (خلفہ) نائب بنائے کا اختیار نہیں دیا تھا پر اس نے کسی کو نائب بنایا اور اس نے فعلیہ کیے اور اس میں یہاں قاضی
 ہو گئے ہے اور قاضی نے اس کے فعلیہ جاری بھی کر دیے تو صحیح ہو گیا۔ دکیل با بیع دوسرے کو دکیل نہیں کر سکتا
 پر اگر حصول دہی چیز جو اس کے جسکے بیچے کا یہ ہو گئی ہو اتھا تو اس کو جائز کر سکتا ہے۔ تو بیع فضولی اور جائز
 نہیں ہے اور اتھا جائز ہو سکتی ہے۔ قاضی کو ہفتہ میں صرف دو دن کام کرنے کا اختیار ہے اس سے گزر کر
 میں ہی کام کیا اور اسکی فوت کے دو دن آگئے تو جائز ہو گیا۔ خاست ابتدا قاضی ہو سکتا ہے۔ ابتدا جائز
 ہا پر قاضی ہو گیا منقول ہو جائے گا۔ مازون ہر گاہ گیا تو اس پر حرم ہو گا اور این کو اجازت دی صحیح ہے۔
 انفا عقدہ الحائستہ۔ امام رحمت پر مصلحت سے کام اور احکام جاری کرتا ہے۔ جس مصلحت کا کوئی دل نہ ہو گا امام
 قائل کو احکام نہیں کر سکتا ہے باقصاص نہ کر لگا مصلح کر لگا کیونکہ امام شریعت نگران رہتا ہے اور منحن کے لیے
 معافی میں کچھ شریعت نہیں ہے۔ حضرت کر کے میں کہ اللہ تعالیٰ کے مال پر ایسا معر ہو جو کہ تعلیم کے مال
 پر جو ان معر ہوتی ہے نکو حاجت ہونی ہے زمین اسی میں سے لیتا ہوں اور بعد فراغت و البس کر دیتا
 اور نہ ہوتا ہوں تو کچھ نہیں لیتا ہوں۔ اور حضرت عمر نے عارب بن یاسر کو ناز اور جہاد پر بھیجا اور برا لفظ
 مسعود کو فاسی کیا اور بیت المال دیا اور عثمان بن حنیف کو رمن کی پچاس برس فر دیا۔ اور اس کے لیے ایک
 بکری بیت المال میں سے معر کی نصف اوہ پیٹ مار کے لیے اور ابھار بیع عبد اللہ کے لیے اور ایک ربح
 عثمان کے لیے۔ میں اور تم اس مال میں بمنزلہ ولی تم کے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تو کرے وہ (عقبتہ)
 کرے۔ (کہ نہ لے) اور جو فقیر ہے بجا حجت دوسو کر کے اور خدا کی قسم جس سر زمین میں ہر روز ایک کر
 اباس مستطرد و ران و تہا ہوگی۔ اسی لیے امام کو اوروں سے زیادہ لبا جائز نہیں ہے اور زیادہ اور

اور سب سے ساقط ہونا جو اس طرح مرد و عورت اور بچے میں وہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ سوئے ہوئے کو فوج کیا اور کہا کہ میں نے اس کو
مردہ فوج کیا تا تو قصاص نہ ہوگا دیکھ آئے گی۔ اور حکم قصاص ہونے کے بعد عامل مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط اور دوسرے
واجب کسی سے کیا کہ جو قتل کر دے قتل کیا تو قصاص نہ ہوگا اور صبح پہ پہ کو دیت بھی ہوگی میرے غلام کو یا میرے ہاتھ
کو یا میرے پیٹ کو ۱۔ رے یا قتل کر دے قتل کیا تو سوا غلام کے سب میں موت ہوگی ۲۔ زخم میں کچھ نہی نہیں
اور چوٹے بیٹے کے قتل میں قصاص ہے۔ قاتل کو یہ علم نہیں کہ کو نہیں قتل ہمیشہ کے لیے عفو الہی ہو موقوف ہو۔ میں
اور میں نے کئی قتل کیا اور تو بکر کے ہر گواہی دے کہ دل ہنسنے کو مان کیا تو ہر گواہی قبول نہیں ہے پر دو گواہ گزین
تو یہ تیسرا مانو دے ہی معاف ہوگا۔ قصاص ہوا سے سات سال کے قتل محدود ہے ۱۔ کافی قصاص ہے علم ہو کہ تیسرے محدود
۲۔ حدود کی درانت نہیں قصاص میں درانت ہے ۳۔ مرد و عورت کو دھت ہو عورتیں ہو سکتا ہے جو قتل میں ہو سکتا ہے
۴۔ تادیب ایام قتل کے شہادت کی مانع نہیں ہے اور مرد و عورت مانع ہو اور زندقہ میں بھی مانع ہے ۵۔ گوگر کے اشارہ
اور لکھنے سے قتل شرعی ہوتا ہے نہ حدود ۶۔ شفاعت قتل میں قبول ہے نہ حدود میں ۷۔ سوا حد قتل کے سب محدود ہیں
و عوی ضرور ہیں قصاص میں دعوئی ضرور ہے جلیہ سب سے بھی نفیر ثابت ہوتی ہے اس لیے نفیر قتل میں بھی
ہوتی ہے اور دوسرے طرف بھی ہوتا ہے اور کول سے کم ہوتا ہے اور سب سے سوا کا ہارہ انظار کے سوا کا ہارہ مانع ہوتا ہے
قاہرہ ۵ سا جہ۔ عرض حق ازاد پر قبضہ نہیں ہو سکتا ہے اگر کوئی عصب کرے تو ضمان نہیں ہے گویا یہ کسی کا نہیں
کر کے لے گیا یا پاک یا بیمار سے مر گیا جو ضمان نہیں ہے۔ کل سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا مٹی جگہ بھاڑنے سے کہ وہاں
امراض نہ ہار وغیرہ بہت ہیں مر گیا تو ضمان اتفاق ہے نہ ضمان غضب یا قتل پر قصاص کے دیت ہے۔ اور جو کہ کمال تلک کر
تو ضمان دیگا اور عام غضب اتفاق میں دونوں ضمان دیگا مرد سے یا تلک دہلی کی اور حل رہ گیا اور نہ چکی بلی
مر گئی تو دیت ہوگی۔ مرد اگر راہ پر رانی ہو گئی رانی پر مر نہیں ہے اور رانی کا کہ ہے تو نہ مرے اور نہ دیت ہے اس سے
عورت پر دعوئی میں اور وہ ایک کے گھر میں ہو یا ایک نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ بھی مستحق ہے کہ یہ اس کے قتل کے
سبقت کی دلیل ہے اور زہ اور جواو کے یا اس پر وہ زہ کی قبضہ میں ہے۔ ایک گھر میں عورت ہو اور وہ اس کو اپنی عورت
کہتا ہے اور ایک شخص باہر اس کا مدعی ہے اور عورت اس کی تصدیق کرتی ہے تو حکم گروالی کے لیے ہوگا۔ اس سے مرد پر
قبضہ بھانت خانہ ثابت ہوتا ہے۔

قاعدہ ثانی جب دو امر ایک نفس کے ہو چکا مقصود ایک ہی ہو مختلف ہو ایک دوسرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔
جب حدت اور ضمانت باجماعت اور حد میں جمع ہوں ایک ہی نفس کافی ہے۔ نحر میں سوا فوج کے مساعی کیا اور ایک

مہر لازم ہوگا کہ کوہی و دوبارہ اسی ملک پر وارد ہوئی ہے اور شہرہ الاستیساہ پر توہرولی پر ہر پہلے کہ ہر وہی ملک پر پہلے
 اور اٹھ لاکھ بیس ہزار روپے کی اور تالی منشا ایک شہر کہ بہتر مسک باغی ہے وہی کی باغی ہے را کہ کے اور کو
 قتل کیا تو حد اور قیمت رو لارم ہیں کہ وہی مل جہا جا ہیں۔ اور حرحہ سے زنا کیا اور قتل کیا تدار و دیتہ : ماسک
 سے زنا پہلے تہ کیا مارا کہ نکارت کتا اگر وہ نہی براسی تھے تو دوزیہ ہر سرت حرحہ ہے اور یہ نکارت کتا پہلے تہ : ماسک
 اور دعویٰ سندہ پہلے حد ہیں ۶۰ اور نکات کا کہ جو عرصہ میں ہے پھر (عقر) سے وہی کا مال لارم ہوگا اور نور تہ را کہ کیا
 اور دعویٰ سندہ ہی میں ہے تو اس پر حد ہے نہ عورت پر اور ہر ہی نہیں ہے اور دعویٰ سندہ ہو تو کسی : ماسک
 اور اسی سندہ ہو کہ جامع ہو سکتی ہو تو سوائے سقوط ارش کے اسکا حکم قتل کیو ہے اور قابل طاع ہیں : ماسک
 روک کیا تو ماسک دیتہ : ماسک اور ہر ہی ہو اور حد ہیں : ماسک دیتہ : ماسک کی گئی منشا عہد قطع کیا اور ہر تہ لیا
 وہ اصل ہوگا کہ اگر اپنا ہو اور ہم مصداق اسٹی ہو اور ہر مولہ حد تین ہیں کیو کہ قطع عضو کیا اور قتل کیا تو دونوں حد
 ہیں باحد و حد : ماسک یا کہ اگر اسکا حد سے اسکا ہے اور تالی قبل الہر ہی یا حد البر ہے۔ اور سندہ سے ہر وہی کی کیا اور ہر
 حد : ماسک ہوگی حد : ماسک الا مردی ابو عدت اول الہر ہی یا کوئی اور ہر کیو کا مقصود حاصل ہے۔

القاعده الیاء حرمہ کلام ہر حب نکات کے عمل کرنا بہتر ہے نہ اسکا ہو نہ دوزہ لارم مل چہرہ دوا کا عجب حقیقت
 ہر وہی ہو نہ تالی : ماسک ماسک میں سے ماسک کہ کہ اسکا تو جو دین پہل وغیرہ یہاں ہر تہ ہے اور نہ تالی : ماسک
 حاکم ہوگا ماسک حاکم : ماسک ہر وہی : ماسک کہ کہ اسکا تو جو دین پہل وغیرہ یہاں ہر تہ ہے اور نہ تالی : ماسک
 ہوگا۔ اور اصل دوزہ : ماسک یا اسکا ہوگا۔ اور جو ہر تہ یا عادیہ متروک ہے وہ سندہ ہے اور حقیقت : ماسک
 سندہ ہیں اور لارم : ماسک ہو اور کسی ماسک کو ترجیح نہیں ہو سکتی ہے کہ مل ہوگا کہ اسکا مل نہیں ہے۔ اول : ماسک
 کہ اسکی جو ہر ہو : ماسک یا تالی : ماسک ہر وہی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک
 تالی : ماسک ہو کہ اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک
 تو حدیت باطل ہو کہ اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک
 اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک
 یا مطلق جزوہ لائی کہ میں مطلق کافی ہے اسنے کیا تو ہی مطلق میری دوسری زہر ہے یا اسنے کیا تین تہر یا دیر
 اور تالی دوسری پرووہ سری کو مطلق ہوگی کیو کہ شریعت سے نہاد ہو کہ باطل کیا ہے۔ اسکا دوا تہ کرنا ممکن نہیں ہے
 اپنی ہو کہ اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک ہو اور اسکا ہو کہ تالی : ماسک

موتور کار پر پانچ سو روپے ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ دلاس ڈال غزل ہو سکتی ہے، کوکل ہو، کر۔۔۔ مایل خود اپنے کو
موتور کر دے اور موکل کو خبر کر دے۔ ۱۱۔ اور صیت۔۔۔ دسی یا نہ کو موٹو میں کر سکتا ہے۔ اول۔ دلاس
علیا ہے۔ ۱۲۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۳۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۴۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۵۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۶۔ دلاس، صلی ہے۔
اور خود اپنے کو کرے۔ ۱۷۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۸۔ دلاس، صلی ہے۔ ۱۹۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۰۔ دلاس، صلی ہے۔
کر سکتا ہے۔ ۲۱۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۲۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۳۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۴۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۵۔ دلاس، صلی ہے۔
۲۶۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۷۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۸۔ دلاس، صلی ہے۔ ۲۹۔ دلاس، صلی ہے۔ ۳۰۔ دلاس، صلی ہے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔
۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔
۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔
۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔
۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔
۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔
۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔
۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔
۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔

الفصل الثانی

جو اسناد و نظائر کا فن ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے حمد و ذکر وہ کمال ہے اور اس کے اہل و عیال پر سلام ہے جو ہرگز نہ ہیں۔ میں نے اسناد و نظائر کے فن میں
 ایک فن کی تھی جس میں قریب بالچسبہ فائدہ دینے میں اب دین اور اس کے بابوں اور کتابوں میں شامل ہوا ہے کہ ترتیب دینا ہے
 اور بخیر و فساد بھی لکھنا ہے اور اس میں فائدہ ہوا اور میرے تھے، میں نے فساد اور اس میں فساد ہے۔ اسناد اور فساد
 ہر فن ہے۔ سمجھنا فائدہ میں ہے، اس کے فروع و مسائل ہیں اور فساد میں صرف ایک ہی بار مسائل ہیں جو اس میں
 لکھا ہے اس میں اس کی ترتیب دینا ہے اور اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔
 بانی فساد کے لیے کمالی وجود ہونا اور اس کے استعمال پر ضرورت ہونا۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔
 ہر ایک صورت کے شرط دینا ہے۔ پاک کرنے والے یا اس کے استعمال کرنا۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔
 اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔ اس میں اس کی شرط دینا ہے۔
 ہے۔ ۱۔ ایک ہے اور اس کا ذکر ہوا ہے۔ ۲۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۳۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۴۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۵۔ اور اس کے کوئی ہے۔
 صیقل والی چیز کا پتہ دینا۔ ۵۔ لکھی کا پتہ دینا۔ ۶۔ بدلنے سے منی کا پتہ دینا۔ ۷۔ پتہ دینا سے پتہ دینا۔ ۸۔ پتہ دینا سے پتہ دینا۔
 کو چھنا۔ ۹۔ کسی چیز کی ذات دینا۔ ۱۰۔ راجع کرنا۔ ۱۱۔ پتہ دینا سے پتہ دینا۔ ۱۲۔ پتہ دینا سے پتہ دینا۔ ۱۳۔ پتہ دینا سے پتہ دینا۔
 اور اس کے گوی کا کمال پتہ دینا۔ ۱۴۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۱۵۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۱۶۔ اور اس کے کوئی ہے۔ ۱۷۔ اور اس کے کوئی ہے۔
 جو فوج کے قابل ہے۔ ۱۸۔ ایک طرف سے بانی آنا اور دوسری طرف سے ہر کرنا۔ ۱۹۔ زمین کو دوسری اس طرح
 ڈالنا کہ اس کی مٹی جو پاک ہے نیچے ہو جائے اور نیچے کی مٹی جو پاک ہے اوپر آجائے۔ مٹی میں جو پاک ہے اوپر آجائے۔ مٹی میں جو پاک ہے اوپر آجائے۔
 زمین کو پاک ہونا۔ ۲۰۔ فساد گویوں (کاٹنے میں مٹیوں کے مٹیوں سے پاک ہونا۔ ۲۱۔ پاک ہونا۔ ۲۲۔ پاک ہونا۔ ۲۳۔ پاک ہونا۔
 اور فساد پاک ہیں اور اس کو کھانا اس سے جائز ہوا کہ یہ یقین نہیں ہے کہ نایک کرے جسے مذہب کی طرف سے پاک ہے۔
 (شک پر عمل نہیں ہے) اور سب کو میرا ایک جگہ دوسرے گائے میں تو سب ایک ہے کٹرہ۔ میں نے مٹی کو دوسرا دوسرا
 کے پاک ہونا ہے۔ ۱۔ کٹرہ بنا ہوا۔ ۲۔ پیشاب کے بعد میں آئے اور پاں سے زائل نہ کیا۔ ۳۔ سوا و چکاؤر کے پیشاب
 کے سب پیشاب ناک ہیں۔ مٹی کے پیشاب میں اختلاف ہے اور کٹا پاں جو نکلتا ہے مثل پیشاب کے ہے۔ اور اس کے
 کے وقت اونٹ کے منہ سے جو جھک وغیرہ نکلتا ہے وہ فساد گویوں کے ہے۔ سوا و تھید کے خون کے اور سوائے کٹرہ

ح امام نے سلام پھیر دیا مسنون اپنی نماز پڑھنے لگا ہوا اب امام کو سہو لیا اور عدو مسکور نے گناہ مسنون کو کیا ساتھ بغاوت
ہو جائے اور عدو دیکھ سلام کے اپنی نماز پوری کر لے اور عزت اور قیام کیا اور اسکا کچھ اعتبار نہ کیا اور اگر امام کے ساتھ
شامل ہو اور خود اپنی نماز پڑھا رہا اور حضرت نماز سمجھ سو کر لے۔ اور مسنون بعد اپنی نماز کے تکبیرات تشریف کر رہا ہے۔
مسنون دونوں جگہ کے امام نے حرکت کیا اور اسکو ایسا غیظ بنا یا امام نہیں ہو سکتا ہے مسنون بعد اپنی نماز عزت پہلے
اپنی نماز ادا کرتا ہے اور باقی تشریف اپنی نماز کا فرکی بیت کا انداز میں آج میرے کہ میں اس کے ساتھ کیا اور نماز
سفر میں مسلمان ہوا تو بہت تھکا ہوا تھا باقی تشریف کر لیا اس کے فیہ قد سکر اور ہر میں باع ہو گیا اور قصر کر گیا۔ آپت مجھ کو
تکبیر کوئی بار نہیں تھا کیا ہی مسجد واجب ہے۔ اور آیت بڑی اور مسجد کسا اور ہر نماز شروع کی اور اس میں آیت مسجد شروع
دوبارہ مسجد کر گیا۔ تکبیر عبد الفیض اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا
میں اپکار کر کے گا اور ان کے ساتھ تکبیرا ہستہ کہے۔ اور اوقات میں اور ان کے ساتھ تکبیرا ہستہ کہے۔ اور اوقات میں اور ان کے ساتھ تکبیرا ہستہ کہے۔
وہا مقبول ہے۔ امام کی نماز صحیح ہوئی اور عدو کی نماز صحیح ہوئی اور امام نے نماز تشریف کر لیا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا
عدو کسا اور مسنون کو حلقہ کیا امام کی نماز صحیح ہوئی اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
ماسد نہیں ہوتی ہے ہر نماز میں نماز کی آیت کا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
حضرت امیر میں ہی جگہ ہے۔ اور اول میں شہدہ اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
صحیح نہیں ہے لازم ہے کہ رکعت ادا کرے۔ جو کہ ہستہ ہو لکھتے ہیں شروع کسا تو پورا کر لیا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا
فرض تو مسنون میں معروف و مشہور ہر نماز کا کہنے سے ہستہ ہے نماز میں یا بعد نماز و حادہ اور عدو نے نماز تشریف کر لیا
ہستہ ہے (عدو امیر میں) اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
کھینے اور نہ مسنون میں عدو کہے۔ نیکے سر نماز پڑھنے کو کہہ دینے کے ساتھ رکعت کی سنت معلوم ہوتا ہے ہر نماز میں
قعدہ اول میں درود پڑھنے اور میری رکعت میں نماز اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور نہ نماز پڑھی جس کا مال وغیرہ سے وضو کی ترمیم ہو جائے اور عدو نے نماز تشریف کر لیا
حسن نماز میں واجب ترک ہوا کہ وہ خوبی کیا اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
پہلے سر نماز یا تو فوراً ہر مسجد میں جاسے اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ نماز سے مار پڑھتے ہستہ
کا نواس ہو گا۔ اور عدو نے نماز تشریف کر لیا اور امام نے نماز تشریف کر لیا
چڑھ لے مسجد لایا جامع مسجد سے اگر امام کا امام عالم نہیں ہے افضل ہے۔ بار بار کے لیے مسجد لایا جو اسکی دعا کا کہ اس میں

دو ٹی گشت کپے خون کے اور سوار گون کے خون کے اور سوا، گلی اور تلی اور دل کے خون کے اور سوا، او سکے جوان
 کے بدن سے نچیرا اور سوا کے پھر کے خون کے اور سوا، خون کے خون کے اور سوا، مجلی کے خون کے جو رستہ میں ہیں
 :۔ یہ پاک ہے۔ سوا سے پر نہ کی سیٹ کے طال و ماضو سب بیٹ پاک ہے۔ اور جو ہے کی لیکن پاک ہے۔ زندہ
 کا کہ فی خلدن ہذا ہوا اور ہذا کانا ہوا یا دانست، ٹوٹا ہوا ہے وہ شخص کہ جس کا ہر عضو ہوا ہے اور سوا
 لگا سکنا ہے کہ او سکے لیے پاک ہے۔ من انسان کے کہ او سکوا سطح و ہوا ضرور ہے کہ ہاتھ گیلہ کے اس نا پاک
 سرگزنا اور اس ہاتھ کو ہونا اور ہوا اس کو اس جگہ پر گرنا کہ اس سے پاک ہوتا ہے اور جو چیز کو زری نہیں ہے
 وہ سکنا ہے سے پاک ہوتا ہے۔ اور بدن انسان او سطح و ہونا ہوا سکنا ہے کہ۔ استغنا میں (جو صرف ہونا
 سے یہ بانی ہے) یہ شرط ہے کہ استغنا کی جگہ میں ہونا نہ ہے اور جس او نگلی سے آتھا کیا ہے اور میں ہی ہونا نہ ہے
 اور لوگ اس حکم سے بہت غافل ہیں۔ ایک شخص بے خبر نایک بانی سے دھوکہ کئے لگا اور دوسرا ہوا و سوا و دانست ہے
 او سکوا مرض ہے کہ او سکوا اطلاع وید سے (مادہ پاک، بانی سے دھوکہ کئے) کیسے کہ کپڑے، ہونا سوا و سوا کی یا یا سکوا
 ہر من غالب ہے کہ میں اسکو اطلاع دے گا کہ پاک کر لیا و اطلاع دہنا ضرور ہے ورنہ دوسرے۔ شور ہے من ہونا
 پاک ہوا ہے گا۔ کہانا۔ (ہوئی و غیرہ) یہ تغیر ہو گیا نا پاک ہے اور مرام ہے اور دوسرا اور میل اور گلی میں ہونا
 تو اسکا کھانا مرام نہیں ہے۔ مرضی قبیح ہوا اور اس کے پرا و کھانا ہے اور بیٹ ہارنے سے پہلے بانی میں اوبال گئی
 بانی ہی نا پاک اور مرضی میں نا پاک کہ او سکے پاک ہونے کی کوئی صورت نہ ہے۔ سوا، اس کے کہ بانی اسکا
 پھر جاریہ نہا۔

کتاب المصلوح۔ کوئی بھی نماز شروع کی اور توڑ دی قضا واجب ہے مگر فرض اور معمولی سنت نہایت باندہ کر
 توڑ دیا تو ہر ادا کرے اسکو گمان ہو کہ اسیر مرض قضا ہے شروع کی اور ہر مہلوم ہو کہ میں شروع توڑ سکتا ہوں ایسے
 آدمی سے اقتدا کرنا کہ ہر حال ادا میں سے کم ہونا سدا ہے اور اعلیٰ سے اقتدا کرنا ہر حال صحیح ہے۔ اور اپنے ہر ہر سے
 صحیح ہے۔ مگر متماہر متماہر کے اور منال منال کے اور مرضی خفی کی اقتدا نہیں کر سکتا ہے و حال جبکہ ایام حاجت
 حیف کم ہو گئے اسکو تغیر اور غیر بھی کہتے ہیں۔ فرض رباعی کے اول و دوم کسے، بلکہ تہ و تہ مرض ہے اگر امام نے
 اول دو رکعت میں قنوت کی اور حدیث ہذا اور سبوت کو در کھت باقی پرا امام کو یا تہہ سبوت سب چار رکعت
 میں قنوت پڑھے گا۔ مسبوت اپنی باقی نماز کے ادا میں حکم منفرد ہے ہر دیکھا اقتدا کر سکتا ہے اور تو کوئی اسکا
 اقتدا کر سکتا ہے۔ مسبوت اگر اپنے سر سے شروع کی نہت کر سکتا ہے اور مسبوت امام کے ساتھ ہر مسبوت کے گا

دن میں افضل ہے اور راسخین وہ مسجد جو اسکے گرنے یا سننے یا نکلنے سے سوا، نفل کے (نماز فرض و سنت جماعت میں) سورہین ترتیب کر بیٹھے وہ مذکورہ طرح رکعت اول میں جو سورہ پڑھے تو رکعت ثانیہ میں اسکی متصل جو سورہ پڑھے یا کوئی سورہ جو پڑھے ایک سورہ صحیح میں، جو بیٹھے۔ سنت فجر میں قرأت قلیل افضل ہے نہ طویل۔ نفل کی (قرآن) مسند یا تانا افضل ہے سنت ہرگز باتین کر بیٹھے یا باطل نہیں، حق تو صرف قرآن ہے۔ مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مقرر کرنا مکروہ ہے۔ اسنے گھر مقرر کیا اور کوئی اور ماں بیٹہ گریا تو اسکو پناہ نہیں ملتا ہے۔ تمکیر و عذر سے ہوا تو تعلیم ہو نماز شروع ہوئی جہ نہ ہوگی۔ چار رکعت در اس دیر کی فکر سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے اور اس کے غم سے جو مستحق نہ قرآن کم نہیں ہوتا ہے۔ اور فتوح نو نے سے تار کا اعادہ کرے۔ امام اور مذن کی سبکداری انتظار کرے مگر شرط انتظار کرے۔ کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اسکی انتہا اگر اس میں اسکی امامت کی سبب نکلے ہو کر سکتا ہے۔ عورت کی نماز سے اس کے امامت کے معنی ہوگی اور عیدین اور جمعہ بچہ نہایت ہی صحیح ہے سنت ہند پڑھ رہا ہے امام ظہر پڑھتا اور گویا کر لے اور نفل کی نہایت باندھی تو وہ ہے۔ حرمین نماز پڑھ سکتا ہے اور ہر اختیار نہیں ہے کہ نہ پڑھے اور نہ پڑھے اور کپڑا ناپا کر ہے اور حرم میں ہے تو حرمین نماز پڑھے اور کپڑا ناپا کر ہے اور کپڑہ نہیں ہے تو اختیار ہے کہ کپڑہ لپیٹے یا نکال پڑھے۔ جو کامیدان مثل مسجد ہے انتہا بہ اتصال موقوف جائز ہے۔ اگر امام اور مقتدی میں ایسا رہتا ہے کہ کاوی جتنی ہے پانچ ہے کہ او میں کشتی جتنی ہے یا جنگل میں خالی میدان ہے کہ او میں موقوف کی گنجائش ہے تو انتہا صحیح نہیں ہے اور مسجد میں میدان ہے کہ گوند (وہ کی گنجائش) انتہا ہو سکتی ہے کہ کہ مسجد صرف ایک ہی بلند ہے امام اور مقتدی میں کوئی چیز باطل ہوگی تو مسجد تک کہ امام اسکو معلوم ہے انتہا صحیح ہے۔ اور جو امام مسجد ہو گیا تو صحیح نہیں ہے۔ قیدی جو رہا ہو تو مفیم کی نماز پڑھے گا۔ اور دشمن اسکو ایسے جگہ لے گیا کہ وہ وہاں پندرہ دن تک قید ہو تو وہ نماز قصر پڑھے گا۔ اور جبکہ سر میں درویشیق ہے اشارہ کرے۔ مرین کچھ کھڑا ہو سکتا ہے تو اتنے چلی کھڑا رہے۔ جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک یا اسے اور درویشی ہے کہ ایک بار بھی کافی ہے۔ جمعہ تلاوت کے لیے ہاتھ نہ اوٹھائے اور اس کے بدلہ نہ بھی نہیں چھو اور نہایت نعیم میں نہیں ہوگی اور امام نے نماز اٹھا کر آیت سجود پڑھی تو رکوع میں سجود کر لے اور جہی نماز اور اس کے لیے سجود کر لے۔ نماز نفل میں عکود رکعت اخیر میں سورہ یوزنا مکروہ ہے اور سو کر لیا تو سجود سو ہے۔ اور فرض کی آخر رکعت میں سورہ سو سے پڑھے تو سجود سو نہیں ہے۔ وتر میں انما فی کا اگر وہ دو رکعت پڑھے سلام نہ پڑھے انتہا ان کے تلاوت کا کام اور وہ کیا تو خوف رہا تک نہ کرے۔ مہات کے لیے فاتحہ میں کے بعد پڑھنا بہت ہے۔ عام میں قرآن جہاں پڑھنا مکروہ ہے نہ سرتا ہے۔

ایک سی گواہی پر پورے ۳۰ روزہ رکعتیں پڑھ کر گزیرے۔ دوم اسکا بھی رکعتیں کفارہ نماز میں برابر روزہ رکھنے کا حکم ہے۔
 اب رمضان آگیا تو (سناج) برابر روزہ رکھئے گا۔ دہوان عورت سے حل کیا یا پھر شہار سے کہا تو اسیر کفارہ برابر
 واجب ہے۔ افلام سے بھی کفارہ لازم ہوتا ہے۔ یہاں میں نماز بائیں ایسی مختص کر کے کہ صیغ ہو جائے تو عورت
 مزدوری کرے اور باقی آرام کرے اور بہرہ کہ اگر مجھ سے ہیں ہو مکتا ہو مال سے کہ حارہ میں دل چوٹا ہوتا ہے۔
 (روزہ رکھنے کا طریقہ) فخر کہہ لیا کہ کفارہ واجب ہو گا کہ اگر اسکو طبع فخر لین بھی ہے۔

کتاب الحج فاعل کی تعداد سے نماز منہ منہ لازم آتا ہے۔ اور صاں محل بعد و اعل سے بعد و منہ منہ ہر سنا ہو شلاً
 در مہر مون نے فکا کر کیا تو دو نو ہر سنا اہلگی۔ اور دو طال سے کیا تو ایک ہی سنا ہے۔ جیسا حقوق العاد میں بعد و ارام
 ہوتا ہے۔ دو آدمیوں میں سے کسی کو دو نو یقیناً صاں ہو گا۔ جیسی دنہ تابع کر گیا از نبی و بعد و دم دہکا۔ اور آید ہی مجلس ہو گا تو
 ایک ہی دم واجب ہو گا۔ سوائے ایسے ہی مشہور اور ہر کہ قرآن اور ہی فعل کے اور ہی میں سے کہ اسے۔ فضل سے
 دینے سے فعل ج افضل ہے۔ ج میں گد ہے ہر سنا ہونا کہ وہ ہے اونٹ پر سوار ہو کر مناسکات اور اگر ناسنہ ہو ایسا رہا
 لکھنا نہ یا مسافر نماز بنا نا کہ مسلمان تمام پانچ تالی سے (اعل) افضل ہے۔ راستہ میں امان اور سلامتی سے توجہ
 فرض ہے و رہین۔ والدین کی خدمت یا لانے سے ج نہیں اور اگر ناسنہ ہے اور ج سے خدمت والدین سے
 باپ اسکی خدمت کا فعل ج تو اسکو ج کے لیے نکلا جائے نہیں ہے۔ سید اس المسما (و مانع اگر ہن اور اذکار تو ان کے
 بدیث میں مقبول ہے) شروع عشرہ بر حامت نہ ہوا ہے تھے۔ اور بعد اذان میں لکھتے ہیں کہ حامت سے تھوڑا
 مافیکر نہ چاہیے۔ اور فقیر (اولیت ہر قدمی کا) اسیر طرح ہے۔ اسکی اس ہزار و اہم ہیں اور علمہ ہوتی کا
 ہے توجہ واجب ہے اور ج کے۔ اے نکلیے کی وقت نکاح کر کے اس سے پہلے کہ لے لو ہائرت۔ کسی مرد کی طرف سے جو
 کچ کو چلا اور اپنا مال اسکی مال سے ملا دیا یا رہے۔ میث کا مال لیکر تجارت کی اور فائدہ۔ یا ہوا اور دست کے لیے
 ج کیا و میث کا ج ہو گا اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ہو جائے گا۔ محرم وہ ہے کہ جس سے کسی نکاح جائز ہو لڑکا اور لڑکی
 درجہ سی ہی ایسی مافیہ کے محرم ہیں۔ مادر رالج ایک سال یا نہ کر کے ج کرے تو وہاں دہکا۔ اور یہی سال متعین
 مرد یا ستہ تو بھی تاخیر کر سکتا ہے کہ وہاں مقصود طہری ہے نہ یہ کہ اسی سال کے ساتھ مہا کیا ہو۔ اور جسے ہو گا تو امر
 ی کا ہو گا اور جو نفقہ ج برادر و وارث کو واپس لگیا اور اگر اس بیعت کے ہمہ کرے۔ یہ اسکو وکیل کر دیا تو یہ کہہ سکتا ہے
 نہ واپس۔ اور وہی مطلق مرد ج کر لگا یا کہ اسکی مال دینا کہ میرے لئے ج کرے۔ امور و اہل خیر ج کر لگا۔ اور
 بہرہ دن کہین رہنے کی نیت کر لے تو نہ کر سکے گا اور بے قائلہ نہ نقل سکے تو چار روزہ کا کہ میں ج کے بعد اقامت

مسلمان اسکے پاس ہر جو عصب یا جاڑہ کا لباس ہے گرمی میں اس کی حاجت نہیں ہے تو سدہ لے سکتا ہے۔ نہا جیسے
چمکی رکوہ دیدی۔ اگر غیر کوئی نہ تو اس ڈلیگا اور حامل کو دی سہ ذالیں لے سکتا ہے اگر موجود نام ہے۔ اور حامل نے
غیر اکوہ بت دیے تو ال رکوہ میں سے اسکو اوڑھ لے گا۔ سو اہم کے حمل کے بعد اسکے حمل سے رکوہ دیکھتا ہے نہ حمل سے پہلے۔ اور شا
نے شاگرد کو رکوہ دی گا۔ تیار می وہ لے کی خدمت کرتا رہتا تو صبح سویرے در نہن۔

کسا اے (صوم) ہمیشہ! رورہ کی سنت کی اور ایک دن کچھ کہا لیا تو اسکا فہرہ دیکھا جس دن جان آئیگا تو میں
روزہ رکھوں گا اور اور اس کو وہ آنا نفل روزہ کی نیہ کی ہے تو یہ روزہ نذر کے روزہ کے لیے قائم تمام ہوا جائیگا
تو روزہ جو رت: اسے اوپر وہ اس کر لیا ہے اسکا شوہر اسکو منع کر سکتا ہے کہ نہ کرے اور خدا نے روزہ واجب کیا
اور اسکو اس منع میں کر سکتا ہے۔ عورت اسے روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے اور اسکا شوہر اسکو منع کر سکتا ہے
کر سکتا ہے۔ عورت اسے روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے۔ عورت اسے روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے۔ عورت اسے روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے۔
سین ہوتی ہے اور ایسی چیز کہاں کی کہ ہوا یا دوا ہو تو اسے کھنا ہر روزہ نہیں ہے۔ خون پیا تو یہی کھانا ہے کہ کھا
سے کہا نا ہے۔ سو میں اگر خوف مان ہو یا ہر اس میں کہ وہ لوگ اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی اسکے ساتھ کھانے
پہننے میں نہ کہ یہ تو اظہار کرے۔ روزہ اظہار افضل ہے۔ یوم النکاح کا روزہ کر دہ ہے اور نفل واجب کی نیت کر
فہرہ نہیں ہے۔ اور اظہار افضل ہے۔ پیرا اسکو اس دن روزہ کی عادت ہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ عہد حکم شوہر زندہ
روزہ نفل نہ کرے گی یا شوہر سفر پر ہے تو یہی رکھ سکتی ہے۔ اجیر سے اجازت مستاجر کے روزہ نہیں رکھ سکتا
روزہ سے ضرر ہوتا ہے تو روزہ مانے۔ مگر نفل کے گاجوہر اور نہ گناہ روزہ کی نیت نہیں کر سکتا ہے۔ ح
مثلاً اگر شراب پیون تو روزہ رکھنا اور واجب یہ بھی نیت نہیں ہو سکتی ہے مثلاً حج فرض کی نیت کی تو ایک
ایسی حج فرض ہوگا۔ جس بہر کی نماز کی منت مان اور فرضوں کی نیت کی تو اور کچھ لازم ہوگا۔ اور یہ نیت مان
کہ مثل فرائض نماز پر ہون کا تو کار سوا سے فرض واجب ہوگی۔ عیادت مریض کی نیت مان تو کچھ واجب نہیں ہے۔
نماز کے بعد تسبیحات کی نیت مان تو کچھ لازم نہیں ہے۔ مرد نے اپنی نذر کو اعتکاف کی اجازت دی تو اس سے رجوع
نہیں کر سکتا ہے۔ روزہ نفل میں اسکی کہنے دعوت کی تو اظہار کر لے گا۔ اور واجب روزہ میں نہیں کر سکتا ہے مثلاً
تضار رمضان۔ رمضان میں سفر کیا اور پیرا چنے کسی کام کے لیے گریہ الہس آیا جو بھول گیا تھا اور یہاں کہا نا
کہا لیا تو قضا اور کفارہ واجب ہوگا۔ بھول کر کہا رہا ہے تو اسکو اطلاع دینا چاہیے۔ مسافر جس جگہ سے اپنا قہر
نظر دے اور اپنے دل کو کندھے کہ وہ جس جگہ رہا ہے وہاں رہا ہے اور یہ خود ہی سب کا نظم دیکھا تو جائز ہے۔

یہ تفریق بین سمات کو حکم عدالت بر موقوف ہیں اور چہ ہے حکم۔ ۱۔ غفرین و بد عی (حش) تمام عمل اور بائز ہوا
ہزار و نیا رہے کفو۔ اور کجی مہر اور بکفر زوج۔ اور بلخان۔ ۲۔ حرکت بخیار۔ حق۔ اور با لاء اور با دار۔ اور
ایک کا دار الحرب میں چلا جانا۔ اور ایک کا دوسرے کو خریدنا۔ اور نکاح فارہ تمام ہونے سے پہلے نکاح منع ہو سکتا
نہ تمام اتنا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ چار امر سے ہر کی تکمیل کامل ہوتی ہے۔ دخول خلوت مجھ اور بوجوب عدالت
اور مودعہ احد الزوجین نفع چار امر ہوا اپنی نہ جو کہار سکتا ہو۔ ترک زینت۔ اور محبت کے لیے جلائے پر نہ آئے۔ اور
بے اجازت شوہر کے گھر سے باہر نکلائے اور ناز کے ترکیر۔ اور قبل مہر صلح کے لیے کے نکل سکتی ہے اور مبرا و سیکہ
کسی حق کے وصول کے لیے نکل سکتی ہے۔ اور اس کی بیکاری ہو تو نکل سکتی کہ حق والہ کو کہلے مال کا یا دای ہو یا نہ
یا اپنے باپ سے ہر مہر ملنے ہاے اور اقارب کے لیے کہ ایک بار سال ہر میں نکلے اور غیر دن کے لئے کے لیے
اور ان کے عیاد کے لیے باذن ہوتی نہ نکلے اور اگر زوج نے اجازت دی تو دونوں گناہگار ہونگے۔ اور تمام میں ہر کی
ہے۔ ایسے نقطہ سے نکاح ہوتا ہے جو ملک فی الحال کسی معنی یوں۔ اور متہ کے بھی ہیں معنی ہن پر اوس سے نکاح مان
ہوتا ہے دارالاسلام میں۔ علی پر یاں لازم اتی ہے یا مہر لازم آتا ہے (یہ نہیں جوتا ہے کہ ولی ہو اور نہ مہر ہوا نہ
مہر ہوا) لکن نامائع نے اندک کاف عورت سے نکاح کہا اور اپنے دل کی اجازت دل اور اوس سے بخونی عورت کا نہ سزا
اور نہ مہر ہے۔ مانع نے مادی بھی اور شہری کو نہ سزا اور نہ عورت کا تو نہ مہر ہے اور نہ ۶۔ ہن اور نکل میں ہوا
بکار کی قیمت ہوگا (منع ہوگا)۔ (سواران و مسلور) کہ اور مرد ولی عورت ہوا۔ ہن ۶۔ اگر وہ دیکر اپنا
ہو تو عورت اپنے مال قطع کرے اور اور مال اپنے بالوں میں میں ملا کرے۔ اگر کہ نکاح ہوا ہوا وہ شہر نکل تو
بھی مہر یا لازم ہے بکارت میں ہر چیزین جانی، ہن ہن بکارت یکا نہ ور سبنا۔ وکیل نہ عورت کا مہر کا
نام نہ بلال اور عورت موجود نہیں ہے نکاح ہوگا۔ یہ طاعت ہو کہ دعو عورت میں۔ راری نقد اور کر کہ کر بگا تو دوسرا
عورت کرے ورنہ ایک ہی پر مہر کرے اور یہ مہر باعدا مہر ہوگا۔ چار سے رہا میں اور چار سے مکان دیکھا جاتا ہے
اس جیسی عورت کو ہر محل کہتا رہو سکتا ہے نصف مہر محل کا اعتبار نہیں ہے اس لیے کہ یہاں ہزار دینار مہر کا ہونا
دینار مہر محل ہوا ہے۔ مہر محل چنانچہ امیر امراء و دیات و عورت محبت سے نہیں نکال سکتی ہے اور موزہ و عورت مہر
میں عورت کو دیتے ہیں اگر مہر بشرط کہ نہ دیکر تو کہ نہ مہر نہیں ہے اور چھپ رہا تو عورت بہت کہ ایسا نہ ہو
عورت کے لیے کیا دے سکتا ہے۔ اور عرف ضعیف ہوتا ہے ہر سکوت نہ بالشروط کے عمل میں ہو سکتا ہے فقیر تو اگر عورت
کا ہون پر یا بڑی ہو کہو نہیں ہو سکتا ہے۔ اور فقیر ہر عالم دانا اشرف ہونو ہو سکتا ہے۔ عورت کی ختمی سے ہوتی

لہذا اس کے انتظام کے قصور پر جو کہ بیاورایا گیا ہے۔ (اگر نکاح خوم) نہ واپس ہونا چاہیے (مثلاً منگنی میں منہ بیاورنے پر)۔
تیسرا وہ چڑھانے میں) بھناں تمتہ تک باؤی جو مشترک ہے مشترک رہیگی کسی اور کے پاس نہ پہنچے گی اور ہر ایک
کے پاس ایک دن رہے گی کوئی اور کوئی شخصوں کے لینے ثابت ہو وہ سب و سب مشترک ہونے میں مگر ادلی
لاست نکاح ہر اول کو بلا سہا حاصل ہے۔ تاہم اور بیاہی ہر وارہ کو حق قصاص کہاں حاصل ہے۔ اسی سے
ارش کی ہر وارہ مفید کے بغیر غیب سے یہاں قصاص ہے۔ کما ہے اور سب بالغ ہیں تو نہیں لے سکتا ہے کہ افعال چاہے کہ
اٹس اگر ماں کو دے۔ ۲۔ ہر شخص کو اختیار کا ہے کہ ہر عام راہ عام سے دفع کی دالش کر سکتا ہے۔ ضابطہ یہ ہے
جو حق ہے ہی نہیں دہ ہر ایک کے لیے کہاں ثابت ہوتا ہے۔ اور نعمت غلام ہی تجزی نہیں ہو سکتی ہے سوا نکاح
رہا جانے کے کسی عبادت الہی نہیں ہے کہ نہت میں سے شروع ہوئی اور دنیا میں ہی رہی اور ہر جنت میں ہی رہیگی

نہیگا امارہ مصافحہ کا نسخہ مضامین ہو سکتا ہے۔ اور قیاس میں ہو سکتا ہے، مگر کوئی ایسا کرنا حرام ہے جس شریک یا
 عورت کے بیان پر موقوف نہ ہو کہ میں اختلاف ہو تو مرد کا قول قبول ہے۔ سوائے ان صورتوں کے۔ عورت کے بیان سے کہ
 توفیق دینے سے نہیں بلکہ مرد کے کہنے کے یہ ہے تو عورت کا قول قبول ہے۔ طلاق میں بکر اور مال میں بکر اور طلاق
 سنت دہی اور دعویٰ بکر کا میں سے حیض میں باطل کیا ہے اور عورت سے کہہ کر بکر کا قول قبول ہے۔ عورت کے فعل
 قیاسی پر مطلق کیا تو اس کے قول پر مطلق ہوگا کہ کذب ہو۔ مرد نے کہا کہ سرور بکر کو نکاح طلاق ہے اور بکر کو مارا اور بکر
 کوئی ہے کہ میں نے تو بکر کا طلاق ہوگی جو شرط ایسی ہے کہ عورت پر اس کا بیان ہو فحش۔ یہ مسئلہ میں تو عورت کا قول
 اور بکر کے قول میں قبول ہے شرط کو میں بار مکرر کیا اور بکر کا ایک ہی رہی ایک بار شرط یا لگوں ایک طلاق ہوگا اور
 خرافہ مستند ہو تو قیاس بھی مستند ہوتا ہے۔ ایک کو نہیں مار طلاق دیا، اس کے ساتھ ایک اور بھی عورت اور نام اس کے
 ساتھ عطف کر لی تو اول عورت پر دوا اور دوسری پر ایک دافع ہوگی۔ کیا یہ عورت یا میری عورت کو لایا ہے اور میں
 کوئی شرط میں کسی اب شرط مانی گئی تو متعین کرنا اس کا اختیار ہے۔ شرط کر کے اور بکر کا ایک ہے تو یہ شرط
 اور مرد میں جن لایا شرط متنازع ہوگی۔ خرافہ شرط کے تکرار سے کر رہو حال۔ یہاں (کلام) صاف اس پر مبنی ہے کہ طلاق
 ایک ساعت میں یا تو تین طلاق ہے (کلام) جب مردوں کو طلاق ہے تو مرد یا اسے دوا اور دوا۔ یہاں ایک اور بکر کا
 تو ایک طلاق ہے جس میں بکر کا طلاق دونوں اور طلاق دوا اور دوا ہے۔ یہاں ایک اور بکر کا دوا اور دوا
 ہے۔ یہ وہ نہیں کہ کل سے سنا، بال ہے۔ بکر۔ اس میں بکر کا تکرار کر کے بکر کا دوا اور دوا۔ یہاں ایک اور بکر کا
 کیا دوا اور دوا ہے۔ بکر کے اندر موقوف داخل ہوگا کہ بکر کا دوا اور دوا۔ یہاں ایک اور بکر کا دوا اور دوا
 کر گیا تو آزاد ہو جائے گا اگر علام مولیٰ سے بکر کا یہ دوا اور دوا میں حکم شامل رہے گا کہ بکر کا دوا اور دوا
 نہیں ہو سکتا ہے اور مرد بکر کا دوا اور دوا میں داخل ہو جائے۔ یہاں ایک اور بکر کا دوا اور دوا
 اس میں عورت سے کسی کلام کر کے بکر کا دوا اور دوا میں داخل ہے۔ دوا اور دوا اور دوا اور دوا اور دوا اور دوا
 میں سے کوئی بکر کا دوا اور دوا میں سے مشترک دوا میں سے نام نہیں ہوتا ہے۔ یہاں ایک اور بکر کا دوا اور دوا
 کلام کر کے حالت ہو جائے گا اعلیٰ ہو یا اسفل ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ بکر کا دوا اور دوا اور دوا اور دوا اور دوا
 ہو جائے گا۔ جمع دوا پر صادق نہیں ہوتا ہے۔ اپنی اولاد پر موقوف کیا اور مرد اور بکر کا دوا اور دوا
 اقارب پر جو خدان بستی میں بستی میں وقف کیا اور دوا میں صرف ایک ہی شرط ہے۔ یہاں ایک اور بکر کا دوا اور دوا
 اور مرد ایک ابن ہے تو وقف ہو جائے گا۔ خدان کے بھائیوں سے بائیں ہو جائے گا اور دوا اور دوا اور دوا اور دوا

تو اب اس کا بوجھ و عہدہ کی تیسری اجازت کے نکاح ہوتا تھا قبول نہیں اور خوشی سے نہوں ہے قبول ہوگا۔ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور زوج کے والد کو دی عورت و ہائے ہنگام گئی کہ معلوم نہیں تو مرد کو اس کی تلاش لازم نہیں۔ مراہقہ قاضی سے اتفاق کر کے نکاح کر دے تو کر سکتا۔ ہے درہ نہیں کیسی بہ بیٹی کو دھوکا دیکر نکال لایا تو جب تک کہ اس کو حاضر کرے یا اس کے مراہقہ بت کرے قید رہے۔ ایک مدعی سے کہ نکاح صحیح ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ نکاح فاسد ہے تو حجت نکاح پر حکم ہوگا۔ حرحہ کے والد کا اقرار اسکے نکاح کا اقرار ہے اور اقرار دوسرے افراد نکاح نہیں ہوتا ہے۔ اور مرد کا یہ کہنا کہ اپنی عورت کا نفقہ لے لے تو اقرار بالطلاق نہیں ہے۔ اور عورت نے کہہ کہ میرا مرد نے نکاح کا اقرار ہے۔ نکاح بے مہر صحیح ہے (مہر مثل فادم ہوتا ہے) اور مہر مثل تکم پر نکاح جائز ہے لیکن سوا ماہ پ اور دوا کے کوئی اور دل ہضرہ کا نکاح مہر مثل سے کم پر کر کے تو نکاح نہ ہوگا۔ مرد کا نکاح سے انکار کرنا صحیح نہیں کہ نکاح مدعای صحیح نہیں ہو سکتا ہے نکاح کے بعد رضاعت ثابت ہوتی یا انصاف ہر ت ثابت ہوتی نکاح فاسد ہوتا ہے۔ فسخ۔

کتاب الطلاق۔ سوا مہر صحیح دیکر اقرار کے (سکران) سند والا افراد سب ان میں مقبول ہے۔ کردہ منسل۔ ہوشیار کے ہے اور اسکے والد کا اقرار اور اپنے ادیر کس کو گواہ کرنا مقبول ہے۔ نام کے ساتھ نکاح کرنے میں سوا طلاق کے اور علم ثابت نہیں ہوتا ہے مثلاً طلاق کہہ کر نکاح طلاق ہو جائے گی اور بائنا نہ کہتا تو وہ ہوگی۔ یا سارہ کہتا تو تفریق ہوگی اپنی رو کو یا کردہ کہتا تو تفریق ہوگی کہ یہ تمام کے کہتا ہے نہ حقیقت میں دلہ اللہ طاعن کا و داریت ہے نہ مستحق نفقہ ہوگا۔ لی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے ہر جب ہوس میں طلاق مطلق کی اور یہ مجنون ہو گیا۔ اب سرطھا دیوی تو طلاق ہوئی۔ در حکم مجنون محبوب ہو اور عورت تفریق کی طالع ہو تو تفریق کیجا سے اور یہ طلاق ہے اور عین کو عورت کو جو سے یہ ملت دی گئی اور اس ملت میں اس سے محبت گئی تو اس کے دل کے بعد تفریق ہوگی اور یہ طلاق ہے اور مجنون کا ہے اور عورت مسلمان اور اسکے والدین میں کامرین تو تفریق ہوگی اور یہ طلاق ہے۔ لڑکے کی طلاق واقع حجت ہے۔ عورت مسلمان اور لڑکے کو اسلام کے لیے کہا گیا اس نے انکار کیا طلاق ہو گئی درہ نہیں ہوتی ہے اور جب لڑکا محبوب تفریق کی گئی تو یہ طلاق ہے۔ (سب المال سے اسکے مال سے) اسکے لیے ایک عورت کو بیجا کہ اس کا رخانہ در ہے جو طلاق کہ مطلق بالشرط ہے سب طلاق فی الحال نہیں ہوتی ہے اور طلاق جو مضاف ہے وہ فی الحال واقع ہوتی ار شرط کا باطل ہو کسی شرط پر مطلق کرین تو باطل ہوگا اور اضافت سے باطل ہوتا ہے۔ مثلاً کل کا دل آئے تو میرا بشرط باطل ہے جبکو میں نے کل سے نوکر کر دیا تو صحیح ہے حالانکہ اجارہ کی تعلیق صحیح نہیں ہے اور اضافت صحیح ہے یہ قسم کہتا ن ہم نہ کہنا دین کا ہر کمال کی من ہو تو جبکو طلاق ہے مات ہوگا اور اگر کہا کہ اگر میں داخل ہوگی تو جو طلاق ہوگا ثابت

مہربان سے کہیے گناہ مغیرہ کرے یا جو گناہ کرے اور نادانم ہوے۔

کتاب المسند والوداع کفریت بڑی ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ سیکھ لے۔ یہ صحیح بہت دیکھ کر ہے۔ میں اور ایک عالم کی
توا سلام کا حکم ہو گا۔ سکوان غرض نہیں ہو سکتا ہے اور حضرت فی محل اللہ وادہ وسلم۔ پراکے سے کافر اور قتل کیا جا اور
موانہ دیکھا جائے۔ کاشکے تو دنیا و آخرت قول ہے مگر جو حضرت فی محل اللہ علیہ وسلم کو یا اور انما کو یا تخفین کو ماذور ہے
کسی ایک کہ بڑا کہے او سکی تو قبول نہیں ہو۔ اور جادو گر کو دوسرے ہوا۔ رذائل کی ذبح قبول ہے مسلمان جو سیدھا
قتل کیا جائے مگر دوسرے اسلام سے ہے مثلاً وادہ کے ساتھ دوسرے ہوا۔ اور اور جو اسلام پر اگر
ہو اور جس کا اسلام ایک مرد اور دو عورت یا دو مرد کی گواہی سے ناس ہو اور ہر گواہ کو اس سے پر گئے قتل
نہ کیے جائیں۔ مرد ہو اگر روح نکلی تو اس کا حکم قتل ہے اور سب مل ہے اور عوارح کے اور اعلیٰ قصا کو نکالے اور
عورت بیت مدیشہ و دیگر کی کے سب ملاح حیر قتل یا ہے کہ او سکی روایت نہ ہو یا اور اس کی عورت مائیں ہر مائیں
اور اور اس کا قتل باطل۔ اور مراد سے یا قتل ہو تو مقابر میں مسلمانوں کے میں نہ ہو اور کسی قتل (مادی) کے مقابل میں اور
قتل کے لئے عین ہو گیا۔ ویا اسے اور اللہ کافر اصل کے مرتہ بہت بڑا کافر ہے۔ چارے جہاد سے جہاد مرد اور عورت یا اصل اللہ
علیہ وسلم نہ ہو کر یا یا ہے او سکی حدیث بیان ہے اور حضرت امور وادہ کے ضرور اس میں اور اس سبب کی کہ اس کفر ہے
کسی اہل قیام کہ کافر ہیں کہ کہتے ہیں۔ یغین (ابو کریم و عرو فی اللہ عنہا) کہ بڑا اور لغت کرنا کفر ہے۔ اور حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو انہر لشل لغت ہے اہل خلافت کا انکار کر کے یا اللہ محمدی حضرت سی علی اللہ علیہ وسلم کے اپنے انہر
رکھے کافر ہے اور پوجت اس کے حضرت علی سے نہ دیکھتے ہو اور وہ ہمیں ہے۔ جس سے کافر اور واجب ہے اور کیا کافر۔ یہ ستر
ہر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یا کسی فی کے ساتھ اسے کافر ہے، اور کو اسلام کے نام کرنا اور متنا کار ہوا اور
اس کا سبب ہی کیا جائے مرتہ ہوئے سے انکار کیا ہو تو یہ ہے او سکی اتنا دیکھو ای دن اور وہ مسکرے اور اس غرض
رکھا جائے اس لئے کہ گواہ ہوئے میں بلکہ اس لیے کہ انکار ہو ہے اگر گواہ کہ کہ پہلے کفر کا کہ کیا اور اس کا کفر کا۔ یہاں
مرد و ناگواہی سے ثابت ہوا ہے۔ ولی اللہ و سفر دراز بہت جلد سے کرن ہو کوئی اس کا اعقاد کرے او سکی کفر ہو گیا
ہے (طہران کر امت ہے حضرت ابراہیم ابن آدم یوم غرکہ میں اور کوفہ میں دیکھ گئے اس کا انکار کفر حسین ہو سکا ہے)
اور کہ کہ لازم نہیں شریعتا ہوں کافر نہیں ہوتا ہے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے والدہ جکا نام جانا ضرور نہیں ہے مرد
حضرت کا نام جانا ضرور ہے اپنی زوجہ کے مرد و خدا کا بیان کیا وہ ولی کہ میں جانی چون کہ اللہ تعالیٰ آسان میں ہے
کافر ہو گئی او سنے کہ میں فرعون ہوں یا میں اللہ میں کافر ہیں ہوا اور جو کہا کہ میرا اعتقاد ایسا ہے جیسا کہ

نہوتا۔ کہ اگر کدو، ماسب ہو گیا اور اب کسی اور کے ہاتھ پہنچا اگر شے مندرجہ ہے تو جائز نہیں اگر فسخ ہو جائے تو نہ ہوتا۔
 حج۔ میں انبیا میں ہوں تو حق شفیق باطل ہو گا۔ اگر فسخ ہو جائے تو باطل ہو جاتا۔ معنی کا اعتبار ہے نہ الفاظ کا
 مساکفہا، یعنی شرط اسرار اصل کمال کو درجہ والہ ہے میں نے میرے ہاتھ اگر میں یا میرا باپ چاہے تو بیجا ذکر نہیں
 دن کا ہو نام کا تو بیجا یا بیجا ہے درجہ باقی باطل ہے کہ حج عین کی مثل نہیں ہے۔ مقروض کو عرض ہے کہ یوں یا براہ
 ہے۔ بلکہ رجعت نکاح صحیح ہے اور بطلان نکاح رجعت صحیح ہے کہہ کہ اتنے کو یہ شے یلودہ بلا میں نے لے لی حج ہو گئی۔
 اور یہ ذکر ادرل بیج ہے۔ اور بطلان اعطاء اور اشتراک اور ردع اور سرد اور اتالی کے بیج ہو جاتی ہیں اور اجارہ
 بطلان ہے۔ اگر تھکے ہو جاتی ہیں اور منافع ہر صلح کی یا منافع عاریت سے اجارہ ہے اور بیع اور صلح اور صلح مستعد
 ہو کر ہے کہ کوئی مال ایک پر مالیت کر کے شل بیج و تیرا اور یہ اور تھکے اور بطلان بیج سلم اور بطلان بیج مسلم مستعد
 ہوا ہے۔ معاہدہ کے لیے کل بیج۔ بیج نہ مال تو بیج اور رب المال کے لیے جو بیضا عت۔ اور بطلان عت
 طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ بیج صلح کی کو باقی ساقط معاف کیا تو اسکا مقتضا یہ ہے کہ قبول شرط نہیں ہے جسبہا براہ
 میں شرط پہلے بیج ہے مشتری نے قبضہ سے پہلے بیج مانع کہ یہ کہ وہی تو یہ مال ہو گیا۔ بیج میں نہیں ہو سکتا
 اور اجارہ لا اجرت عاریت ہے۔ اور بیج بطلان نکاح و تیرا بیج نہیں ہو سکتی ہے اور طلاق سے عت نہیں ہو سکتی ہے
 طلاق اور عتاق میں الفاظ کا اعتبار ہے نہ بیج کا۔ وکیل کیا کہ زود کو طلاق (بفر) اور اوپر سے اسے کسی شرط
 پر دی طلاق ہو گئی۔ اور یہ بشرط عت نظر آتا ہے اور یہ ہے اور ابتدا و تیرا بیج ہے انتہا اس کے احکام میں نہیں
 اور شفعو لازم ہو گئے۔ باشرط تیرا اصل کے تو وہ جاری ہو سکتی ہیں اس فتویٰ کی اور وکیل زمانہ کے اشتراء
 جاری کا جائز ہے۔ زرع طلاق کا بیج گزرتے ہیں ہواں حیر کا وصف ہے مگر دعویٰ اور گواہی میں نصف نہیں ہو سکتا
 مسیبن کر حاضر ہے قبضہ نہ جاری مثلا پکا کر لینا ضمان آتا ہے اور بقصد کہنے اور پسند کے ضمان نہیں آتا ہے
 ایجاب کر کے بیج سے ایجاب اول باطل ہے۔ عت کی حوت کے لیے فارہ ہونا ضروری ہے در نہ باطل ہے شل بیج در ہم کی
 در ہم سر۔ ایک گھر کی سکونت دوسرے گھر کی سکونت پر گرا یہ دینا لا حاصل ہے۔ سر اوپر مسائل کے مشتری بیج کا
 میں مالک بیج ہو جائے۔ ۱۔ بیج نازل میں مالک ہو گا۔ ۲۔ مالک مال اپنے ولد صغیر کے لیے خرید یا بیچا تو بدون قصد
 کے مالک ہو گا۔ ۳۔ مشتری کے یاں کیہ امانت ہے پھر اسنے اسکو بیج ناسد خرید تو وہ مالک ہو گا۔ اور مال باطل
 باطل نہ کرنا تو مالک ہو جائے گا۔ اور سوا کرانے اور بیعت اور شفعو کے احکام مالک نابت ہو جائیں گے۔ دونوں میں
 حوت اور بطلان کا جنگ نہ ہو تو قول مدعی بطلان قبول ہو گا۔ اور حوت دف او میں قول حوت قبول ہو گا۔ یہ ایک صورت

حوت و بیعت

اٹا کر کہتے ہیں موصیٰ۔ بیع و قوف اور سکے مرنے سے کہ جب بیع و قوف تھی باطل ہو جاتی ہے اور دارف سوا تقسیم
 دینی ہوگا۔ مستفید کی تفریق باہر نہیں ہے موقوف علیہ نے جائز کر دیا تو نافذ ہوگا اور میں بھی منہ کی صرف حق
 ویر مشائخ شفعہ جو میں اسکا جو حق شفعہ سے صلح بالمال کرے باطل ہے خیرہ مال پر صلح کرے باطل ہے اور
 کہہ رہے اسکا اور ایک دم دوسری سے اپنی باری چوڑ و پیچہ پر صلح بالمال کی باطل ہے اور حق تعالیٰ اور حق
 پہ اس میں لینا ہو سکتا ہے۔ اور کفیل النفس سے صلح بالمال جائز نہیں ہے۔ اور بیع حق المرور اور حق ترب تعالیٰ کے ہر
 نہ اصل۔ بیع فاسد یہ بھی عہد مطہر ہے و لازم ہو جاتی ہے اور فساد باہر تباہ ہے۔ ابا رہا نامہ ہے اور مستحق نے
 کے ہتھ انداز بیع و اول اور و تفریق کر سکتا ہے تفریق نے مکرہ کے ہتھ چاکرہ حق کر سکتا ہے مشتری راستہ
 ابابہ دیا بیع فتن کر سکتا ہے عسرا مگر حاصل میں کوٹ دیکھا ہے۔ اٹا کا اٹا جائز ہے اور صلح میں جائز
 میں کہ وہ حق ہے جو سافہ ہر گاہ ہے اور موقوفہ عائد نہیں ہوتا ہے۔ سوار استخلاف کے بیع کے مرنے سے
 بیع باطل نہیں ہوتا ہے (مانع)۔ مقرر کرنے میں اختلاف ہو تو جودت کا انکار کرے اور سکا قول قبول
 اور سفا کا انکار کرے تو کم و الیک قول قبول ہے۔ مگر احرام ہے۔ مگر دار الحرب میں مسلم اور حریم اور دود
 مسلمان جو دین اسلام لائے اور بہان نہیں پائے اور دود مستحاض اور دود ترکبک علیٰ اہل اسلام ہیں اور
 سوا اور غلام امین ہوا۔ سکتے ہیں
 کتاب الکفای۔ اصل کے ساتھ دیکھنا کہ اصل کو مصلحت دینا ہے۔ اصل کو بری کرنا تو کفیل بری ہو گیا طرح
 شخص نے کہا کہ تم گواہ رہو کہ غلام ہو جو اس باؤ کا قرض ہے میں اور سکا کفیل میں اور غلام۔ گواہ لایا کہ میں اس کے
 ضامن ہوں۔ میں سے پہلے اور اگر کیا ہوں تو وہ غلام اصل مقروض بری ہو گیا اور کفیل بری ہوا۔ میں بھی اصل
 کفیل ہوا اور مگر کیا جودت جاتی رہی تو رواج جب ہو گیا کفیل کے وارث سے لے لے سکتا ہے۔ ہے اور وارث اس کے
 بے ختم مدت میں لے سکتا ہے کفیل لے ادا کر دیا تو دود بری ہو گئے اگر کفیل نے نہ رکھا اسے ایسی قرضہ دے اور اگر
 نو خاص کفیل بری ہوا (عروہ) دہکا دینے سے نہان نہیں آتا ہے کیسے کہ اس کا ہے راستہ اس کا ہے اور سے جانا وہ
 ہو اور مگر کیا تو چور دینے اور سکوت لیا یا کہ کہہ کہنا اکالہ نہ نہیں آتا ہے کہ لیا اور مگر کیا اس کہنے والی ہے
 نہان نہیں ہے۔ اپنے خبر پر نہان نہیں ہے مگر قین صورت میں۔ ۱۔ شرط ہو کہ کی کی مثلاً اس شرط پر نکاح کرنا
 کہ عورت آزاد ہے پھر نہان ہادی کسی اور کی نکلی تو ولد کی قیمت چھرا سکود لگا۔ ۲۔ عقد دواوند کے ضمن میں جو
 غرض ہو اور اسکا نہان ہو لگا۔ مشتری نے ہادی خریدی اور اس سے دواہ ہادی کسی اور کی نکلی تو ولد

کسی نے اس دعویٰ کر کے اپنا حق ثابت کیا تو اس میں اور دشتری برد و فہرہ نہ ملے گی۔ اس باب میں اپنا دعویٰ اس
 طریقے پر ثابت کرے تو سمجھ ہوگا۔ وارث پر نالہ کر کے ایک شے میں یہ فیصلہ پایا اور اسکا حوالہ دیا کہ اس شے
 وارثت میں یہ شے تھی یا نہیں وارثت پر اس فیصلہ کا اثر ہوگا یا نہیں وارثت کا دعویٰ اور گواہ مسیح ہو گئے
 گواہ مختلف ہوں تو دعویٰ قبول نہیں ہے اور گواہی لفظ اور معنی مطابق دعویٰ ہونا چاہیے۔ یہ وقت میں کم فیصلہ
 ہوتا ہے۔ اور مہینہ کم فیصلہ ہوتا ہے کہ میرا عطیہ ایک شے ہے۔ نکاح اور ترجیح ایک شے ہے۔ ایک گواہ نے کہا کہ آپ
 ہزار ہزار ہین اور دوسرے نے کہا کہ اسنے ہزار کا انوار کیا تھا تو گواہی قبول ہے۔ ایک گواہ نے کہا کہ میں
 طلاق دی تھی اور دوسرے نے کہا فارسی میں دی تھی تو گواہی قبول ہے اور عربی اور فارسی کے اختلاف سے
 قذف میں گواہی قبول نہیں ہے۔ یوم الموت فیصلہ میں داخل نہیں ہے اور یوم انتقال داخل ہے۔ عورت چوٹائی اور
 گواہ بتا رہے تھے تھاقن گواہی دیتے ہیں تو یوم انتقال سے فیصلہ دیا جائیگا۔ وہ شہد کو دوا میں ایک سکی دوا تھوڑی
 اور دوسرے سکی دیوار کا ضرر ہوگا تو اس میں ہر گاہ کہ دوا نہ ہو تو اسے اور وقف میں بھی حکم ہے اور ان کے سوا کسی
 عمارت کا جو نہیں ہے نہ سادات بالہرل صحیح نہیں ہے کہ کفالتہ بالنفس میں جو تھوڑے بھولے ہو گئے نہ ہاں ہر مول
 اور زمین بھولے گواہی قبول ہے اور خصم بھولے گواہی قبول ہے۔ زمین میں مقدار نہ رہیں بھولے ہو گئے
 گواہی قبول نہیں ہے اور مہر بھولے ہو تو قبول ہے خاصا سہ۔ وہاں دوا دیا کہ گواہ بھلا۔ سہ ہر سوتان
 دعویٰ میں عطیہ کسی کما تہ لاسے تو ہر اور لا سے جڑ نہ ہو۔ جس کو لاؤں، وہ بھولے ہو اور سہرل بھولے ہو اور
 جس کے بھولے ہو یا درست نہ ہو اس پر عمل نہ ہوگا کہ وہ خلا ہے۔ یہ قول بھولے ہو یا نہ ہو، مگر قول اس میں دعویٰ
 اتفاق میں یہ یا اس کے خلاف ہم کہ اور قول مامی مال قسم۔ کہے بیچنے دار و دعویٰ بارہ ماہ
 میں اس عیب میں اور قاضی برد دعویٰ ہو کہ اسنے مال دیا۔ اس میں ادا دوا اور قول مامی دوا (پہلے دوا)
 میں جو کہے ہو ہر تلف ہو گئی اور تنازع ہو ہے کہ اس میں دوا نہ دیا جا رہا اور مارنے لگے، دار و دعویٰ کے بارہ ماہ
 اور اس میں اور شفیع میں اس میں اختلاف ہو تو باہر کا قول مامی قرار ہے۔ اور اس میں اسنے دوا نہ دے
 سے انکار کیا اور دوا غیر کے لیے خریدا ہے کا دعویٰ اور اسکا قول ہے قسم قبول ہے۔ میں دعویٰ قبل فعل دوا اور
 فیصلہ قبول ہے۔ اور کوئی کہ جو فیصلہ ہوا ہے یہ دعویٰ مسیح ہو سکتا ہے۔ مناسب سوا، مناقض دعویٰ، زبان
 اور اس کے مہول نہیں ہے۔ مثلاً وارث نے پہلے نوزو کو حصہ دیا اور بعد میں مطلق دیا تو تناقض قبول ہے
 نہ سادات جو بعض میں باطل ہے کل میں باطل ہے۔ نفی کے گواہ قبول نہیں ہیں اور اس صورت میں قبول ہے

کفیل ہون اور اس کی کفیل بہن ہون تو یہ کفالت صحیح نہیں ہے اور یہ کفالت کے عدم لازم کے لیے دلیل ہے۔ نہ کفیل بالذات کے اصل پر ہی ہونے سے کفیل ہی ہو جاتا اور فان الغدر حقیقت میں فان الکفالت پر کفالت (حالیہ) اور یہ کفیل اصل کو بے ادایا ہے اور اس قدر حافہ و یگا۔ سو اورین معج کے بے ادایا ہے اور اس قدر حافہ و یگا۔ تاہم کفالت نہیں ہو سکتی ہے۔ قاضی جب گواہ گزریکے نور علیہ سے کفیل بالذات لگا۔ لہذا دعویٰ کا حاکم کرنے کفیل لگا۔ اور کفالت بالمال پر مجبور نہیں ہے۔

کتاب القضاء والشہادۃ - خطبہ افتاد نہیں ہے اور نہ اس پر عمل ہو سکتا ہے جو جس کا غرض وقفہ یہ تفسیر کن مرز اور اس پر عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ قاضی یا گواہ پر یا قرار پر یا نکل پر فیصلہ کرنا ہے نہ صرف اس کا غرض وقفہ پر دعویٰ۔ مرز کا اقرار نامہ پیش کیا تو اس کو یہ قسم دینے کے کہ اس نے یہ نہیں کہا اور بلکہ یہ قسم دینے کے کہ اصل مال تجھ پر ہے یا نہیں ایک دوکان خریدی اور قبضہ کے بعد اس کے دروازہ پر میر لگا ہوا پایا کہ میر دوکان فان بخیر ہو تو وہ میر ہو کیونکہ ان علامتوں پر احکام مبنی نہیں ہو تھے ہیں اور قرآن شریف اور کتابوں پر جو وقف ہو لکھا ہوتا ہے اس کا یہی حکم ہے۔ مگر برات سلطانہ بادشاہی احکام جو وظائف کے لیے ہیں ہمارے زمانہ میں مقبول نہیں بشرطیکہ ان (تذویر) اصل بنوا ہو۔ دلال اور حوان اور (بیاع) و اگر کا (دفتر) میں کہا کہ مقبول ہے کیونکہ اس میں وہ ہی لکھ جو لکھا ہے اور جو دیتا ہے۔ دعویٰ کیا کہ مال علیہ نے کہا جو دعویٰ کے تذکرہ ہی میں لکھ دہ میں سے تھو لکھا تو میر نہیں ہے یا جو تیسرے جریہ میں ہے تو یہ قرار نہیں ہے کیونکہ یہ سب محمول ہے مگر جب شے معلوم و معین ہو تو قرار میں کو نہ قید میں مارہن اور نہ قید کریں اور نہ طوق و نہ نیم کیا جاسے۔ مگر اپنے قیاس و دلائل کو نفقہ دے یا ان میں مساوات نہ کرے یا کما حقہ ہمارے قیاس کو نفقہ دے ہو سکے گا۔ اگر مراد است و اگر مراد تک نفقہ دے تو ساقط اور کچھ ہو سکتا نہیں ہے اور اپنی عورت سے مراد تک جامع نہ کرے تو کچھ اس کا عرض نہیں ہے۔ حق قبول پر حلف نہیں ہے شریک؛ عیانت مہر کا دعویٰ ہو تو حلف نہیں ہے۔ اور یم کے دعویٰ کو تمت قبول پر حلف ہوتی ہے اور وقف کے متبادل کو ا موع و کمر وال (موع و الفتح وال) کو حلف دینا۔ رہن قبول پر حلف ہوتی ہے دعویٰ غصب پر حلف ہوتی سر نہ قبول پر حلف ہوتی ہے۔ عدالت کا حکم اسی پر ہے جس پر حلف ہوا ہے کسی اور پر نہ حلف اصلہ اور نسب اور استاقتہ اور نکاح میں ایک بار پر فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر دعویٰ نہیں سنا جاتا ہے اور قضا بالوقف میں دوبارہ دعویٰ سنا جاتا ہے۔ اول چار میں معاملہ کے سوا اور دن پر ہی حکم کا اثر پڑتا ہے اور پنجم میں کسی پر اثر نہیں پڑتا ہے۔ اور معاملہ کے جس سے ملک ملی پھر اس پر ہی اثر نہیں پڑتا ہے۔ اور ایک شخص نے شہر میں سے بیچ لی

دعا

کتاب القضاء والشہادۃ

دعا

عدہ میں نہیں ہوں ہوگا۔ دفع فاسد قول نہیں ہے اور اگر دفع صحیح ہو گا کہ میرے گواہ موجود ہیں
 مجلس ثانی پر جملہ دیا جائے۔ دین کا اقرار کیا اور بعد اسکے ایذا دیا۔ اس کے بعد گواہ سب سے پہلے نہ گواہ کر گیا
 کہ شہر میں میرے گواہ موجود ہیں در نہ اوپر فصل ہو جائے گا حکم کے بعد دفع صحیح ہو گا اس سے ثابت کہ اگر تیرے
 اس عاریتہ ہو یا کھایا ہو تو دفع صحیح ہو کہ اس کو قبضہ خصومت نہیں ہے۔ یہ ہوا بیت اور بیت بیامت اور نہ دکان
 کوئی کیسی طرح سے دفع نہیں کر سکا ہو اگر قاضی کو امید صلح دیا یعنی ملت مانگے یا قاضی کے مشابہ ہو تو نہ دین
 ان کے سے در نہ دور فیصلہ کر دے بہ نسبت ابتدا کے باقی رہنا سہل ہے۔ قاضی نے فراموش کیا کہ اگر تیرے گواہ
 اور قاضی ہوئے کے بعد فاس ہو گیا تو معزول ہو جائے گا جس کا اقرار قبول ہو اسکے گواہ بھی نہیں مانگے۔
 ح جو مدعا علیہ ہو اگر اقرار کرے تو قول اور اقرار کرے گواہ لائے تو مسوع ہو گئے۔ مگر در اثبات اور نفی جیسا
 میں گواہی ہی چاہی ہے نہ اقرار۔ اور لکھ کر کہ وہ میرا ساتھی ہے یا دوست یا میں اس کا بیٹا ہوں گواہی
 قبول نہیں کہ میرا گواہی میرے مقابلہ میں ہے جو مدعا علیہ میں ہو اور اگر کہ میں اس کا باپ ہوں اور یا وہ میرا بیٹا
 ہو یا وہ میری ندی ہو گواہی قبول ہو۔ بنظر قدرت یا سطر انباء مسائل کے ضرر یہ کافر کی گواہی قبول
 در نہ ہیں۔ قاضی نے اپنے لیے اور نہ اسکے لیے جس کے لیے ہو گواہی نہ سکتا ہے یا وہ اسکے لیے گواہی نہ سکتا
 فیصلہ نہیں کر سکتا ہے کہ وصیت میں اپنے لیے اور اسکے لیے کہ جس کی گواہی اسکے ہی میں اور اس کی گواہی
 ہو اسکے ہی میں معول نہیں ہے فیصلہ دیکھتا ہو۔ قاضی کا ابن شل قاضی ہے کہ کسی امر کا (عدہ) ذمہ اس پر نہیں ہے
 اور قاضی کا ذمہ اس پر ہے کہ قاضی نے جس کو قیام پر دیا ہے قیام کیا ہے تو قیام ضرر کر سکتا ہو نہ قاضی میں یہ بدویں ہو
 اسے یا کسی بدویں ہو یا بیت کا دلہ منفر ہو۔ یا اپنے مورث سے کوئی خیر بدویں اور مورث نہ لگتا اور نہ چاہتا
 کہ میں عین ابیروں سے۔ یا منفر جو صاحب مال ہے اس کا باپ صرف ہو تو قاضی ان امور میں کہ گواہی نہ کر سکتا ہے
 مال تمام اور وقف کے۔ بدیوں غلام میں تک تیرہ کہہ بلا کفیل رہا کیا جائے۔ قاضی سے تو آنکھوں کے مرد کو کہیں
 تعویذ کر لگا۔ قاضی کے رد و حضرت ام لشکر والدہ اور ایک اور بدویں گواہ آل حاکم نے کہا کہ ایک لکھ لکھ لکھ
 حاکم ام بشر نے کہا کہ بھوکہ اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرا باپ کو ان فیصلہ اھل اھل اھل اھل
 اھل اھل اھل ایک گواہ کہ ہوا لائے تو دوسری عورت گواہ اور لا سکتی ہے۔ حاکم چپ ہو رہا۔ شاہ رور کی
 تو قول ہے۔ قاضی تیرے ہوتے ہوئے امیر بہر (امیر مصر یا امیر) لکھ کر سکتا ہو حکم (یا اس میں) بدین
 رہیں) شل قاضی ہو۔ دل منفر کھنڈے فریق بسبب الجب اور بھار بلوغ اور بعد ازاں مدعی یا مدعی

[illegible]

اگر ایسا ہو کہ اس سے انکار کرے اور اس کے خلاف عینی ہو تو اس تقریب میں دل خصم نہیں ہو سکتا
 مگر گواہ نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر اس کے خلاف عینی ہو تو اس تقریب میں دل خصم نہیں ہو سکتا
 وہاں پہلی قسم کی ہوتی ہے جو باوجود اس کے کہ وہ عاقل اور عاقلیت کے ساتھ ہو اور وہ عاقلیت کے ساتھ ہو
 اسے گواہ نہیں کر سکتے ہیں۔ واصل یہ ہے کہ اگر غیر مقرر سے خوف ضرر ہے تو مقرر گواہ ہی کرنا
 ضروری ہے مگر مقرر ہی گواہ ضروری نہیں۔ تاہم یہ فیصلہ جاری ہو سکے۔ مگر یہ نالاش ہوئی اپنے اقرار کی
 تاہم اس کے بعد بھی اگر ضرور ہے اور اس کے بعد بھی اگر ضرور ہے اور اس کے بعد بھی اگر ضرور ہے اور اس کے بعد بھی اگر ضرور ہے
 یہی ہے جو اثر اقرار کے ساتھ ہی ضروری ہے۔ پہلے ایک کو گواہ دیا پھر دوسرے کو اول گواہ لایا اور اسے
 حاضر کیا اور اسے گواہ مسموع ورنہ نہیں گواہی چاہی ناگناہ کہہ رہے۔ اور طلب ہو تو تاخیر حرام ہے۔ اور
 عدالت تک پہنچانے سے تاخیر ہے باغی ناسخ ہو گیا تو تاخیر حرام نہیں ہے۔ اور یہ ایسا ہے کہ اس کی گواہی بہت طلب
 تھا (ہوتی ہے) مثلاً مقتدا وقت ہے) یا حاکم ظالم ہے تو گواہی دینا ضرور ہے اور گواہ جانتا ہے کہ قاضی کا درجہ
 اور اس کے درجہ اور پتہ قاضی میرزا گواہی قبول نہ کر لگا تو تاخیر حرام نہیں ہے۔ سوا محدود وقف کے اور سوا اس کے
 کوئی اور عین محدود ہے۔ ہر فاسق کی توثیق ہے۔ شہادۃ فیج اصل کے لیے منظور۔ داد اس کے پوتے کے لیے ہو سکتے
 تاہم یہ (پوتے) اپنے چچے سے گواہی دے تو مسموع ہے۔ شہادۃ فیج اپنے اصل کے غیر قبول ہے۔ اور اپنے ماب
 ماب کے گواہی دے یا اپنے ماب سے راہی ماب کی مومن کے لیے گواہی دے اور اس کی راہی ماب کی مومن ہو جو ہے
 موصلاً ہے۔ بیچ اور سارہ اور صلح اور اقرار میں اگر گواہ کے قول میں نہ رضامندی کے۔ اور گواہ نہون تو مدعی کا
 قول قبول ہے۔ صحیح اور ضابطہ میں تشریح ہو تو مدعی صحیح کا قول قبول ہے۔ دو فایع و مشتری میں ثمن
 یا سبب؛ دو فایع، مین یا وصفہ ثمن میں ما جنس ثمن میں تناع ہے اور کسی کے پاس گواہ نہیں ہے تو
 ورنہ مخالف کہیں۔ سلطان مقرر کر سکتا ہے کہ اپنی مدد کے اور اپنی مدد میں اور نفاق قسم کے مقدار سماعت
 میں۔ حاکم سلطان دعویٰ کی سماعت خود کرتا رہے۔ سوا وقف اور ارث کے پندرہ برس کے بعد کی
 مقدمہ مسموع ہو۔ (بہر موصوفہ اتلاف حق ہے۔ مثلاً پندرہ برس کے بعد یا اور اس کی جو روئے کسی
 اس کے نکاح کر لیا تو اب دعویٰ شوہر اول اصل قاعدہ پر ساقط ہو جائے گا۔ تو نہایت ظلم ہوگا) قاضی گواہوں کے
 مکان و زمانہ پر یا فیکر کر سکتا ہے۔ اس کی رائے ہو تو گواہ کو قسم دے سکتا ہے۔ کیونکہ گواہ کا تکریم و موقوف ہو گیا تو
 قسم کی دیکھا ہے۔ مگر یہی جائز اور باپ یا دمی۔ یہ ہے تو حاکم بیع تو کر سکتا ہے۔ اور دیون کو کب تک چھوڑ

اور کوئی اور بھی اوس کا ولی نہیں ہوتا قاضی خود نکاح نہیں کر سکتا اور رزاد میں سے کر سکتا ہے اور رزائے دست سے کر سکتا ہے اور رزائے
ایسے ترسے کر سکتا ہے کہ اگر کسی گواہی کے لیے ادا کی گواہی ادا کے لیے قبول ہو۔ قاضی ایسا مال نہیں کہ ہاتھ میں بیچ سکتا
اور نہ ادا کا مال خود خرید سکتا ہے اور وہی سے مال نہیں خرید سکتا اور قسیم کے اختیار بیچ سکتا ہے نہ کہ وہی قبول کر لے سکتا ہے
گو قاضی ہی بے نفی ہو کر کیا ہو۔ مرین نے وقف کیا اور رگیا اب قاضی نے فرض کے لیے ادا کیا مال بیٹا اور اس کے
معد مشونی کا اور مال بھی ملا (جو وقف نہ تھا) تو بیع مال وقف جاری ہوگی اور اس قیمت سے اور زمین خرید کر وقف
وہ وقف کر دینا۔ اور عمارت پر کام نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ قاضی کا کام حکم جو نہ کسی کا قاضی جو دل کے حکم سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔
محل قاضی نہیں ہے بلکہ اب قاضی کیلئے ہے۔ جہاں اگر اس عدالت کا کوئی قاضی نہ ہو تو اس کے روبرو ہو اور ڈوٹ سکتا ہے حکم
تولی کے لیے عوی شرط ہے: حکم نقلی کے لیے اقرار سامع نے اس سے کہا کہ گواہی دینا اور سکو گواہی دیا جاتا ہے ہوگا
اور مقرر اسے اوسکو گواہی دینے سے منع کر دیا گواہی نہیں دے سکتا اور مقرر اس کے بعد گواہ سے گواہی طلب کرے تو گواہی
دے اور کوئی کہتے ہیں کہ دے۔ قاضی مسجد گواہ سے سکتا ہے اور مسجد وہ محض غائب ہو کر اسے کہیں یہاں گیا اور امین
(ماہر ہی) اس کے دروازے پر گواہ دے اور قاضی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ مسجد ہے اور قاضی گواہ سے گواہ دے گا۔
مردن بر ما علیہ کے بھی وکالت مقرر کر سکتا ہے مگر کل نام و نسب اگر قاضی کو معلوم ہو قاضی ہر تر دے اور قاضی ہر تر دے
مردن نہ ہوگا اور والی عدالت سے وقف ہونے کی ضرورت تو مت تک اوس کے عرصہ نہ آتا ہے مدد و مل نہیں کیے گا۔ غرض
اگر بیسے قاضی کسی کو کیل کرے کہ اوپر مقدمہ سن سکتا ہے فصل ابرا طرف ثانی کے مدد دے کہ وہ نہیں اور فیصلہ مستحق
ہے ماضی طرف ثانی لکھ سکتا ہے۔ اور فصل طلاق ہی عورت کو لکھ کر دے کہ قاضی کا ہر کہنا کہ گواہی کا اقرار ہے
میں نے بھیر ہر بیٹا کیا ہے مقبول ہے۔ قاضی پر وہ دشمن عورت پر دعویٰ (کی اطلاع) اور قسیم لینے کے واسطے بیع سکتا ہے
نوک کا گھر رہو قاضی کے روبرو قسیم (انکا دعویٰ) کہا سکتا ہے۔ مدت سے پہلے اس پر طلع نہیں ہو سکتی ہے۔ قول امین قاضی
کہ میں نے مدد کہ حلف دی دو گواہوں سے قبول ہوگا۔ بے دعویٰ طلاق اور وقف اور مال و ضمان اور عہدہ یعنی اور
حدود اور سرقہ میں گواہی قبول ہے اور دعویٰ مال فطر اور حد نفقہ کی ضرورت ہے۔ اور مسین گواہی سے دعویٰ قبول ہے
اور حرمیت مصاہرہ اور طلع اور ایلاء اور ظہار میں گواہی سے دعویٰ قبول ہے اور نکاح میں بھی سے دعویٰ گواہی قبول
ہے کیونکہ حلال ہونا عورت کا اور حرام ہونا شد قلیل کا حق ہے دعویٰ مرد و مسین ہے مسود علیہ مسین گواہی جو کفایتی ہے اگر
موجود ہے تو اشارہ کافی ہے ورنہ اوسکا نام اور اوس کے آپ کا نام اور ادا کا نام تلا مضر ہے اور (مخند) خادماں اور
حرفہ اور صرف نام پر اکتفا نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر شخص مشہور کا نام کافی ہے۔ اور مرد کی طرف منسوب کر کے
کی (نہ ہو) کافی ہے کیونکہ اعلام مقصود ہے اور عورت کا حلیہ بیان کرنا ضرور ہے اور عورت کا حلیہ اور حلیہ قاضی کے

یا سفیر پر چکر کا حکم لگانا۔ یا سفیر کو کینا کہ عورت نے جو قصاص معاف کیا ہو وہ باطل ہے یا مطلق ثلاث کا صرف نکاح ثانی سے
 حلال ہو جانا یا بیع ایک درہم کی مدد پر ہم پر ہونا یا تلف مال پر اہل محلہ سے قسامت لینا یا صرف تعزیر پر ہونا
 ہر ایسا عورت کو منع کر دینا کہ جسے اہانت اپنے مال میں تصرف کرے تو یہ سب احکام جاری نہیں ہونگے۔
 کسی حد تک شہادت باطل ہوتی اور اب وہ علت جاتی رہی پھر اسی مقدمہ میں اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔
 مگر غلام جو آزاد ہو کر یا کافر مسلمان ہو کر اور اندھا بینا ہو کر اور لکڑیاں بے ہوش ہو کر گواہی دیں۔ اور حاکم وہی ہو جس نے
 انکی گواہی رد کی تو یہ ایک دفعہ اور ہو یا برسوں کے بعد گواہی دیں تو قبول ہے۔ گواہوں پر جرح صرف آن میں
 امر کا ہوتا ہے غلام بدوں اور غزوہ یا شریک مقدمہ ہوں نقضاً یعنی کہ لیے دعویٰ اور زائش کی ضرورت نہیں ہے
 گواہوں نے ایک حق کی گواہی دے یا علیحدہ پر دی اور مان کیا کہ مدعا علیہ ظان کا بیٹا ظان کا لڑکا تو یہ نسبت ضابطہ
 ہو گیا گواہی دی کہ ظان عورت زوجہ ظان نے اپنے زوج ظان کو اپنے مدعا علیہ منکر کے مقابلہ میں وکیل کیا ہے
 اور اسکی وکالت پر مقدمہ فیصلہ ہو گیا تو اس گواہی سے زوجیت ضابطہ ثابت ہوگی اور یہ حادثہ الفتویٰ ہے۔
 اسنے کہا کہ رمضان جب آئے تو ظان ہم پر اور وکیل ہم پر میرے حق کا دعویٰ کرنا۔ اب وہ رمضان کی رو سے
 گواہ با قوت ثابت ہوگی کہ من میں رویت رمضان ثابت ہوگی۔ دعویٰ کیا کہ میرے مال کا ظان نے قبضہ
 ہوا تھا۔ اب قبضہ نے دعویٰ کفالت کا اثر کیا اور دین کا انکار کیا اور گواہوں سے دین ثابت ہوا تھا۔
 دعویٰ دین قدر اور اخیل پر ضابطہ ثابت ہو گیا۔ قاضی اور (وال) سوہر کے مرنے سے اس کے سببائین اور
 خلفاء مرنے سے ہیں اور خلفائے مرنے سے اس کے نائبین و قاضی اور (دلاق) حد پر موقوف ہوئے ہیں۔
 دین قاضی کے موقوف ہوئے۔ اس کے نائب موقوف ہو گئے۔ کیونکہ نائب قاضی تو مصلحت کا لازم ہے۔ اب
 اس زمانہ میں نزدیک شہر موقوف ہو گیا ہے اس لیے گواہوں کو حلف دینا ضروری ہے۔ دعویٰ گواہوں کو کہ تم دینا
 منہج ہے اور راجع برائے اہل کرام ہے حاکم اپنے فیصلہ سے نہیں ہر سکا ہے قاضی کہے کہ میں فیصلہ کرتا
 روح کی اور نہ گواہوں نے وہ کا دیا اور میں نے ایسا حکم باطل کیا مجھ کو گا جب شرطوں کے ساتھ فیصلہ
 کہ دعویٰ میں بیچ ہوا ہو گا وہی ہی درست ہو تو فیصلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اگر قاضی نے اپنے علم پر فیصلہ کیا
 تو رجوع کر سکتا ہے۔ اور قاضی کو اپنے فیصلہ میں غلطی معلوم ہوئی تو فیصلہ توڑ سکتا ہے۔ نہ فیصلہ کے خلاف
 مسئلہ فیصلہ میں فیصلہ دیا تو توڑ سکتا ہے۔ قاضی کافر ان حکم ہے مثلاً قاضی نے کہا کہ زمین مور۔ درہم کی درہم
 یا ادا دین اور کو بہرہ بخا دے یا مدعا علیہ کو فیدہ کرے۔ قاضی کا حکم بھی غلط ہے کسی خیم لگی کہ جسے اس کو دلا۔ یہ ہو

کہہ مھر ہوا تو مال قسیم اور مال وقف سے جس پر وہ متولی ہے عشر لے سکتا ہے۔ حج میں ملنے والے مال کو جو مال کے لئے لے سکتا ہے اگر مگر منیر و قسیم کے نکاح پر کچھ نہ لے گا گو اگر نہ لے پھر علف نہیں لے گا چار مقدمہ میں جو علف دعویٰ رہے۔ رجب بجلہ ۱۷۴۶ء میں مذکور ہیں۔ شے مدعا منقول اور مدعا علیہ میں داخل نہ ہونا چاہیے۔ دعویٰ پر دعویٰ کا سبب بیان کرنا ضروری نہیں ہے مگر یہ علف اور ۲ صورتوں میں منکر یہ علف نہیں ہے جو پہلے تہج کنز میں بیان کیا ہے۔ دو تھوڑے نے اپنے اپنے استحقاق کا دعویٰ ذی الیہ پر کیا اور اسے ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو اس انکار پر اس کو علف نہ دینگے لیکن غصب یا ابداع یا اعارہ کا دعویٰ ہے اور ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو وہ اپنے اس انکار پر علف کر لے گا جب اقرار کرے تو وہ حق لازم ہو جاتا ہے اور اقرار کے بعد انکار کرے تو علف و پا کا جائز میر (سورہ) کہ اس کے حکم سے قاضی مقرر ہوتے ہیں فیصلہ کر سکتا ہے اور قاضی بہ حکم بھیج سکتا ہے اور اس قاضی بہ حکم نہیں بھیج سکتا جو جو فیصلہ کے حکم سے مقرر ہے مصر میں سلطان کا قاضی موجود ہے پھر یا تھاکسی کو قاضی مقرر نہیں کر لے گا۔ جب تک کہ اپنے حدود میں نہ پہنچے قاضی حکم نہ کرے گا۔ وجہ یہ کہ اگر کوئی اس کو مدعیہ دیوے لے سکتا ہے اور کسی کو اپنا نائب نہیں کر سکتا ہے مگر سلطان نے قاضی بنایا اور اسے اپنے حدود پر روانہ خواہدورت اسی میں رہنا یا تو اپنا نائب وہاں بھیج سکتا ہے حادثہ دعویٰ کہ میں نے سلطان زمین پر اثرا میرس میں دیا دنگا۔ (غرض) کہ جب تک ایسا تو میں زمین کا کارا و سکودا بدن گا اور میر مدعا علیہ نیاحت جہ سے زمین کا نہ کر لیا دنگا۔ مدعا علیہ نے اب دنگا کہ میر زمین وقف ہے اور میر مستاجر ہے اسے اس میں چاہا دنگا سے زمین اور دعویٰ دنگا اور اسیر لایا کہ دعویٰ نے اس میں دنگا سے زمین اور ایک گواہ اتنا زیادہ کتا ہے کہ میر (دافع الیدم) قاضی ہے قاضی نے دعویٰ کے لیے فیہ ملک زمین پر و با اور مدعا علیہ سے گواہ طلب کیے مگر سے اس حکم کی بات والے گواہ میں تھا کہ میر قاضی کی کچھ میں نہیں ہے اس لیے کہ دعویٰ نے اپنا حاجت ہونا با ذوالالہد ہونا بیان نہیں کیا ہے اور دعویٰ اور رشتہ میں مطابق نہیں ہے چاہیے کہ قاضی نے رشتہ دعویٰ سے اگر مدعا علیہ کا قاضی ہونا بیان کرے اور مدعا علیہ نے اس کی تصدیق کی میں قاضی ہوں یا اس گواہ لایا میر چاہا دنگا نے یہ گواہ لایا کہ انہوں نے اس کے دعویٰ کے موافق گواہی دی ہے تو اب قاضی ناظر وقف سے گواہ طلب کرے ناظر اگر اس کے موافق گواہ لایا تو ناچ کے لیے صلہ دے گا۔ کیونکہ اسے ارباب لگا سے جانتے ہیں۔ اور (خارج) کہ پھر شکر زمین ہو سکتا ہے اور اگر دعویٰ نے اپنا قاضی ہونا بیان کیا ہے اور ناظر مدعا علیہ ہے اس کے خلاف یہ گواہ لایا ہے کہ حق مستاجر نے دنگا سے زمین تو ناظر کے گواہ سے قبول ہو گئے کیونکہ وہ خارج ہے اور ناظر کے گواہ اس لیے قبول ہیں کہ حق (مستاجر) دنگا سے زمین دنگا سے زمین اور مدعا علیہ لایا

اور کسافرہ رسد اور عورت کا میرہ ویکو کر تفریق ضرور ہے اور ایک گواہ کا اعتبار نہیں ہے مگر حکم ایک گواہ یہاں ہوا دوسرا
دوسری گواہ کا اقرار لکھ کر وہاں کے حاکم کے پاس پہنچا دیا کہ ہم میرہ جانتے ہیں کہ رقم تمسک کچھ اصل ہے اور کچھ نہ لکھا گیا
تمسک مقرر ہوا اور پھر گواہ ہی گزرتے تو ہم لاچار معطل دینی ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اسنے لایا اور اقرار کیا ہے۔ محوس کا اظہار
ثابت ہو یا قرض و بوسے یا مدعی راضی ہو یا تو رہا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں (مفصل) حسین خوب فطہت اور ہوشیاری
سوا دسکی کو ابھی مل رہی ہے اور اسکا اقرار قبول ہے و دیگر گواہی دیتے ہیں کہ میرہ عورت فلان کی ہے اور وہ مر گیا ہے اور
دو گواہ میرہ گواہی دیتے ہیں کہ اسنے اسکو طلاق دی تھی تو اول گواہی قبول ہے۔ بیع کے گواہ کہتے ہیں کہ چھٹو معلوم
نہیں ہے گواہی نامعلوم۔ اور نکاح کے گواہ کہتے ہیں کہ ہم ہر نہیں جانتے ہیں گواہی قبول ہے۔ نقاب والی عورت بر گواہ
نہیں جو کہتے ہیں اور نہیں دیوار طلاق کی گواہی دیتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ ہم معلوم نہیں کہ صحت میں تھا یا مرض میں تو حکم
ماہرین ہوگا اور وارث کہتا ہے کہ اسکو ذبیان نہا تو جب تک گواہ یہ نہ کہیں کہ وہ بیع العمل تھا قبول ہوگا۔ گواہ کہتے ہیں کہ
وہ کمری کا راج تھا ہر گم کہی کو نہیں جانتے ہیں تو ہم اسکو حکم دینگے کہ اگر اسے میرہ ثابت کر دے کہ کمری ہی عورت ہے
گواہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے اپنا نکاح کیا اب ہم نہیں جانتے ہیں کہ اس میں ہر اسکی عورت ہے یا نہیں۔ گواہ کہتے
ہیں کہ میرہ شے معلوم ہے سنے خبر دی تھی اب ہو معلوم نہیں کہ میرہ شے اب بھی اسکی ملک ہے یا نہیں تو حکم کیا جائیگا کہ
ہر عورت اسکی جو رہو اور وہ شے اسکی ملک ہے میرہ دلیل مستحاج ہے اور عقد کا ساہر شاہد فی الحال ہے۔ دیکھا کہ
ایک جانور دوسرے کے پیچھے ملتا ہے اور اسکا دودھ دیا ہے تو میرہ گواہی دے سکتا ہے کہ میرہ جانور اسکی ملک ہے اور
اور تھے بیان پیدا ہوا ہے۔ شطرنج سے عدالت ہمیں جانی ہے مگر جو ابوا کثرت حلف ہو یا غارت کا وقت جاتا رہتا ہوا اور
راہ عام پر ٹیک کر کہینا ہو۔ تو عدالت سناٹا ہو جاتی ہے اور اسکیے ضیق کا کچھ ذکر ہوتا ہو۔ غیر ذی الید میرہ سوا
مترک کے دعویٰ مسیوع ہمیں ہے سوا غنوق قضا میں کہے اور کسی مدد میں اسنے لئے گواہی نہیں دے سکتا اور شکار میں
ماہر میں سے دودھ نے کہا کہ دل ہے ہمہ و کو اور اسکو معاف کر دیا ہے تو ان مدعی گواہی قبول ہے حسن (ابن ماجہ)
لے ہیں سب کے لیے مول ہے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ صرف اس ایک کے لیے مول ہے مختلف نے کہا کہ میرہ شے
مردار کا تھا گواہ نے کہا حلال کا تھا یا حیرانہ موی کے نہیں ہیں اسنے اقرار کیا اور گواہ کہتے ہیں کہ وہ نذر رسد تھا
یا اسکیے کا تو گواہی بدلیل حال قبول ہے گواہ کہتے ہیں کہ اسکو اسنے زخمی کیا اور صاحب فراموش ہو کر مر گیا تو اسکی
اد سیکے قتل کا حکم ہوگا اور گواہ کہتے ہیں کہ دیوار چکی ہوئی اسپر گری اور مر گیا تو یہی حکم ہوگا اور مول میں ایک شخص
دو یا کہ اسکیے گائے من سانب لپٹا ہوا تو میرہ حکم اس حال ظاہر ہوگا کہ اسکی سبب پر قاضی کو بیعتا مال

حکم ہوا اور

دارشیراد مکایان ضروری کہان فلان کو ایک شے یا ایک چیز میرے مال کا یہ بنا تو مجھ پرین دیکھتے ہیں کہ مکمل
 وکل فیہ من جمالت مانع ہے۔ اور ملاق میں جمالت مانع نہیں ہے زوج بر زبان کرنا واجب ہوگا اور حدود
 میں جمالت مانع ہے یہ زانی ہے یا زانیہ ہے۔ عاقلہ کو جو حق کا عالم ہو انکار نہ چاہیے۔ مگر دعویٰ عیب بین
 مانع انکار کرے یا مستوی گواہ لائے اور مانع کو واپس پڑے۔ خاں گواہ تلج لایا کہ یہ پچھلے سے یہاں پہنچا ہوا
 اور ذوالید بھی یہی دعویٰ کرتا ہے تو ذوالید کے گواہ غالب ہیں۔ مسلمان کسی فرد پر اور کشتابی کسی پر کسی
 کسی کو قیامین مقدم سن ہے۔ بے سبب گواہی وراثت قبول نہیں ہے۔ مثلاً فلان قاضی مشجبا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔
 ہمان یا بی کی گواہی ہو تو معنی و علاقہ و اخلاقی کہنا ضروری ہے اور این اور بنت اور پوتہ اور باب اور ما کے
 تلبہ میر تفصل ضرور نہیں ہے۔ جنت باگراہ ہے یا اقرار ہے یا قسم سے نکول ہے یا قرینہ قاطعہ ہے یا قاضی کو قاضی
 ہونے کے بعد علم ہوا ہے یا پ کا قول یا قسم قبول ہے کہ اس سے دل نہ منہ کو نقد ہو نہاد یا ہے یہ جب ہے کہ قاضی کے
 حکم سے یا خود ماپ نے نقد مقرر کیا ہے اگرچہ بی کی یا موصول نقد کی منکر ہے مرد می ہے کہ میں نے عورت کے
 نقد دیا اور عورت منکر ہے تو قول عورت کا قبول ہے۔ اور عیون ایضا کا مدعی ہے تو اسکا دل قبول نہیں ہے
 در شخص مدعی ہوں تو اسکا ذکر سچ میں ہے کہ یا بیج سو بارہ صورتیں ہیں۔ سواء حدود کے تصدیق ہر امر کی اقرار
 ہے سچ تصدیق اقرار ہوتا نہیں ہے۔ قرینہ یا بیحد نہیں ہو سکتا ہے۔ بیحد یا قاضی نے کہا ہے ہر جنت و آ
 کے لیے جنت ہے۔ اور نسب اور دای کی گواہی اور نسخ نکاح بعنت اور نس گواہان کے لیے یہ قاضی جنت
 نہیں ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم و ملکہ اتم و اسلم و علی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم۔

جلد اول تمام ہوئی

جلد ثانی

کتاب الوکالت دکن جو حکم کر دیا ہے اگر مفید ہے تو مطلق واجب العمل ہے۔ اور وہ مفید ہے اور من و مر
 اور مکمل نے بہت تاکید کی تو اعتقاد ہوگا اور نہ نہیں ہے۔ بیمار بچا اسنے بچہ خیار سید یا تو بن نہاگی کہ یہ مفید ہے
 فلان کے ہاتھ بیچنا اسے کسی اور کے ہاتھ بیچنا یا وہ بھی بیچ ہوگی۔ کفیل یا رہن لینا یا قرض بیچنا ہر سو ہوگا
 حکم ہے اور مرض بیچنا تو نقد میں بیچ سکتا ہے۔ اور سوا مرض کے نہ بیچنا تو بھی نقد میں بیچ سکتا ہے۔ اور اسکا

ہوتے ہیں کہ نہ مہذب نہ نامہذب کس میں کتا ہوں کہ بدو گواہوں کے ترجیح کی نہیں ہے۔ پہر مجھ سے یہ سوال ہوا کہ اگر
روحست لگا کر گواہی دینا بیان کرتے ہیں تو کیا حکم ہے تو بھی حاکم گواہوں کی ترجیح کا میں نے حکم دیا ہے اور
دعویٰ الید کی تاریخ مقدم ہو تو ادائے گواہ غالب چوتھے کیونکہ غرض مکر ہو سکتا ہے۔ اور غرض بمنزل ملک ملک کے ہی
اور اداس کا حکم ہی ہے اور غرض رست عام ہو گیا ہے تو اگر زمین مسافروں پر وقف ہے تو غرض ہی وقف ہو گا۔
اور اگر غرض نے لینے کا ہے تو اسکی ملک ہو گا۔ وقف گو دفع کی زمین ہو۔ مدت میں اختلاف ہو تو تحالف نہیں ہے
اور مسلم کی مدت میں تحالف ہے دعویٰ دفع تعارض مسیح ہے نہ دعویٰ قطع نزاع۔ ح تصرف پر ہے کہ کسی کے
ملک پر غرض اور اسنے بے دعویٰ کرے۔ اور نزاع پر ہے کہ میرے حق میں باقی شریعت ہوتا ہے۔ اور دفع
نہ صرف کل زمین مدعی اور طالب ہوں (درون کا ایک ہی حامل ہے) گواہوں میں جو اختلاف ہو تو فیصلہ کا مانع ہے اور
۳۱ مقدمہ میں مانع نہیں ہے۔ تاہی کو جو کوئی کچھ خبر دے قبول کرے۔ اور کسی کے اقرار حد کی خبر دے تو قبول کرے
مسئد کے وارث سب دعویٰ پر یا دعویٰ الید پر دعویٰ دین مسیح ہوتا ہے نہ میت کے دیون پر۔ اور جو بیعت ایسا
بہ مال، اور بصرہ، بکر مرگیا اور دعویٰ دین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صاحب بصرہ ہے۔ مدعی نے دعویٰ ملک کیا
اور مدعی علیہ نہ کیا۔ یہ میرے پاس دو بیعت ہے تو دعویٰ نامسوح اور کچھ ضرورت گواہوں کی نہیں ہے۔ اور
یا شریعت کا دعویٰ نہ ہے۔ یہ بھی جواب کافی ہے۔ اور وارث جو دعویٰ کرے تو اس جو اپنے دفع نہوگا۔ یا کہ اگر
میں شہد مالک سے نہ لیا ہے اور اسنے چکر لگا ہے کہ تیرے ہا کر لے لے تو یہ دعویٰ اس جو اپنے دفع نہوگا۔
وقف یا وارث کا اھلکہ قاضی کا کیا ہوا اور اس بنا پر جو دعویٰ کرے یا گواہی دے تو قاضی کا لینا فرد نہیں ہے
اور دعویوں کے لیے ضرور ہے کسی فعل کا دعویٰ بدون نام فاعل کے صحیح نہیں ہے۔ پہلے کچھ خرید لیا اب اسکی ملک
کا دعویٰ کرتا ہے یا دو بیعت لیا اور اب ملک کا دعویٰ کرتا ہے نامسوح ہے۔ اور اسکو خوف ہا کہ غاصب تلف
کر دیگا اسنے اس سے خرید لیا اور اس سے دو بیعت لیا تو دعویٰ ملک مسیح ہو سکتا ہے۔ منکوہ جہول ہے نکاح صحیح نہوگا
اور جہول ہے نوہر مثل و اجب ہوگا۔ اور بیع اور بیع اور بیع جہول ہے تو بیع صحیح نہیں ہے۔ زید نے بکر پر حق
جہول کا دعویٰ ایک جہولی میں کیا اور بکر نے زید پر اپنے حق جہول کا دعویٰ دوسری جہولی میں کیا اور اسنے
ایک، یا چند اور اسنے اس سے ہاتھ اپنا اپنا حق جہول پیدا۔ اور شہد جہول پر بارہ ہوا تو بیع نہیں ہے اور
اجرت جہول پر دعویٰ صحیح نہوگا اور سوا مرد اور غصب کے دعویٰ اور شہادت جہول مقبول نہیں ہے۔ اور
نہایت مسودہ موقوف نہ قبول نہیں ہے۔ اور اقرار بالجہول مقبول ہے۔ اور وصیت میں جہالت مسیح اور مومی یا اداس

میں پہنچا دوسری جگہ بھی جی سکتا ہو سوا دوسرا وار کے نہ بچا دوسری جگہ پہنچا تو زمین اور گواہی کے ساتھ نہ پہنچا اور پھر گواہی
 کے ساتھ پہنچا تو زمین پہنچ سکتا ہو اور زمین سے رہنا تو زمین پہنچے لیکن یہ بھی دیکھنا ہے اس لیے کہ (تسلیم) یعنی بیع دینا دیکھنے کے
 حقوق میں ہے مگر موکل اور سکا مالک نہیں ہے وکیل جیسا بیع اندک مالک بیع موقوف کا بھی مالک ہے۔ اور بیع موقوف سے
 اگلاست عام میں جو باقی ہو وکیل کی اپنی ہر اہل من تصدیق کی جانی ہے نہ بیع بیع میں وکیل کو ہزار روپیہ دیکر کہ مالک
 خرید و اور یا موقوفہ پر ایک زیادہ کرنے کا اختیار ہے اس وکیل نے خرید اور زیادتی کا دعویٰ ہوا اور موکل نے اس کی تکذیب کی
 (پوچھ کہ وکیل زیادتی کا دعویٰ پر مدعی ہے) اس لیے موکل اور وکیل دو قسم کما بیٹھے اور زمین تھائی تھائی دونوں پر لازم
 ہوگا۔ اگر باذی مشعین کے خریدنے پر وکیل ہوا اس کا قول قبول ہوگا جو خریدنے اور مال کے بیچنے پر وکیل ہوا ہے بیع
 موکل ہے اپنی کو وکالت سے موقوف کر کے گناہ وکیل نکاح و طلاق کا بھی یہی حکم ہے۔ تو وہ حکم صرف وکیل بشرط زمین اور
 وکیل بالخصوصیت کے لیے مقرر ہوگا۔ وکیل کیا کہ طان شے طان کو جو خداداد اور غائب ہو گیا اور مضبوط اور امانت کا ہو چکا
 کسی لیے اور شے رہوں کے بیچنے کے لیے اور جینا رہن میں شرط ہوا ہو یا بعد ہوا ہو۔ اور دعویٰ کو طلب کر کے مقدمہ لائے کہ
 اور مدعا طالع غائب ہواں موقوف میں اگر وکیل ایسے کام سے رک جائے اور اس سے بیہ کام لینا چاہے اور اس کے سوا اور
 سب کاموں سے اگر رک جائے اور میر جہوگا بیٹے وکیل ہو یا اور وکیل جی اور وکیل طان اور وکیل ادا دین پر اگر موکل
 غائب ہو گیا تو جہوگا۔ اور وکیل طلب میں پر سب اسرت جہوگا۔ اور وکیل کو وکالت عام ہو موکل کے دین میں قید ہوگا
 اور ضمان ہو گیا ہے تو قید ہوگا۔ اگر وکیل کو اذن دیا ہے یا کام علی عموم اس کو سیر دیا ہے تو اپنی طرف سے اگر کو
 وکیل کر سکتا ہے۔ وکیل نقص الدین اپنی طرف سے ایسے شخص کو وکیل کر سکتا ہے کہ اس کے خیال میں اگر وہ یوں
 اس کو زمین دے گا تو بری ہو جائے گا۔ اور وکیل بیع رکھ کر ایک کے بعد ایک کو وکیل کرتا ہے جائز ہو کہ وکیل
 آخری ادا کر دے۔ وکیل بالشرافہ اپنے پاس سے زر قرض دید یا تو موکل سے لے سکتا ہو۔ وکیل دعویٰ ہے کہ میں
 زر قرضہ دید یا اور بیع تکذیب کرتا ہے تو نہیں لے سکتا ہے گو موکل وکیل کی تصدیق کرے۔ اب کے وکیل نے بیٹے
 کا مال بیٹھے ہی کے اندر جہوگا یا جائز ہوگا اور اب بیٹے کا تو جائز ہوگا اور اب وکیل و مدثرین میں ایک کا مال
 کے لئے بیٹے جائز ہوگا۔ اب بیٹے کا تو جائز ہوگا۔ سوا ان دو صورتوں کے سب امور میں باپ
 کا وکیل کا ہے باپ کے ہے۔ امور بالشرافہ موکل کے خلاف کرے تو وکیل پر بیع ہوگی
 وکیل بالشرافہ اپنے اس قرض سے راہ دے یا نہ دے۔ کہ موکل نے مقرر کردی تھی تو وکیل پر بیع
 ہوگا۔ وکالت اس میں دو صورتیں ہیں۔ وکیل کو کہا کہ میری زوجہ کو طلاق دے تو اسی

گاجو جو اگر اقرار کرے قبول ہے۔ اقرار اجبار ہے (کو راقہ کرشتہ میں کرنا ہے)۔ انشاء کوئی امر و عقیدہ نہیں ہے۔
 اس لیے اگر اقرار بیوث ہے تو مقرب ہلال نہیں ہے چاہے تو ذکر کر سکتا ہے۔ جو انشاء کو کر سکتا ہے۔ اقرار بھی دیکھ کر ہے۔
 متلاوی اور راجع (طلاق و کرکری) اور نکیل بالبیع اور بوبیہ۔ بیہ بیار ہے۔ اور بیہ اور زافر ہوی اور
 خیم ہوگی موجود نہ ہی انہیں اقرار مفید ہوگا۔ مقررہ لے اور ارادہ ذکر یا نوا وادوں کے اگر بہر توین کر لگا تو مفید نہ ہوگا
 مقرب میں اختلاف ہوا از صحت کامل ہے اور سب اقرار میں اختلاف ہوا اقرار عجم۔ مثلاً فین بدویت یا مضار ہوا
 یا انشاء کا اقرار کیا اور مقررہ لے کر کہ دویت نہیں ہے بلکہ شہن بیع یا فرض نہوار بدویت ہے جو بیہ بین اور مقرب
 اسکی تھیں کرے تو مفید ہے ورنہ نہیں اور اگر اگر انکا کہ میں نے جو فرض دیا تھا تو وہ نوا کی تھیں تو عجم نہیں ہے۔ ایا
 یا کر نہ ہے اور منصب کا اقرار کیا تو اسکا دل دیکھا گیا بن نہ ہو دینا واجب ہے جب مقررہ خا جو نا کر گیا تو اقرار
 باطل ہوگا۔ مشتری کتاب ہے کہ میں نے ایک غلام کو خریدی تھا اور بیع نے وہ ہزار خریدا تھا اور میں نے اسکا کر دیا اور
 قاضی نے اسے دوسرے فصل کر دیا تو شیعہ دو ہزار دیکھا کہ کو کر قاضی نے مشتری کا اقرار جو نا کر دیا ہے۔ مشتری نے اقرار کیا کہ بیع
 دیکھا کہ اگر اور مشتری نے لگوا ہوں سے اپنا حق عدالت میں ثابت کر دیا تو مشتری بیع۔ یہ اسکا نہیں ہے مگر
 کا دوسری کر اور عدالت سے منکر ہے۔ مشتری نے لگوا ہوں سے کمال ثابت کر دی اور عدالت سے فیصلہ ہو گیا اور
 کفیل دین سے نہ عدالت لگا۔ قاضی اسے صاحب مال پر فیصلہ دیا۔ یہ تو مقررہ لے کر سب ہوگی۔ دین ایفا یا بار بار
 الدین پر مشتری ہے اور وہ دیکھتا ہے اور قسم کھا گیا اور دین پر فیصلہ دین صادر ہوا۔ دین کی نکتہ بیہ ہوگی کہ اگر بار بار
 کر اگر کر دیا جائے تو اگر ان کا تہ ہے۔ مرد فانی ہے عورت نے بیہ دین اور قاضی نے کوہ لیکر اقرار کر دیا یا بھائی کو
 شہد کی نفی کی اور دھان کہا تو سب ثابت ہوگا۔ کسیکے فیصلہ میں نہیں ہے۔ اس نے اقرار کیا کہ ہر وقت ہے
 یہ اسکا دار ہے ہوا یا اسکو خریدا تو وہ زمین جو بیہ اسکے اقرار کے وقف ہوگی۔ اقرار صرف مقررہ جوت قاصر ہے
 اسکا تہ اسی پر ہے کہ جس اور پر (موجہ) اجارہ دینے والے نے اقرار کیا کہ یہ مکان کسی اسکا ہے تو بار بار بیع ہوگا
 نہ جو اسکی مع ہے لگو زوج کا ضرر ہے بردائن نہ جو کو قید کر سکتا ہے موجہ نے ابن کا اقرار کیا اور دین اسی
 شہد کو اسکی تہ جو نا کر ضرر ہے پر موجہ بیچ کر اور دین کر لگا۔ عورت جو عدالت سے کہتی ہے کہ میں نے بیع کے
 باپ کی بیٹی دین اور باپ نے ہی اسکی تھیں کی تو نکاح بیع ہو جائے گا۔ باع مقررہ بیع ملو یہی مشتری
 اسکی تھیں ہے تو مشتری بیع واپس کر سکتا ہے۔ کسی امر حال کا اقرار باطل ہے۔ لہذا تو قاضی میں ہی
 کہتا ہے کہ میں نے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا اور اسکا ارش مجھ پر چھو رہم میں تو یہاں اقرار باطل ہے کہ کو کر دیا تھا

مرگیا اور میں نے سوکھ کی زندگی میں اس کا قصہ وصول کر کے ہو چکا دیا تو گئے گواہی قبول نہیں ہے۔ اور سوکھ کی زندگی میں میں نے ایسے لیے خریدنا اور قریب ہی دیکھنا تو یہی ہے گواہی قبول ہوگا اور بدوٹ ہو کر کتاب کی میں نے کل عیاں ہوا سوکھ اس کی تکذیب کرتا جو تو یہی ہے گواہی قبول نہیں ہے۔ سوکھ کی موت کے بعد کتاب کے فلاں کے بعد میں نے ہزار روپیہ کو عیاں ہوا اور ہزار روپیہ لے لیے اور میرے پاس ہے ہاک ہو گئے جاتے رہتے اور جارت کہتے ہیں کہ تو نے نہیں عیاں اور بیچ موجود ہے تو اس کا قول ہے گواہی قبول ہوگا۔ اور جب بیچ موجود نہ ہو تو اس کا قول قبول ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ میں نے سوکھ کی زندگی میں بیچ پر قبضہ کیا اور سوکھ کو ہو چکا باو ہے گواہی تصدیق ہوگا اور جو بیعت ہو چکا ہے میں اس کا قول قبول ہے کیونکہ قرض تو میت پر واجب کرتا ہے اور قرض لےنے مثل سے ادا ہوتا اور وکیل درجیت اپنی برادرت کرتا ہے اور ضمان اپنے نفس سے وضع کرتا ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ میں نے قرض لیا اور قرض دینے والا ہی اس کی تصدیق کرتا ہے مگر سوکھ اس کی تکذیب کرتا ہے تو سوکھ کا قول قبول ہوگا۔ سوا بیچ باو فاکہ سوکھ کے مرنے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے۔ سوکھ (یا بیع) نے خود مشتری سے قیمت لے لی تو بیع ہے۔ وکیل نے فضولی کی عقد جاری کر دی یا بیع اذن و قیوم وکیل کیا تو یہ سب سوکھ پر جاری ہوگا۔ دو شخصوں کو جو کام دیا گیا تو ایک کے کرنے سے جاری نہ ہوگا مثلاً دو وکیل اور دو وکیلیں اور دو قاضی اور دو کم اور دو وکیت لینے والے۔ وکالت کا علم ایک نہ ہو تو وکیل نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن مشتری تو جانتا ہے کہ میں وکیل (بالشرع) ہوں اور بیع کو خبر نہیں یا مودع لے مودع کو وکیل کیا کہ بہر وکیت فلان کو ہو چکا ہے اور سننے ہو چکا ہے اور فلان کو خبر نہیں ہے کہ بہر وکیل ہے تو جائز ہوگا۔ وکیت دینے کے یہ سب وکیل کیا پر مودع اور وکیل دونوں کو وکالت کا علم نہیں ہے اور مودع نے وکیت دے دیا ہے جو الہ کر دی اور وکیت ہاک ہو گئی تو ہاک جس سے چاہے همان لہو سے مودع سے یا وکیل سے۔

وکالت کا لوازم ہے۔ سوا اقرار نسب کے مقررہ مقرر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہو جاتا ہے مقررہ الوقت نے نہ ہو گیا اور پر تصدیق کی جمع ہے اور طلاق اور نسب میں اقرار ادا نہ ہو گیا اور پر تصدیق کی جمع ہے گواہ منکر پر قائم ہوتے ہیں مقررہ یا بیع اقرار کے ساتھ گواہی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور وکالت اور وصایت اور عین علی الذیت اور مشتری سے جو خریدہ ہو اور ہر کوئی مستحق ہو تو انہیں اقرار کے ساتھ گواہی نہیں ہو سکتی ہے مقررہ مقرر ہو تو اقرار باطل ہے اگر مشتری یا جہا ہو کہ میں عین ایس کرے اب یا بیع گواہ لایا کہ مشتری نے اقرار کیا تھا کہ کچھ یا بیع چکا ہے تو اب مشتری حق دینے والا کوئی چیز ادا نہ ہو تو یہ اقرار ہے کہ اس چیز کا وہ مالک نہیں ہے۔ بی بیع کا اقرار کیا اور پر کتاب ہے کہ میں نے خفا کا قبول نہ کیا طلاق کا اقرار کیا اور پر مضمون ہاک طلاق واقع نہیں ہوئی تو واقع ہوگی۔ مکرہ کا اقرار باطل

اور سیکے ہوئے نہیں ایک دوسرے کے لئے اور سیکے حصہ شرعی سے زیادہ کا اقرار کیا تو میرا اقرار باطل ہے خلا ایک شخص مر گیا اور بیٹا
 اور بیٹی جو بیٹی اب میرا کہتا ہے کہ میرا حصہ دو نصف نصف لین گئے تو میرا اقرار باطل ہے اور میرا حال پھر نام نہان کا ہے
 ہو سکا اقرار کرنا ہے کہ اس منہ سے میں نے ہزار روپیہ قرض لیے تھے یا اسے میرے ہاتھ پر کیا ہے کہ اس کی قیمت مجھ پر ہے
 کو کو حصہ صد روپیہ اور بیع نہیں ہو سکتا ہو گئی الجھت مقرر محل اور مرد اس عقد کا ہو سکتا ہے اس لئے اقرار صحیح ہے۔
 جناح کے لیے یہ بیان بسبب صالح میراث یا وصیت اقرار صحیح ہے اور بیع اور قرض کا سبب بیان کیا تو باطل ہے کہ
 وہ حال ہے تو شخص انشاء (عقد) نہیں کر سکتا جو وہ اقرار ہی نہیں کر سکتا ہے۔ دو دائیں ہاتھ ایک ایک حصہ زن
 کی تمہیں کرنا ہوتا ہے اور دوسرا نہیں پاتا ہوتا جو جائز نہیں ہے۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ قرض جب واجب ہوا تھا تو جو مل سے
 ہوا تھا۔ مقدونہ قاونہ کو محض نہیں کر سکتا جو اور قاونہ اگر کہے کہ میں نے دعویٰ طلب کیا تو صد ساقط۔ مرنے سے پہلے ہی
 مرض الموت میں کہہ کر میرے ملاں وارث میرا کچھ حق ہیں جو تو اس کے مرنے کے بعد دوسرے وارث کا دعویٰ اس
 وارث پر مسوم نہ ہوگا۔ اور جو اس نے ہم کہا کہ میں نے ملاں وارث کو بری کیا تو بیع نہ ہوگا موقوف نہ ہوگا۔ کسی
 اور شخص کے لیے مرنے سے پہلے اقرار کیا تو اس کے کسی وارث کا دعویٰ اس شخص پر نہ چلیگا نہ جو وارث کے مرض میں
 میں کہہ کر ملاں ملاں قرض میرے ماپ کے ہے میرا دوسرا حصہ نہیں ہے تو اس کے منہ کا اس کا دوسرا سا بد دعویٰ مسوم
 نہ ہوگا۔ دعویٰ ثابت کیا اور برا کر دیا دین ہے تو بری نہ ہوگا وارث مرنے کے بعد کیا تو ہر حق۔ میرا دعویٰ ہے کہ میں نے
 یا کہ اور میرے مرنے سے کہ اس شخص ملاں میرا کچھ نہیں ہے اور مر گیا تو قصداً اس کا اقرار صحیح ہو گیا عورت نے
 مرد کو کہا کہ اس پر میرا نہیں ہے یا کسی نے کہا کہ ملاں پر میرا کچھ نہیں ہے تو وہ بری ہو جائیگا۔ اگر دیکھتا ہوں تو میرا حق نہیں ہے
 بیٹے نے کہا کہ میرے ماپ کے نزدیک میں سے میرے ماپ پر کچھ نہیں ہے تو میرا اقرار صحیح ہے اور بری کیا یا بیع کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ یا اقرار
 کیا کہ میں نے ماپ سے سب مال لے لیا تو صحیح ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ عورت کا اقرار ہر کی بابت صحیح ہے نہ اور مال باطل ہے۔
 کی اس میں مال اور دین اور روپیہ کا دعویٰ کیا اور زنبہ علیہا السلام کے صلح کرنے اور ظاہر ہے اقرار کیا کہ میرا اس
 مال علیہا السلام کے حق نہیں ہے اور میرا اقرار مرض موت میں کیا اور مر گیا اب وارث اس پر کچھ دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں
 کو یہ کہ وہ لا با ہو کہ ہمارے مورث کا بہت مال ہے میرا مال اور میرا حصہ محدود کر کے لیے میرا اقرار کیا تو مسوم نہ ہوگا اور
 اگر دعا ہے مجھ کو وارثان کے ہو تو میرا دعویٰ اور میرا گواہی اور میرا سنی جائیگی کیونکہ موتی جو پہلے دعویٰ کر چکا تھا اس نے
 متمم ہو گیا وارث کے لیے میرا اقرار اور وارثان کی اجازت پر موقوف رہے گا گو دین ہو یا بھن ہو یا بھن نہیں ہو
 یا ادارہ جس کا اقرار مجھ کو بصورت نفی ہو۔ (مثلاً ملاں کی میرا ہے جو) کہنے کو ایسی دعویٰ کہ میرا حق کو ملاں نے نفی

کتنا حد ملدلیا نجات۔ طالب نے ملاوٹ سے کہا کہ جگو تیرے کچھ تعلق نہیں یا میرا کچھ تعلق نہیں ہے براہِ عام ہے۔ دائیں
 کیل سے دین ناگاہ ہو گا اصل ہے طلب کردائن نے کہا کہ جگو اوس سے کچھ تعلق نہیں ہے تو اصل بری نہوگا۔ اگر
 ابراہیم کو (رتو) نامتناور کرو دیکھا تو باطل ہو جائیگا۔ مختال نے مختال علیہ کو بری کیا مختال علیہ نے رد کردیا دیکھا۔ جگو
 نے دائیں سے کہا کہ جگو بری کرداؤ۔ سنے بری کردیا اب دیون نے ابراہیم کو رد کردیا تو رد نہوگا۔ طالب نے کیل کو بری
 کردیا کیل بر کر دے گا تو رد نہوگا۔ پہلے ابراہیم بر کر دیا پھر رد کر دیا تو رد نہوگا۔ سو اول حرف اور سلم کے ابراہیم
 لیے قبول ضرور نہیں ہے دین ادا کر چکنے کے بعد ابراہیم سے اس لیے کہ ادا کرنے سے صرف مطالبہ ساقط ہو گیا۔ پہل
 دین بری کیا اور دیون نے ادا ہی کیا تو اس براتہ ارتقا کے بعد دیون نے جو پاس ہے واپس لے سکتا ہے اور ابراہیم
 استغفار کے ہو چکنے لے لے لے لے۔ طرف کو صاف کرنے میں صحت کیا اور پھر ادا کر دیا تو وہ ملاقات باطل نہوگی اور پھر پھر
 اسقاط ہوا تو طلاق واقع ہوگی اور جو چاہے راس لے لے لے لے مختال نے عمل کو حوالہ کیا کہ بعد بری کیا تو نام الود
 کہتے ہیں کہ یہ نقل وین کے جو مع نہیں ہے اور نام محمد فرماتے ہیں کہ یہ ابراہیم نقل مطالبہ ہے۔ دیون کا دین نہیں
 ادا کیا اب دائیں نے دیون کو صاف کر دیا تو تبرع کرنے والا جو پاس ہے واپس لے سکتا ہے (فقہ متعین نہیں
 ہیں اس لیے) دیون اپنے مثل سے ادا ہوتے ہیں۔ اس لیے دین سے بری ہونے کے بعد شے دیون ہاک ہوگی
 تو ضمان دیکھا۔ اور ادا دین کے بعد ہاک ہوگا تو ضمان نہوگا۔ وکیل بغض الہین معنی ہے کہ مکمل کی زندگی میں
 میں نے روپیہ لیا اور مکمل کو مہینا دیا تو بدو گواہ بول نہوگا۔ کیونکہ میت پر ضمان واجب کرنا ہے۔ پر مکمل نے
 اس میں کاٹل قتل ہے۔ دین کا ہب کرنا ابراہیم ہے۔ لیکن مختال نے مختال علیہ کو اگر جب کہ دیا تو مختال نے اسے ادا کرنا
 اور بری کیا تو نہ لے سکیگا۔ اور کفالت میں ہی ہی حکم ہے۔ اور ہبہ قول صحیح ہے قبول پر موقوف ہے۔ اور ادا
 مقبول پر موقوف نہیں ہے۔ ایک گواہ ابراہیم اور دوسرا ہبہ کہ ہے تو اس میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اگر ادا ہی ادا
 ہو (صحت) قبول نہیں ہے۔ ابراہیم دین کے دھنی میں تم کیا اور اسقاط تو بلحاظ معنی علیہ کا سارا معلق ہے (دوسرا
 یہ سکتا ہے۔ مثلاً اگر تھوکل کچھ دیکھا تو باقی سے بری ہے) (امی بری ہو جائے گا) اور ادا و تہی (سبب) (اگر ادا
 (اگر) ہے۔ اور بلحاظ اسقاط شرط کے ساتھ معنی اور سکتی ہے مثلاً اگر انسان دسے تو باقی سے سزاوار ہے۔
 اول نیچے ٹھیک اگر نہ کر دیکھا تو رد ہو جائے گا اور ضمان لینے اسقاط قبول پر موقوف نہیں ہے اور محمود جہ بھی ابراہیم
 ہوگا۔ اور دو دیون کو کہا کہ ایک کو بری کیا معی نہوگا۔ مورث کے دیون کو وارث نے بری کیا اور ابراہیم ورثہ
 مرنے کی خبر نہی تو بلحاظ اسقاط اور بلحاظ ٹھیک معی ہے چنانچہ مورث کے مرنے کی خبر نہی تھی اور کہ فیہ انکا جملہ

اور اس کے بعد مختال ہے

جگو تیرے کچھ تعلق نہیں ہے

لایا کہ دعویٰ نے اقرار کیا تھا کہ میرا دعویٰ باطل ہے اور صلح سے پہلے یہ گواہ گواہ لایا تو قبول ہے اور اس صلح کے قبل صلح میرا گواہ لایا تو صلح ثانی باطل ہے کیونکہ صلح کے بعد صلح کرنا باطل ہے۔ دعویٰ فاسد پر انکار کیا اور صلح کر لی تو یہ صلح فاسد ہے۔ دعویٰ سے صلح یا ابراء طلب کرنا قرار نہیں ہے۔ اور مال سے صلح اور ابراء طلب کرنا اقرار انکار کر کے صلح کرنے سے دنیا میں بے نفع نزاع ہو جی میں مگر جب بری کردے تو عقیق میں صلح ہے۔ مال سے منفع پر صلح کرنا اجارہ ہو۔ مثلاً غلام کی خدمت پر صلح کی۔ اور غلام کے جو کما کرہ نے یا گھر کے کرایہ پر صلح کی تو جائز نہیں ہے جس ضرر صلح کی وہ کسی اور کی نکل تو پھر دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور جو صلح نہیں ٹوٹ سکتی ہے مثلاً تنصاف اور نکاح اور حلقہ تو حیثیت لے سکتا ہے۔ دعویٰ نفع سے صلح ہو سکتی ہے۔ حد سے صلح نہیں ہو سکتی ہے اور حد مذمت سے ہو سکتی ہے تہیٰ فی صلح کی ہر کہتا ہے کہ میں (مکرہ) لاچار صلح کی تھی قبول نہ ہو گا صلح میں اقالہ اور نقص ہو سکتا ہے۔ ہائے صلح کرنا اقالہ نہیں ہو گا انکار دعویٰ پر صلح کی ہر معلوم ہو گا کہ اوپر کہہ واجب نہ تھا صلح باطل ہے۔

کتاب المضاربت اگر فاسد ہوگی اور مضارب نے کام کیا تو ادا جہ مثل پاسے گا۔ مضارب فساد کا دعویٰ ہے کہ رب المال کا قتل قبول۔ اور کسی سے تو مضارب کا قتل۔ یعنی جو صحت کا دعویٰ کرے اس کا قتل قبول ہے۔ مضارب شہر سے نہیں فرار ہو سکتا ہے اور سب کچھ خرید سکتا ہے۔ مضارب قرض پر حسب عادت تیار و بازار بیچ سکتا ہے۔ اور بیع فاسد میں مالک ہوتا ہے نہ بیع باطل میں۔ خلاف حکم رب المال مضارب کہہ نہیں کر سکتا ہے۔ دعویٰ یہ کہ میں کیا تھا اور وہ گزر گیا تو اب صرف کیا یا نہ کیا مضارب باطل ہوگی پہلے کہا کہ اپنی رائے پر کام کرو پھر بیع کر سکتا ہے کہ نہ کرو پہلے مطلق کہا پھر کما سفر کرنا تو اسیر عمل ہو گا۔

کتاب الحصة منقول کا بیہ حائز نہیں ہے۔ اور باپ و والدہ غیر کے ہر منقول کرے تو جائز ہے۔ فاقل یا کا ہر لہو ل کرے بیع ہو اور جس میں نفع نہ ہو تو نہیں۔ مفروض کے سوا کسی اور کو قرض ہے کہ کیا جائز نہیں ہے۔ مگر حسب اس کو وصول قرض پر (مسائل) وکیل کر دیا تو جائز ہے۔ اسی لیے اگر انبی شی کو اپنا حق اس کے باپ (اپنے شہر سے) لے لینے پر مسلط کیا تو یہ ہر جائز ہے۔ کسی کا دین اس شرط پر ادا کیا کہ میں پھر وہ دین بچ سکوں یا حائز نہیں ہوگا وکیل بالبیع ہو۔ اور اگر دائرین یہ اقرار کرے کہ دین تو حقیقت میں غلام کا ہے اور میرا نام غلام کا تھا تو بیع ہے کیونکہ یہ اختیار ہے۔ تملیک اور منقولہ اس کو وصول کرنا کتاب ہے۔ بیع اور اجارہ مجملہ اقالہ کا جائز ہے۔ صلح پر حائز نہیں ہے اور نفقہ زوجہ اور ارث کا بھی بلکہ وصیت و بنا اور مشتری کو شفعہ کا گھر بنا یا خود دیکھ صلح ہے واجب ہے۔ بیع مکرہ یا شفعہ باطل ہے۔

[illegible]

دیکھا ہے اور عاریت اور نہ کرایہ اور نہ رہیں دیکھا ہے اور نہ تجارت اور عاریت دیا جاتا ہے نہ زمین اور عاریت عاریت
 ہو تا ہے نہ اجارہ کسی کے لیے اس کا کام کرے نہ آخر نہیں ہے جو میں امانت ہو گیا دیکھے گا، معی ہوا دوسکا قول اول ہے۔
 امین جو اپنا مال مال امانت سے ملا دے تو وہاں دیکھا جو خمس فقیروں کے لیے مانگ کر مال سے ملا دیتا ہے وہاں دیکھا
 (مسلم) دلال بھی ملا دیکھا تو نہ مان دیکھا۔ امین صان حب دیتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے امانت پر گیا اور امانت تو نہ لگتی
 اور وہاں ہلاک امانت نہیں ہے موقوف طلب کے عدا امانت روک میں سکون ہے۔ موقوف نے اہل بیت کو دوسٹ رہا مال دیکھا
 مالک حب بنا ہوا مال عاریت دیکھا اس لیے وہ اور زمین کے کسی کا نہ لے سکیگا گو دست مقرر نہوا تو آخر شل دیکھا۔
 عاریت ہو گیا کے خارج مستیر ہے۔ امین یا دفع تمہیں یا انکار نہاں کے لیے قسم کھاتا ہے۔ دوسٹ مالک گھر میں پیدا ہے یا جو
 اس کے خیال میں ہے اس کو دیکھ سے موقوف نے دوسٹ بیکر جس مالک دیکھا اس دیکھا۔ ہوں بہت سے ایک دیکھا
 کہ وہیں دیکھا تو بھیج نہوگا۔ کہ جانے تک کرایہ صرف مانے کے لیے ہوگا وہاں اس نے کیے لیے۔ بصاحت والا اور کو بیٹا
 نہ دیکھا عاریت مثل اجارہ ایک کے مرے سے مع ہوا جاتی ہے۔ دوسٹ دیکھ میں اور مالک نے میں موقوف کا قول قبول ہے
 موقوف کھاتا ہے کہ وہ حکم دیا تھا کہ ملاں کو وہ وہ میں ہے، یا مالک کا قول قبول ہے۔ دوسٹ میں اور
 موقوف کھاتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں دوسٹ دیکھا اور گاہ نہیں میں تو دوسٹ نصف دیکھا اور دوسٹ
 کا صان او کو دیکھا موقوف مر گیا اور اس کے پاس دوسٹ ہی ہے تو اس کا سبب کہ دوسٹ اور دوسٹ اس کے لیے لے لے لے
 کتاب الحشر والمائدوں سفیر مثل موقوف ہے اور اس کا نکاح اور اسکی طلاق اور اس پر جو نہ ذکرہ وجہ و عداوت جاری
 میں اور بایہ وادکی ولایت اس پر سے داخل اور عفو مات کا اقرار مل اور نفقہ دینا اور وصیت اسکی قبول ہو کر اس پر اس پر
 میں مثل باغ ہے۔ اور امام صادق علیہ السلام کا قول کہ ہے، صاحبین صیغہ احوال میں گرفتار نہاں ہے کہ مال جو
 دیکھا تو نہ مان دیکھا اور قول کرے تو اس کے موقوف یہ دیکھا قرض لیکر یا دوسٹ لیکر یا عاریت لیکر یا کہ خرید کر حرج کر ڈالا تو
 نہ مان دیکھا۔ احادیث کا اذن تجارت کا اذن ہو اور تجارت کا اذن اجارہ کا اذن ہے۔ (مسلم) دیکھا کہ اجارہ نہ مان دیکھا
 کہ کہی کرے یا اجارہ یا بیع یا سٹا دیکھا کہ کسی شخص کی ملک کے ہاتھ میں دیکھا اور کہا کہ سر سے لے کر آخر دیکھا کہ اس سے
 خریدنا تو ہر اذن تجارت ہو و سوا عاریت کے اور اذن تجارت میں شخص میں ہو سکتی ہے عورت سفیر سے کوئی نکاح
 کیا تو بھیج ہے۔ اور موقوف ہوگا تو ولی اعتراض کر سکیگا اور اس سے مزج سے طلع کیا تو مال لازم نہوگا بطلاق ہو جائیگی اپنی زندگی
 میں یوں نہ پناہ لے سکی ہے کیا تو دامن یہ ہر باطل کو اسٹا ہو اور قاضی بیکر دین یا اگر لگتا اور ہوا وہ مالک کا ہے
 کتاب الصفہ شعور کے۔ احکام بیع کے میں۔ اور جو کہ سفیر حوالہ دیتا ہے اس (غرم) دیکھا کہ صان نہوگا سفیر نے

کیا تو ایہ کا قول ہوں قسم کے قول جو۔ بالغ نے دشمن کو لڑنے سے پہلے دشمن کی شہر کی کو اسات کرو یا تو شفیق سے ساقط ہو گیا۔ اور
 دشمن کی یہ دعوت کیا تو شفیق کی۔ یہ مفید نہیں۔ وکیل بالغ نے کہ قیمت اسات کرو یا تو شفیق کی۔ یہ مفید نہیں۔ اور
 کرتا ہو کہ ہرگز میرا ہو گا جو کہ ملک یا تو بہتر روز میں اسکا شفیق ہوں تو یہ دعویٰ شفیق صبح ہر کسی عالم کے ذرا سے سے شفیق نے حکم
 عدالت قبضہ کر لیا تو عالم ہمیں جو در نہ ظالم ہو گا کئی ماہوں میں وجہ تعدد و اشخاص جاری ہوتے ہیں (محل)۔ یہ غلط
 شفیق تقسیم کرنے والی اکثر اور راستہ۔

کتاب القسوت (الغرامات) اخراجات اٹاک کے منافع کے لیے ہیں تو قدر ملک مسکن ہو سکے اور جانوں کی حفاظت
 کے لیے ہیں تو علیٰ شخص تقسیم ہو سکے جیسا کہ بادشاہ نے جو حرج کا نو پیر لادہ گا ڈالنے سے دیکھے۔ اس اسباب و ماہ شفیق
 گناہ و سبب اشخاص، برادرین کے کہ ہر حفاظت جان کے لیے ہر تقسیم فاسد میں جو منہ وراہ مفید ملک ہو سکے اور تقسیم
 فاسد سے بطل ہو جاتی جو۔ شاہ راہ عام میں سبب اگر وسیع ہو اور ضرر نہ ہو مسکن میں رہے۔ اس کے میں اور اس لیے منع ملو اور
 اس کے گھروں میں زمین لے سکتے ہیں۔ اس کا نام ہر ضرر نہ ہو تو جو کمال سکتے ہیں اگر اس میں فاسد ہو جاتی ہے۔ اس سے
 منع کر دینگے اور عدو اور ان کے مکان پر ہتھیار کر کے بیٹھ گیا اور اگر وہ شریک ساریت نہیں کرتا تو فاسد کے قائل ہو کر فاسد
 اور اور عادت کے لیے ہر ضرر کا اور تقسیم میں رہتا۔ منو میں غالی اور شریک۔ اس سے بخرم ہو۔ اس سے عادت سے اس کے
 اس سے دھمی ہے کہ اپنی عاریت اور اس کے تقسیم کر دینگے ہالی کے قدر میں آیا تو ہر ضرر نہ ہو جاتی ہے۔ اس کے اس سے
 کر سکتا ہو جو کہ ماہ کو تکلیف ہو سنا و عام جانے سے ہے۔ اس کا جو رہے ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 تو تقسیم بطل ہو جائیگی۔ اور اور وارث کے پیدا ہوئے سے تقسیم جو رہے ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 اس کا اس کا لا کر ہر کی بیع و عادت جائز ہے نہ بیع فاسد۔ دشمن کر کے اس کے ماننے جو اور اس کے اس کے اس کے حکم
 سلطان شہ و ہکا سے (تو) اگر اوپر اور اور غیر بلالہ الحال ہو کہ قتل کر لیا یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 خوف نصیر ہو تو اگر وہ ہے اگر وہ ہو کہ سلطان کو قتل کر دے یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 جو اور اس کے اس کا قتل کیا اور قتل کیا گیا تو اب یا سبب اگر وہ ہو کہ قتل ہو جان کر دے یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 جو خیر اور سیرت ہو کہ جو تو شفیق کر دے۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔
 طلاق دی واقع ہوگی۔ حرج سے زیادہ کچھ کرنے کے اگر وہ ہو اور کچھ کیا تو ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 کتاب القسوت (الغرامات) اخراجات اٹاک کے منافع کے لیے ہیں تو قدر ملک مسکن ہو سکے اور جانوں کی حفاظت
 کے لیے ہیں تو علیٰ شخص تقسیم ہو سکے جیسا کہ بادشاہ نے جو حرج کا نو پیر لادہ گا ڈالنے سے دیکھے۔ اس اسباب و ماہ شفیق
 گناہ و سبب اشخاص، برادرین کے کہ ہر حفاظت جان کے لیے ہر تقسیم فاسد میں جو منہ وراہ مفید ملک ہو سکے اور تقسیم
 فاسد سے بطل ہو جاتی جو۔ شاہ راہ عام میں سبب اگر وسیع ہو اور ضرر نہ ہو مسکن میں رہے۔ اس کے میں اور اس لیے منع ملو اور
 اس کے گھروں میں زمین لے سکتے ہیں۔ اس کا نام ہر ضرر نہ ہو تو جو کمال سکتے ہیں اگر اس میں فاسد ہو جاتی ہے۔ اس سے
 منع کر دینگے اور عدو اور ان کے مکان پر ہتھیار کر کے بیٹھ گیا اور اگر وہ شریک ساریت نہیں کرتا تو فاسد کے قائل ہو کر فاسد
 اور اور عادت کے لیے ہر ضرر کا اور تقسیم میں رہتا۔ منو میں غالی اور شریک۔ اس سے بخرم ہو۔ اس سے عادت سے اس کے
 اس سے دھمی ہے کہ اپنی عاریت اور اس کے تقسیم کر دینگے ہالی کے قدر میں آیا تو ہر ضرر نہ ہو جاتی ہے۔ اس کے اس سے
 کر سکتا ہو جو کہ ماہ کو تکلیف ہو سنا و عام جانے سے ہے۔ اس کا جو رہے ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 تو تقسیم بطل ہو جائیگی۔ اور اور وارث کے پیدا ہوئے سے تقسیم جو رہے ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 اس کا اس کا لا کر ہر کی بیع و عادت جائز ہے نہ بیع فاسد۔ دشمن کر کے اس کے ماننے جو اور اس کے اس کے اس کے حکم
 سلطان شہ و ہکا سے (تو) اگر اوپر اور اور غیر بلالہ الحال ہو کہ قتل کر لیا یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 خوف نصیر ہو تو اگر وہ ہے اگر وہ ہو کہ سلطان کو قتل کر دے یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 جو اور اس کے اس کا قتل کیا اور قتل کیا گیا تو اب یا سبب اگر وہ ہو کہ قتل ہو جان کر دے یا ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی
 جو خیر اور سیرت ہو کہ جو تو شفیق کر دے۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔ کر دے سلطان دی واقع ہوگی۔
 طلاق دی واقع ہوگی۔ حرج سے زیادہ کچھ کرنے کے اگر وہ ہو اور کچھ کیا تو ہر جان ریکا ہمیں کے بعد اس کا اس کا عام ہو جاتی

مکان ایک اور زمین عمارت بنائی اسکی فحوی کیا اور مکان لے لیا اور اس عمارت کے ایک کمرے سے جو نقد میں
شفیع کا چھ اوہ شفیع نے مشتری سے لے سکھا اور نہ بائع سے مثلاً مودب نے عمارت بنائی اور کسی قسم مستحق ثابت کر کے
مکان جو ہو س لے لیا اب جو اس کا نقصان ہو تو وہاں سے لے سکھایا۔ اور مشتری بائع خزان غرر لے سکھایا۔ مشتری نے
مکان دیکھ لیا اور عیب بر راضی ہو گیا حق شفیع میں موثر نہ ہوگا بلکہ شفیع بائع پر واجب کر سکتا ہے اب حکم مع سابق
جو بائع اور مشتری میں ہوئے تھے مشتری مکان نہیں لے سکتا جو بلکہ وہ بیع بسبب شفیع کے فسخ ہو گئی۔ حق معلوم بسبب
حق ہر شے کے موخر نہیں ہو سکتا جو حق معلوم ہی اولاد لایا جاتا ہو۔ وہ شخصوں کی نگین پوڑیوں اب ایک مدعی آیا اس کے
لیے قصداً اس کی نگین پوڑی چاہیگی (اور دوسرے کا انتظار کریں گے) وہ شفیع ہیں۔ ایک مدعی آیا اس کو شفیع
دیکھ لیا (دوسرے کا انتظار نہ ہوگا) ایک مکان مثلاً زمین لے کر لایا اور یہ اس کا شفیع ہی ہوگا یہ مکان بگاڑ کر اس کے کرائے
جو ہر شفیع لے سکتا ہے کیونکہ بیع جائز ملک تو مشتری شفیع پر اور بیع جارحی باطل ہو گیا۔ بائع ایک اس کا شفیع
ہے اگر وہ دوسرے کے لیے خرید تو شفیع لے سکتا ہے اور یہی مدعی کا حکم ہے ہمسایہ کا گھر مکان بیع سے قصداً بگاڑا تو اس کا
شفیع لے گا۔ کہ جسے گھر کہہ سکتے ہیں اور وہ زمین شفیع ہی ہوگا۔ وکیل بشراء کے گھر خرید اور ابھی اس کو زمین دیا ہے
و شفیع اس کو وکیل پر دعوی کرے گا اور وکیل کو دیر بائع تو دعوی شفیع وکیل پر صحیح نہیں ہے اور شفیع بسبب خیر مال
ہو شفیع بیع مشتری کے لیے (تسلیم) قبول کر لی صحیح ہو (شفیع زائل) کہ کوئی راہ میں بیع سنی تو ملک خرید کر کے
طلب مشتق کر کے در نہ وکیل کر کے پیچھا نہ لے کہ نہ بیچے و نہ شفیع باطل ہو جائے گا۔ ہمسایہ اور شریک دو دو شفیع (تسلیم)
ترک کر سکتے ہیں اگر شریک تسلیم کر دے تو ہمسایہ لے سکتا ہے۔ شفیع نے مشتری سے السلام علیکم کہنا مشقہ باطل
ہوگا (کہ تاخیر نہیں ہے) شفیع کو بیع کا علم نہیں۔ بائع نے اس سے کہا کہ اپنے سب حقوق سے ابراہام کر دے
اور سن کر دیا تو شفیع ہی باطل ہو گیا۔ شفیع صرف دعوی لے گا یہ کہ اسے اور مشتری نے جو زیادہ کیا ہے نہ لے گا اور نہ وکیل
قیمت دے گا یہ دعوی کا قول ہے اور ایشاہ میں ہے کہ قیمت رنگ جو زیادہ ہوئی دوسرے اور شفیع یوں سے اور یا تم کے کرے۔
قاضی کا مذہب شفیع نہیں ہے۔ شفیع نے اس لیے تاخیر کر کے اور قاضی اسے تو دعوی کر لیا تو میرے عذر تاخیر قبول ہے
قاضی نے دعا علیہ کیے طلب کی درخواست کی قاضی نے نہ بلایا تو یہی تاخیر کر سکتا ہے۔ شفیع کو شرط کے ساتھ مال لے سکتا ہے
مثلاً اگر اپنے لیے خریدتا ہے تو شفیع ترک کیا مشتری مدعی ہے کہ شفیع نے بیع علم مع ہو اطلب شفیع نہیں کیا تو شفیع میرے
سم کہا سکتا ہے کہ مجھ کو علم ہی نہیں ہوا۔ شفیع مدعی مشتری نے شفیع باطل کر کے اپنے حیلہ بنا یا ہے مشتری سے
غف لے لے اگر نکول کرے تو نہ کلم ہوگا۔ بائع نے دوسرے کے لیے خرید اور شفیع نے اس سے بیعہ ارٹن میں نہ لے

اشکاف مار کے جیکڑ۔ مردار کبریٰ ہینک دی کسی شے اس کا کمال نہ مال لی اگر دامت کی ہے تو مال ہوگا۔ برہانہ کی ہے۔
 دیکھا دوزخ صرف کمال دیکھا اشتداد صم ہے حقیقی بہار دنیا کی ہمارا مدد کار ہلاکت کا (شک) مال ہوگا
 اور مال اگر سکھانے کے لیے بیلا یا ہے اور دس کوئی مال دیکھا تو مال ہوگا جیہ کہ اکساو میں عاورد اکساو میں
 بشرط یا نہا کہ اور سکھ کر لیا تو اس سے ہر لے لیکھا در زلے کھنگا یڑنے کے لیے گد یا گودا اور عیال اور کسی اور شے
 وہاں مردار کبریٰ ڈالی اسپر ہیر یا آبا اور گڑھے میں گر گیا تو لڑ ہے مال کا ہے سکی رس من شہد لگا وہ اسکا
 گواو سکے لیے اتسے کہ سامان نہ کیا نہا۔ ہرن اور شکار کے لیے اپنے ہٹ اور کو میل اس طرح یرنا یا کہ لینے ہاتھ سے
 پکڑ سکتا ہے تو اسکا ہے۔ بادشاہ کی سواری ہر تار ہر ماتھا اور اسے واسن اس کے لیے بیلا یا ہا او میں کہ با پڑا
 اونی کا ہے کوئی اور لیکھا تو اس سے ہین لیکھا راگرے قسدا راسن چیل یا تہا اور دسین کہ با پڑا اور کسی شے لین
 توہ سیکھا بیع وغیرہ میں شرط ہے کہ وہ سے ملک ہو اس لئے شکاری نے ایک بار مال بیسکنا اور غوطہ خور نے ایک کھٹ
 بیجا تو جائز نہیں کہ وہ کچھ ملک نہیں ہر محل ہے محل نال اندر کی محیل صدر مست تو دوزخ حال در نہین کہ اندر کی محیل
 مرگنی با ستر گئی دوزخ حرام۔ محیل کے بیٹ میں ہوتی ہے مالک ہوگا انگوٹھی یا (دسار) استری ہے وہ کیسی ہے
 اسکو حال میں سے محتاج ہے تو تعریف کے بعد جو لے سکتا ہے اور نوکر ہے تو می لے سکتا ہے محیل یا مال بانی میں
 پیل اور بڑی حلال ہے۔ سردار یا کسی بڑے آدمی کے تشریف لانے کر لسم اللہ اللہ اکبر کہ فرج کیا حرام ہے۔ اور وہاں
 کے لیے حلال ہے امیر بر (نثر) کہ ہسکا حرام ہے دلہ پر شرط ہے زہدہ کا گوسب اگر کاٹے ہو مردار ہے حلال
 حال ورج کیا اس کے مرنے سے مینے گوشت کاٹے تو حلال ہے

کتاب الخطر ولا حاحہ۔ ہر زمانہ مشہدات سے یہ میر کا نہیں ہے (غش) کہ حرام ہے کو با فرض ہونے یا
 با بیع میں ہینا بیان جائز نہیں ہے حال کسے لیے فوی ایسا مد رہے کہ احتیاد محمد کے لئے۔ مال اور حرام ہے ہر
 وارث کے لیے حلال ہے عالم اور ذمی شرف کا ہر چونا جائز ہے اور اور کا مستق اور بادشاہ عادل اور امیر می و ہر وقت
 مرد کو نے ہماری کی محبت کو اسکی جو بدوی ہو کر وہ ہے عورت کو نے ہماری سوہر کی بہت کر وہ نہیں ہے۔ وعدہ لای
 حرام ہے۔ وعدہ کیا کہ کل آدھکا۔ آیا گھر گھر ہوگا۔ وعدہ حلی اور وعدہ مع مال و دارم میں ہر نعم سے آخر سے ہر لینا
 حرام ہے ہاں او۔ او شاد سب کو حرام ہے اور اخذت لے سکتی ہے اور اسکے شرک بن کے بلائے کو اسکو وسیع سکتا ہے
 حریر خاص ہیا مرد کو مدوں جون اور کھل کے حرام ہے باق اسنے نے فعل حرام جسنا نہیں کر سکتا ہے اگر وہ ضرر کے
 لیے ہی نہیں کر سکتا ہے۔ اسکو شراب لاسکتا ہے اور نہ اسکو خمندی لگا سکتا ہے اور قتلہ اور شہیت تسلط اسکو

قبول ہے۔ کیسکی عمارت گرا دی تو نقصان دیکھنا نہ ہو کہ دیر آنوا سے اور مسجد کی دیوار وادیکا تلف کے ساتھ اعانت افاق
 نہیں ہوتی ہے (جس امر کا صدور پہلے نہوا اور بعد وہ نہا نہ ہو تو قرض کرتے ہیں کہ یہ امر پہلے سے صادر ہوا تھا تا ضمان
 (غیر لازم نہ اسے یہ الحاق ہے) بعد تلف مالک کہتا ہے کہ میں نے اعانت دی تھی یا میں لڑائی ہو گیا تو تلف جان
 بری ہوگا امر پر وہاں نہیں ہے لیکن بادشاہ پر اور راجہ کے پر اور پھر انکا آمر سے لگا مال غیر میں ہے اعانت غیر تصرف جائز
 نہیں ہے موقع ایسی ہو کہ قاضی نہیں ہے موقع کے والدین کو تلف و یا ضمان نہ دیکھا ایک رفیق سفر میں مر گیا ہوا ہینچا اسکا
 مال بیکرا اسکے تحیز و نقص کی باقی وارث کو دیا با وہ سے ہوش ہو گیا اور اسکا مال بیکرا و سیر فرج کیا استثناء ضمان
 نہیں ہے قصاص نہ ہو کہ کسی باندہ کو کسی ہے اسنے فرج کرا یا ضمان نہیں ہے۔ امام فرماتے ہیں اسے اعانت فرج کیا ضمان
 نہیں ہے باندی جو نہ پریشاں مال گوشت او مین ڈالا کسی نے آگ چلا دی اور دیکھا دیا با گہوٹن چکی ڈال کر گد با باندہ یا اسنے گد ہے کو
 ڈالکا یا پھر رشتہ میں گر گیا تھا اوٹھایا اور اٹھانے میں گر گیا یا گڑا اور اٹھانے میں ٹوٹ گیا یا راستہ میں (نوبتہ) ادا خانہ
 سد کر دیا اسنے کہو کہ کو گون کو پانی پلایا ضمان نہیں ہے رفیق سفر میں ہوش ہو گیا اسنے اسکا احرام باندہ دیا یا مین
 میں فرج ڈالا اسنے پانی داناں میں ہے۔ بکری فرج لٹکانی اسنے کمال جیل دی ضمان دیکھا۔ ٹری حوی سے چوٹی ہوئی
 کو دودھ پلا دیا نصف مرکضان نہ ہوگی منافع غصہ کا ضمان نہیں ہے اور مال نیم اور مال نصف اور معدلا سے عدال میں
 اور معدلا سے عدال میں بحال ملک معذور ہو ضمان نہیں ہے۔ ایک ہر س کے لیے کرا دیا اور دودھ ہر س کے لیے کرا دیا
 دیا جمع ہے۔ عاصب نے کرایہ دیا اور ر کر کرایہ لاکھ کو دیا تو جائز ہے اور ہر ہا حارہ (ممنوع ہے) گوشت قیمتی ہے (نمٹل)
 ہینچا اور کوٹہ قیمتی ہے عاصب نے لکڑی توڑ دی مالک نہ ہوگا۔ اور موہوب لے سے توڑ دی تو ربوع منع ہوگا (نق)
 مشک رستم میں رکھی تھی میرا دسپر میل گیا اور وہ ہینچا گئی ضمان دیکھا۔ باپ نے بیٹے کو کچھ حکم دیا اسنے کہنے پر نقصان
 کیسکا ہے تو وہاں نہیں ہے کسی کے گھر میں ہے اعانت ہے جا سکے لیکن جب اسکا کڑا کسی کے گھر میں حایر اور ہر
 خوف ہے کہ وہ جانے گا تو میرا گھر میں کسی سے اور رینا کیزہ لے لے۔

کتاب الفصد والذی یابح۔ کبیل اور رندہ کے لیے ہو تو تمکا کرنا مباح ہے۔ حرد کے لیے حرام مثلاً مہلی تمکا کر
 کرے والا ملک کے سب میں ہیں ۱۔ اسبوا اصل ملک کا مشق مثلاً شے مباح پر قبضہ کر لینا۔ ۲۔ ایک ملک کے
 دوسرے کے ملک میں اجانا مثلاً بیج بہر وغیرہ۔ ۳۔ خلیفہ اور تمام تمام ہوا (خلافت) مثلاً وارث ہونا اول کی شرط
 یہ ہے کہ اس شے کسی کی ملک نہ ہو مثلاً شکل لکڑیاں جمع کیں مالک ہو گیا (مفلش) حاکم کو حوطا ہے تعریف مالک
 ہوگا (پیشہ عمل قطع کا ہے) مالک نے کہا کہ جو کوئی میرا مال لے گیا وہ اسکا مالک ہے تو مالک ہوگا اور مالک اس سے لے سکتا ہے

اوسین درانت جاری ہوئی اس سے زونہ نرج کی اور روج : وہکا دارش جو خان نفس جنایت کرنے والوں پر قاتل ہوا
 کے قتل کی جہت بقا بعد دنیا کے قتل خطا اور نسل استہدک دیت اگر قاتل زونہ قاتل ہوا تو قاتل ہوا تو قاتل ہوا تو قاتل ہوا
 قاتل کے سوار اور کئی جائز نہیں ہے اگر اس میں تلک نہیں آسکتی ہے۔ کر کے قتل برحیلاو سنہ و فح کر سنے میں ہر کتل
 کر دیا کرہ ہر کرہ کی دیت ہوگی۔ رستہ میں چوچ بنانے والے پر شخص تعرض ہو سکتا جو اور چپ ہو چکے تو گوگنا زونہ
 اور دیا شکر گوشت کی چوچ بنانے والے کو لے کر اس کی چکاری اور کر راہ چلنے والے کی آنکھ میں جاری اور آنکھ
 یہوٹ گئی اور وہ بولنے اپنے یہاں کپڑے کی کندی کی نو ہسایہ کی دوکان بڑھے گئی تو فضاں دیکھا کہ وہ اندر میں
 ایل محکم کی رہنمائی کا اعتبار نہیں ہے جنگل میں جان آدمیوں کا رستہ نہیں ہے کوا کوا اور آدمیوں کوئی نہ کوئی
 تلف ہوئی جان نہیں دگا۔ (ہمام) کمال جافق نہ تھا آنکھ میں سے گت نکلا اور آنکھ میں گئی تو وہ بھی بد حال تھا
 میں قصاص مثل و درجہ اور فقہ میں وہ فح ہے کہ قاعدہ الحدود تذاویا بشیات میں نہ کر سکا۔ دل غفور قصاص باجورج کا
 غفور جاحوت ہنر ہے نہ قصاص کرنا۔ دل نہ جو فلو کیا تو قاتل اس کے مواخذہ سے دینا میں ہی ہو گیا نہ مقتل کے قتل سے
 شلا دیون وارث کے سری کرنے سے سری ہو گیا اگر دائن نہ نہ یہ کا جو لوم دامین پر رہا مخرج نے کہا کہ محکوف فانی ذول کی
 اور گریا اور سکا وارث گواہ لایا تو نہ اس کا قول قبول اور نہ یہ گواہ اور مخرج نے کہا کہ فلاں سے مجوز فح کرنا اور مرگنا اور
 گواہ لایا تو قبول ہو گا۔ مرنے سے پہلے مخرج اور اس کا وارث معاونا کر سکتے ہیں کیونکہ سبب جو معتقد ہو گیا۔ ہم مدد
 سہرہ سے ثابت نہیں ہوتے ہیں ساقط ہو جاتے ہیں۔ اگر حد میں نہ ہو سکتے ثابت ہو گئے ہیں تو مخرج میں ہند ہو۔

کتاب الوصایا۔ احکام وصیت اور احکام مال یتیم جو بیارہ جاری نہیں ہیں۔

کتاب العرائض۔ موت کے بعد کی مالک نہیں لڑنا ہے۔ اور وصیا دینے کا حکم پھر مال جو آیا اور حد کی اور اوسین
 جانور ہنساقودہ مالک ہو گیا اور سکا وارث لگا عطا و سلطان یہ وراثت جاری نہیں ہوتی۔ مال کا لایا نام نہیں ہے
 اصلیت پیدا حال زمین کے رہنما بی بی چاہیگی۔ انیہا علم اسلام نہ وارث ہو سکتے ہیں اور نہ کی اور وارث
 اصلی اور والد و سلم حضرت خہ کہ کے وارث نہیں ہوتے حضرت خدیجہ نے اپنا مال اور گھر کہا تھا اور مرد کسی را رہا تھا
 اور مسلمان اور سکے وارث نہ ہو سکتے ہیں۔ اور (خنیس) حل وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث۔ اعیانہ اہل
 پروراثت ہوتے ہیں۔ نورقی شفعہ اور قی خیار متط اور حد قذف اور نکاح اور عاریب اور وصیت میں وراثت نہیں ہے
 اور بیع اور مردوں کا ریک کرنا اور خیار عیب اور وصیت اور قصاص میں وراثت ہوتی ہے۔ دادا باپ کے مانند ہے
 اور گیارہ دورت میں باپ کے مانند نہیں ہے۔ تین فرائض میں اور چھ اور پانچ میں تین فرائض کے یہ ہیں۔ دادا بی

باب کے مافیہ وارث نہیں ہے اور ادا کے بیچ محمد حسین کے بھائی یا ملائی باب کے ساتھ وارث نہیں ہوتے ہیں۔
 ہر امام صاحب کا دل ہے اور صاحب اس کو وارث کرتے ہیں باب اور ادا کے درمیان کے ساتھ مالکیت ابلی لیتی ہے
 اور ادا کے ساتھ مالکیت مل لیتی ہے اور وہ ہر ہر میں ادا میں باب ہے نہ ادا۔ دل کے ساتھ فطر باب کو نگرہتا ہے
 اور ادا کا تباہ ہوا کہ یہ مسلمان ہوگا نہ با تباہ ادا کے منیر اور ادا کے مال پر باب کو فطرت ہے نہ ادا کو۔ ولایت
 ادا کا باب ہے تو ادا کو ہے باب کے مرنے سے نہیں ہوتا ہے نہ ادا کے مرنے سے نفس گر کیا نواہ کی اولاد منیر کو
 ادا کے ایک ملک اور ہر ہر وار۔ ولایت ادا کا ادا دیکھا۔ اور باب ہو تو لفظ منیر باب پر کل ہے نہ مالکیت ہے نہ ادا۔
 ادا کا مال اور ہر ہر ہے۔ مال کا مال نہ ولایت نکاح ہے نہ ولایت مال باب کا دسی شل باب ہے۔ مال منیر دسی فرض
 منیر ایک ہے باب دسے سکتا ہے دسی لینے لینے مال قیم بشرط نفع قیم بیع اور حریہ سکتا ہے اور باب بشرطیکہ منیر کا
 سر باب دسی منیر کا مال اپنے دین میں دسے سکتا ہے دسی باب مال منیر کا جنت کہا سکتا ہے اور دسی بقدر باجر
 باب ادا سکا مال میں کر سکتا ہے۔ دسی منیر کا نکاح نہیں کر سکتا ہے اور باب کر سکتا ہے۔ صدقہ فطر باب ہے
 یاں سے دسے سکتا ہے نہ دسی۔ دسی منیر سے کام نہیں لے سکتا ہے باب لے سکتا ہے دسی کو حق خزانہ نہیں ہے
 باب کو ہے۔ حل ہر بار ادا مردہ گر گیا ادا سکا (غیر) دیت ادا کے وارث لگے۔ درمیت وارث نہیں ہوتا ہے
 یا حن کو ادا اور مر گیا اب ادا میں کوئی گرا اور مر ادا دسی ادا کی عاقلہ ہے۔ اپنے بیٹے کے لیے ایک مکان
 اس شرط پر دسے کر دیا کہ میرے مرنے کے بعد ادا کو میرے مال میں سے اور میراث میں ہے جائز ہے ح بیسے
 ادا کے کوئی ملک کر دیا (ملیکہ) ادا تعالیٰ اعظم و اعظم ام و اسلم دسی ادا علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم۔

الفن الثالث فیہ فی الجمع والفرق ہے

استقامت الیاسیر وقت حاجت ادا حریہ ادا بنا کر حریہ حاجت ہے لیان ہے سوا اور لیان میں فرق نہیں ہے
 دو نو مزاد میں گناہ ادا سے ساقط ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت سے
 خطا اور نیسانا معاف فرماتا ہے۔ یہ ترک حقیقت ہے کیونکہ عین خطا تو مرفوع نہیں ہے تو حکم مراد ہے اور یہ دوم ہے
 اخروی گناہ دوسری فساد گناہ جو مجاز ہے مشترک ہے اور مشترک عام نہیں ہے۔ اور حکم دنیوی (فساد) مامور
 میں واقع ہو ساند نہ ہوگا بلکہ تدارک واجب ہوگا اور ثواب جو اسیر مرتب حاصل ہوگا یا دین کے جو منع ہے۔
 (جو ساقط کر لیا) اگر ایسا کام ہے کہ موجب عذاب ہے تو ادا کے سقوط میں مشہد ہے۔ نماز یا روزہ یا حج یا زکوٰۃ یا کفایہ
 یا زکوٰۃ یا سو اعزات کے اور یہ موقوف کیا تو عدا واجب ہوگی ہولے سے نجاست میں نماز پڑھ لی یا نماز کا کوئی

میں وہ بھی مقرر ہو سکتا ہو۔ اور کسی نماز و فرض صحیح ہو کہ واجب ہو۔ اور فرض کفایہ میں ح۔ امام نہیں ہو سکتا ہو اور اسلام
 سبکی طرف سے دیکھا ہے۔ اور اسکی روایت قبول ہے اور وہ اجازت روایت لے سکتا ہو اور کیا ہو کہ نہ ہو یہ
 میرے ہاتھ نہیں ہوا جو یمن باذن تجارت کر رہا ہوں بولے۔ اور قرآن شریف کے ہاتھ لگانے سے منع کیا جاسے حج کر کے
 کو قرآن شریف دینا جائز ہے کہ انکو تجارت کی تکلیف نہیں ہے در نہ پڑا نے سے بہت رخصت ہے اور انکی شہ انتقاء
 عدت نکاح نہیں کر سکتی ہے بلکہ اسیر عدت واجب ہو نہیں پڑا اور باجارت دل کو علاج کیا جا اور انکی کے تاک کاں
 چیدہ سے ہائیں عقل ہو اور عدت کو بھٹا ہے تو کیل ہو سکتا ہو اور بیع وغیرہ کے احکام موکل پر پڑتے ہیں اور اسکی
 کی نہایت کا شمار ہے۔ اور طلاق بائن حراقی محبت سے طلاق ہو جاتی ہے اور بیع پر رسول ہوا تاک ہو گیا اور تنالی باغ
 اچھے نقطہ کا حکم ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اور اسکا سلام اور ارادہ صحیح ہے اور سبب انھذا شدہ ہے کہ
 منے جاتا ہو اور جانتا ہے کہ بدون اس کے طالع نہیں آتا ہے تو اسکا بیع حلال ہے اور نہ رہا برس کی عمر تک عورتوں
 من ہے مردہ جاسکتا ہے۔ اور طلاق نہیں دیکھا ہے۔ اور صرف اقوال میں اسیر ہو ہے نہ افعال میں جو کہ نقصان
 کر گیا انسان دیکھا۔ اور اگر اس میں وہ شہوت ہے تو ولی کر فہ سے مضامیر ثابت ہو سکتی ہے اور اس والی انکی کی
 محبت سے بھی مضامیر ثابت ہوتی ہے۔ قسامت اور عاقلہ میں مضامیر شامل نہیں ہوتا ہے اور اس کے گھر میں مردہ ط
 تو اسکی عاقلہ پر دیت ہے۔ اور بادشاہی سلاطین اور ہر ماہ میں شامل نہیں ہے۔ بادشاہ سے اعزاز نہ ہو کہ اس میں
 چوہا سے تو لازموں پر یا کرے جائز ہے۔ بادشاہ یا دال حبیب باغ ہو سے تو ظلم جدید کی ضرورت ہے۔ مشرتی نے اس
 چیز میں حبیب ما کہی مانع تہ نہ یہی تھی تو صبی ظالم غم نہ کیا گیا۔ صی اگر کوں کرے تو اس پر پھیل سکا۔ اور
 اور اسکو تفریح ہو سکتی ہے اور جس حد میں نفع و ضرر کا رد ہو ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور ہر سہ سکتا ہے
 اور اسکا فرض دینا اور قص لینا جو صرف ضرر میں موقوف نہیں ہو سکتے ہیں وہ کسی کا کفیل نہیں ہو سکتا جو نہ مانے
 باپ کا اور کوں اسکا اور اسکی طرف سے وکیل ہو تو صحیح ہے۔ اور انکی ہر مستند نہیں ہے نہ فرم سہر کر سکتی ہے
 میں کو رہا دیا اور نہ نامندی سے کر کے کیا خان ہو گا۔ کی کو غصب کیا نہ لے کر کا تھو غائب کیا تو عاصب ہو گا کہ
 اس کے لاسے فیدر ہے صی کا کوں عضو کاٹ ڈالا تو اس میں حکومت عدل ہے کسی نے یہ کو جہری می یہ نے اسے کو
 مار لیا تو اس شخص ہر خان نہیں ہے اور یہ نے کسی کو مار ڈالا تو اسکا عاقلہ دیت دیکھا اور وہ جہری دے دے والے سے
 لینے۔ چہ کہ اسکا خان کو قتل کر اسے نہ کہا تو یہی ہی کہ ہے۔ چہ کو کسا درخت سے گروہ کر گیا اور مر گیا نفس دیکھا۔ آ
 کام پر پہنچا اور ہلاک ہو گیا خان دیکھا اور کہا کہ درخت پر چھو کر پل توڑے وہ گرا۔ یا کہا کہ کلمی توڑ لا تو یہی ہی حکم ہے

نہان نہ لگا۔ اور مدین کو کل سے نہان لگا۔ کچھ کا وکیل اور موکل کے مرنے کے بعد بے خبری میں کیا اور قیمت لی اور جاتی رہی کبیل
برضمان نہوگا۔

اگر اہل کے احکام قصد امن و سکون ہیں۔

احکام الصداق جب تک بیٹھ میں ہے حسین ہے اور لکھا یہاں تو صبح ہے اذ میں ہر صبح لکھا ہے (غلام) اذ
۳۴ برس تک (شعب جوان ہے) اور ۱۵ برس تک کہل ہے اور آخر تک شیع ہے اور شرع من بلوغ تک غلام ہے
اور ہر ۲۰ برس تک جوان (شعب اوقتی ہے) اور ۵۰ برس پر کہل ہے اور ہر شیع چوبیس پر کسی عبادت کی تکلیف
ہے مثلاً کوٹہ اور کسی نوع شرعی کی تکلیف ہے۔ اگر کسی منوعات کا مرتکب ہو یا حد نہوگی اور قصاص بھی نہیں ہے
اور اگر عہد خطا ہے۔ اور عبادت میں سے ایمان مستثنیٰ ہے کہ صی حامل پر بسبب حد و حد عالم کے اللہ تعالیٰ پر ایمان
لانا واجب ہے نہ ادا جب غلطدہ لمان ہو ازا ایمان فرض ادا ہوا اب بالغ ہوا ایمان کی تجدید ضروری نہیں ہے جیسا کہ
وجود سبب پیشگی دیا جاسکتی ہے اور جب ادا ہوا تو فرض ہی ادا ہو گا۔ اور عدم وجوب بسبب عدم حکم کے ہے۔ اور جب
حکم موجود ہو اور واجب نہ ہو گا صی کے مال میں صدقہ النظر اور خیر واجب ہے کہ دل ادا کر لگا اور بیچ کر لگا اور اسکا
کوئی حصہ بھی کو کھلائے اور باقی اس کے لیے عید سے اور اسکی زمین پر عشاء اور خراج واجب ہے اور مثل بالغ اور یتیم
رودہ و نقد عیال و نقد قرابت واجب ہے۔ اور جو عبادت میں جو مفید کر لگا عبادت مطلق ہو جائیگی مثلاً نماز میں ماسک لیا
مذہب میں کہانی لیا اور حج بن عرفات سے پہلے حاکم کر لیا اگر وہ لازم نہوگا۔ اسنے نماز میں قہر لگا یا تو وضو ٹوٹا اور
نماز مطلق ہوگی اور عبادت کو ادا نہوگا نہی ہے گرا دہوگی تو صحیح ہوگی باعث ثواب ہوگی۔ اور ادا نہوگا تو اسکی تعلیم کا
ثواب ہوگا اور اس کے جملہ حسات کا ثواب لگے گا۔ اور ادا نہوگا تو اسکی معجز نہیں ہے اور ترائی میں بھی اسکی امانت جائز نہیں
ہے۔ اور ادا نہوگا تو اسے جملہ خبری تو سامع پر جملہ تلاوت فرض ہو گیا مگر فعل ضروری ہے اور کوئی اور ہون اور ایک
لوکا ہو جملہ کی جماعت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور ادا نماز میں اس کے ساتھ جماعت ہو سکتی ہے اور لوکا نہوگا تو اسکی تکلیف ہے
نہ کوئی اسے سکھائے نہ فاکم بن سکھائے مگر حکم سلطان حلیہ پڑھ سکھائے۔ بادشاہ مرگیا اور اسکی رعیت نے اس کے
ولد صغیر کو اسکی جگہ بادشاہ کر دیا تو ہر جہے کہ کار سلطنت ایک شخص کو سپرد ہو کہ وہ اس کے تابع ہو اور اسے اسم و
وہ ولد بادشاہ ہے اور حقیقت وہ والد بادشاہ ہے کیونکہ لوکا کسی کو فاکم بنا سکتا ہے اور نہ کسی کو امام جہد اور قاضی
اور والد اس کے بیٹے تک فرمان دے اور یہ لگا۔ اور یہی نہ عملی ہو سکتا ہے نہ مدعا علیہ اور جب اسکو اذن ہو تو اسکا
اور اس کے ساتھ اور اس کے ناقص و فوین۔ اور اسکی اذان صحیح ہے اسی لیے اذان کے (وظیفہ) مقرر

بہار اطفال پر اسکا کہتا ہے کہ میں مثلاً انصاب موجود ہو اور اس پر کچھ نہ کرے تو وہ دخول پر پابجا ہوگا اور مثلاً مستحاضہ کا وہ خون نہ ہو
 مودہ: یہ خون نہ ہو اور تخیم بانی کے دیکھنے سے جاتا رہتا ہو اور نبوت، انکا اور سوت سے ہوتا ہو کہ حدیث ہو۔ ۴ فی الحال یہ ماست
 یہ کہ کچھ پہلے سے ثابت تھا اسکو نہیں کہتے ہیں مثلاً اس پر کہ اگر نہ دیگر میں کچھ ہے تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور
 ظاہر ہو کہ وہ توکل سے تہ نواح ہی طلاق ۲ جائیگی اور نواح یہ یہی حدت ہوگی۔ ۱۰ وجہ کہ کہ اگر کچھ حیض لیگا تو طلاق ہے اور
 اور اس سے ذرا دیکھا کہ کچھ کہ میں ہوں، اگر گزرتا ہے کچھ نہ ہوگا اور روز اول سے حکم طلاق ہوگا۔ اور مثلاً اس سے کہا
 کہ طلاق کے ترسے سے ایک مہینہ پہلے غیر طلاق ہے۔ تو قسم سے جہنم بہر پہلے وہ طلاق ہوگی اور نہ نہیں اگر گویا مہینہ ہوگا
 تو طلاق اور حدت اول ۱۰ سے ہوگی اور نہ منہ منہ جو کچھ کی اور طلاق جو کچھ تو کوسکی جو کچھ اور باقی ہے تو فقرہ ۸۔

احکام الدیوب اور کیا متعین ہوتا ہو اور کیا نہیں معاضات میں متعین نہیں ہوتا ہو اور عقد فاسد میں متعین ہوتا ہے
 یا نہیں و دروات میں متعین نہیں ہوتا اگر جہ دخول سے پہلے طلاق دی ہو اس لیے نصف مہر واپس دیں گے
 اور امانات اور ہبہ اور ہدایہ اور شرکت اور مضاربہ اور عصب میں متعین ہوتا ہے۔ ما نقل الا حصہ طاعت من اہل وقت
 وہاں بصلہ و بیان الا اسقاطہ یصح ذکون۔ ماق ساقط ہو جاتا ہے اور کہ نہ انسان اور مافقہ الین من
 آتا ہے۔ وارث نے کہا کہ میں نے ایسا حق جو دیا تو اسکا حق باطل نہیں ہوتا۔ یہ کہ نہ ملک ترک سے مائل صحت
 ہوتی ہے اور حق مائل ہو جاتا ہے مرقن یہ کہ کہ میں نے اپنا حق جس میں رک کیا اور اسکا حق مائل ہو گیا
 کسی اگر نہ مزلامیکہ مہر ہو اور اس پر اسکا گھر میں نہیں مہر دیکھ پیرا اور مہر ۱۰ الابی راضی ہو گیا اور وہ اپنے
 سہ کی قیمت لگا اور اگر صرف بانی پہنچا حق ہے تو دیکھ قیمت لیگا اور بانی بھائی لگا۔ اور اگر کہ وہ اسے نے کمر بچا اور
 مسلح اور لے کہا کہ میں نے اپنا حق مسلح مائل کر دیا اگر صرف بانی ہوتا ہے تو حق باطل ہوگا اور اگر نہ میں نے مسلح
 مہر تو باطل ہوگا حق نہ ہوتا۔ اسقاط ساقط ہوتا ہے۔ اور اس رجوع ہبہ ساقط نہیں ہوتا ہے۔ خاصہ سرقا ساقط ہوتا ہو اور
 - اور میت قبل رویت مائل یا قبل نہیں ہوتا ہے اور بالفعل باطل ہوتا ہے اور بعد رویت و ذلک سے مائل باطل ہوتا ہے
 اور حیار عیب مائل ہوتا ہے مہر میں برابر سے اور خاص عیب سے مائل ہوتا ہے۔ وجہ ایسا حق نہ میت باطل کر سکتی ہے
 اور مہر و ایسے کچھ اور حق اللہ تعالیٰ کو ہے ساقط نہیں کر سکتا ہے۔ جو عقد لازم نہیں ہیں وہ موقوف مال اسقاط
 میں ہیں نکاحات اور عاریت اور قرض رویت اور عارہ میں یہ کہ میں نے اپنا اسقاط باطل کیا نہیں ہو سکتا ہے
 مگر تاکہ کر سکتا ہے۔ ۱۰ سلم کہتا ہے کہ میں نے اس شہر میں عہد ہو گیا ماسان کیا تو معاف نہ ہوگا۔ مینے جو عقد میں ہے
 وہ لازم ہوتی ہے اور ساقط نہیں ہوتی ہے اسقاط کچھ ایسے۔ ترتیب عارہ بعد سقوط عارہ میں ہوتی ہے چنانکہ پوری

[illegible]

ہوتی ہے اجارہ باطل ہے اجراء نہیں ہے اور فاسدہ میں اجترار ہے رہن فاسدہ میں ضمان دینا غیر باطل نہیں اور جہاں
میں رہن رکھ سکتا ہے نہ باطل نہیں اور راجح اور خفیہ کا اجارہ باطل۔ دعویٰ فاسدہ میں بیع کا کفار فاسدہ ہے اور کفار فاسدہ
اور قسم الارواح اور خیارات شرط اور خیارات میں صلح باطل ہے۔ سرکس بیع باطل ورنہ فاسدہ۔
احکام العسکریہ بیع ضابطہ شرط یا خیارات میں نقد میں دن تک اور خیارات بہت اور ضابطہ بیع اور خیارات استحقاق اور خیارات عسکریہ
خیارات کہیت اور خیارات کسب المال اور ضابطہ بیع مرغوب و حار ہاں بعض المبیع اور اتالیق و خدام و جاگت بیع قبل قبضہ و خیارات
تقریر اور مرالحہ اور لوہے میں خیارات بیعت سہم ہواں ہے۔ سوا نکاح اور عہدہ کا نکاح بیع ہے کہ گویا زمانہ آید میں
یہ عہد ہی نہیں ہے۔

احکام کہ کتابت (کتابت) خطا کہنے سے ہی مع ہوتی ہے۔ اور کتابت اور ارسال (مجامع) میں منافی خطا ہے خط
یہوئش کے بعد اور اداریہ کی مجلس کا اعتبار ہوگا۔ اور اس صورت پر ہے کہ امام میر (شاہ) کا ملام تیرہ۔ یہ خطا ہے
(یا جیسا کہ کتابت رواج ہے) مہر خط ہو یا اور ملکہ بیہوش مجلس میں کہے کہ میں فقہ قول کا سہ کمال مہر ہے۔ مہر اور
کو بیچے۔ سادہ سے کہا کہ میں نے بیچ دیا ہے۔ اور اس سے ہر فرق دیکھا کہ کچھ من گواہ نہ ہو۔ بیچا۔ بیع من شرط
نہیں ہے اور ہر فرق پہلے حاضر ہے (یعنی کہے تو یہ ہمد عید ہے اور مانس کا کہے ہوا کا ہے اور نکاح میں حرام ہے۔ ہر قلم
اور خطا سگنی کا لکھ اور اسکو خط ہو بیچے تو گواہوں کو لائے اور او۔ کہے رد و بدویر۔ اور بیچے کہ شرح اور سن (انباری
کر لیا اور لے کر گاہ کیگی تو نکاح نہ ہوگا اور طلاق ممکنہ و مانع ہو سکتی ہے۔ اقرار جو کہ اول کہہ دے کہ وہاں کہے کہ
اور رہاں سے کہے کہ تو یہ اقرار ہے اور نہ اسکو گواہی و ضابطہ ہے خط لکھے اور گواہوں کا (قلم حلالہ۔ کو کو ہر
کو کم اسکو گواہی دیا گواہی دے سکتے ہیں۔ خط یہ لکھا کہ تیرا مجاہد ایا عرض ہے یہ اورا۔ کہے کہ ایا (طالع) ہے۔
خطا ہے کہ ہو اور کہ گواہوں کو پڑھ کر سنا۔ نے تو وہ گواہی دے سکتے ہیں گویا کہے کہ تم گواہی دینا۔ اور کوئی اور بیچے کہ
سنا سے اور وہ کہے کہ تم گواہی دینا۔ اور اس کے رد و بدویر لکھے اور کہے کہ تم گواہی دینا انکو ہر خبر کر لیا کہہ۔ بیچے تو حایر
ور نہ نہیں۔ مدعی نے خط پیش کیا کہ یہ مدعا علیہ کا خط ہے اور اسنے انکار کیا کہ میرا خط نہیں ہے اس خط لکھا گیا
سبب ہے دیکھ کر کہا کہ یہ اور وہ دونوں ایک کا تب کے خط ہیں تو اس دلیل سے حاصل بالمال نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ
ہے ہن ہو سکتا ہے کہ کہے کہ میں نے یہ خط لکھا ہے مگر مجھ پر یہ مال نہیں ہے مگر (یا دگر عامہ) بھی کہا۔ اور صرف اور
دلال کا دفتر (معتبر ہے) اور کتابت العضا میں ہے کہ دفتر بیع اور مسار اور صرف کا حمت ہے۔ اور خط دیکھ کر تباہ ہوگا
دینا اور حاکم اپنی علامت دیکھتا ہے اور راجح اور سکون نہیں ہے تو جائز ہی نہیں ہے اور قاضی ہر گز نہ دینا خطا اور جائز

احکام الحرام جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہو رہا ہے اور وہ یا سببی ہو یا مایہ قہ سے ہو یا مضاعت سے ہو یا وطی سے ہو
 گو حرام ہو جس سے نہ کیا ہو اور سبکی یا اور سبکی یا بی اور رانی کے باب اور اولاد و حرام ہو۔ بچا اور مومن کی اولاد اور سالانہ اور
 جو روکی ہو سبکی طالع ہے اور ان میں معتد بعد طالع طالع ہو سکتی ہے اور نہ کو غیر بے طلاق و سہویہ اور مطافہ فیہ بے عدت
 طالع نہو کی محرم یا حرام محرم غنی پر لفظ ہے۔ ذرہم ال مال جو اس کو قطع نہیں ہے اور نہ اپنے ذرہم کے لیے بھڑا کر سکتا ہے
 اور نہ اگر ہر مسکنا ہو۔ ذرہم سے وطی کو حرام ہی کی حرمت ہوگی اور ذرہم سے بچہ ذکوع حرمت ہوگی۔ اصل ابوہریرہ
 نقل ہوگا اور نیز اپنے اصل سے قتل ہوگا اور اصل پر فیہ کی تدفین من حد نہو کی اور فیہ اہل کے مدفن میں حد ہوگا
 اصل فیہ کو ادب و کفار فیہ اصل کا اسلام من طلع ہے۔ اصل فیہ کے دین من حد نہو کی۔ مادہ صیر کے مال کر شہر
 حفاظت کر سکتا ہے۔ باب دادا کے نکاح پر شمار طوع نہیں ہے اور ہر عہدہ اور ہر ذرہم دل ہے۔

احکام الحرام فائسب ہو تو غسل واجب اور نماز اور سجدہ اور خطبہ اور طواف اور قرب خزان اور اسکا اہل گناہ
 اور کنا اور مسکین یا حرام ہے اور بے غسل کہانا یا کرنا ہو۔ اور روزہ فاسد اور اسکی دوا واجبہ اور لہ نکاح
 اور حج قبل وقوف اور عمرہ قبل طواف فاسد۔ اور وجوب ہر مثل بطی بشہر یا نکاح فاسد اور رجعت ثانیہ۔ وطی
 نکاح فاسد۔ اصل بطی نکاح صحیح ہے مگر نکاح فاسد من ہر مثل لازم ہوتا ہے اور حرمت مسافرہ حلال من ہوتا ہے اور
 احواز من ہوتا ہے۔ وطی من انزال کا اہل نہیں ہے کوئی وطی ایسی نہیں ہے کہ جس میں یا حد نہو یا ہر سو۔ جس
 و دوا اور واجب اور وقوف نماز سنگ ہونا اور اعتکاف اور احرام اور ایلاء اور ظہار وطی کے طلع من وطی من
 و دوا کا طواف ہوتا ہے کہ قتل مختلف قبول ہے غنیم مدعی وطی ہے اور زوجہ منکر ہے اور عرین کہتی ہیں کہ یہ
 ٹیپ ہے تو مرد کا قول قبول مع قسم ہے عورت مدعی ہے کہ بہد وطی طلاق ہوئی ہر کامل چاہیے اور مرد کے قول
 دلی نصف ہر چاہیے تو عورت کا قول قبول ہے کہ او سیر عدت واجب ہوگی۔

احکام الحقوق۔ بانیین سے جو عقد لازم ہو تو بیع صرف سلم قولیہ مایہ و ضیعت شرک کرنا صلح حوالہ اجارہ ہبہ ہر صلح
 نکاح۔ اور جو عقد جائز ہے شرکت و کالہ مضاربت وصیت طاریت ایضاً قرین قضا اور سبب انقسام ولایت سوا
 امانت غنمی رہن رہن سے جائز اور راہن سے لازم۔ حقوق نافذ موقوف لازم غیر لازم فاسد باطل ہیں۔ عبادات
 میں فاسد اور باطل کیسا ہی ہیں۔ اور نکاح حرام فاسد ہے حد نہیں ہے بوزہب امام صاحب اور قبول صاحبین باطل ہے
 تو حد ہوگی۔ نکاح حرام باطل و شہرہ اشتباہ کے لیے حد ماقا اور یا فاسد اور شہرہ اشتباہ کے لیے حد ساقط۔ بیع باطل
 ہے کہ اصل اور ہر مفا مشرک ہو اور فاسد اصل ہو اور مفا مشرک اول میں قبضہ سے ملک نہیں ہوتی ہے اور فاسد میں

گزشتہ گاہ بنا آگاہ ہو اور نقش چادر ایک حکم نازکی مقرر کرنا کر دہ ہو اگر کوئی اوس جگہ بیٹھا تو اسکو نہ ہٹائے اور دوسرے کو
ایک مسجد ناسکتے ہیں اور ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں نہ جائے اور مسجد میں اسباب مذکر کہیں بہت بڑی عزت
الی مسجد حرام ہے بہر مسجد مدینہ پر مسجد بیت المقدس پر سب جامع مسجد پر محلوں کی مسجد میر شاہ راہ عام کی مسجد
بیر گھن کی مسجد۔

احکام یہ ہیں جو چھ نماز جو مخصوص ہے اور اسکے لیے جماعت شرط ہے کہ حوالہ امام کے تین مقتدی ہوں اور خطبہ اور سورہ
معدہ و صبر پڑھنا اور اسکے پہلے ستر کرنا کر دہ ہو اور غسل اور وضو ہو لگنا اور چٹا پہننا اور ناخن کتر دانا اور دھماست ہونا اور
مسجد میں خود ہی جلانا اور بہت سویرے جانا اور خطبہ کے آتے تک عبادت کرنا اور برابر مسنون نہیں ہے اور اوسے دس
روزہ رکھنا اور اسی رات میں عبادت کرنا کر دہ ہو اور سورہ کف پڑھنا اور ٹیکہ دو ہر کو نفل پڑھنا کر دہ نہیں اور
وقت میں سب سے بہتر دن ہے اور عید ہی بہتر ہے اور وہ من ساحت احکام و عبادت کے اور دین اور جامع ہوتی ہیں
مذہب کی زیارت کو جانا اور میت کو خدا قبر سے امن ہوتا ہے۔ اور سدن جو سر سے توفیق قبر سے امن ہو اور جنم اور سدن میں
ہلکنا ہو۔ اور حضرت آدم علیہ السلام اور سدن پیدا ہوئے اور اوسدن جنت سے نکلے اور ای دن قیامت ہوگی اور اوسدن
ای دن ہے اسے بہت زیارت کریں گے۔

الشیخ فی الصلوات۔ ورق وضو غسل۔ ہر محل میں وضو سنت ہو نہ غسل۔ وضو میں نوزہ نکالنا نہیں ہے۔ وضو میں
وضو میں تشریب سنت ہے۔ وضو میں۔ وضو میں مفرد استسناق سنت ہے اور غسل میں فرض وضو میں مسح سنت ہے
وضو میں۔ فرق مسح ہفت غسل قدم۔ اسکے لیے وقت مقرر ہے اسکے لیے غسل تین سنت ہیں مسح نصف۔ مسح سر
وسح موزہ۔ تمام مسح کرنا سنت ہے تمام موزہ۔ وضو و تیمم۔ تیمم صرف ہزار و پین پر ہے اور بے غرض نہیں ہوتا ہے
اور مسح خف نہیں ہے اور میت فرض ہے۔ اور تحریک اور شلیک مسنون نہیں ہے۔ اور مٹی باقیہ سے جانا سنت ہے۔
اور وہ مقدار اگر سب برابر ہے۔ پنے اور موزہ کا مسح۔ موزہ دوسرے پنے میں۔ پیش۔ اوسٹر شل ہونا پنے موزہ
پنے کے لیے مدت نہیں ہے۔ ہر دن ہر گاہ فے کے گریہ سے تو وضو نہیں پڑھتا موزہ گر جائے تو ٹوٹے گا۔ پیش کر جائے
تو بے مسح پھر باندھ لینگے موزہ حیض و نفاس۔ حیض کے لیے مدت کم ہے نہ نفاس کے لیے حیض کا زمانہ دس دن
اور نفاس کا زمانہ جالیس دن۔ حیض سے بونہو۔ حیض سے صوم کفارہ میں متابع قطع نہیں ہوتا ہے نہ نفاس سے
صوم سے عورت پوری ہوتی ہے نہ نفاس سے۔ آذان۔ اقامت۔ اداس کے بعد نماز میں دیر ہو سکتی ہے نہ اذان کے بعد
ذان آہستہ کسی جگہ نہ اقامت بلکہ جلدی کو جگہ محمد کی بڑان کر دہ نہیں ہے نہ اقامت۔ متحدہ صوم و نماز۔ سجدہ

روایت راوی روایت سے پہرے تو اسیر مل ہوگا۔ اور حکم کہ حد شہادت سے پہرے و حکم نہ تو ہے گا۔ محدود
 تا حد تک تبادرت تو کے قول نہیں ہے اور روایت قبول ہے جس الزام و جس المانع مع موجود میں ہے و مشتری پر
 لازم ہے کہ گناہن و بیرو سے اور راہ میں موجود ہو اور اسکے لانے میں حرج گناہ ہے تو ہے وصول ہو و مشتری پر لازم
 مرتبہ پر واجب ہوگا۔ اور مرتبہ نے راہیں کو مرہوں عاریت دی زاد سکا حق جس باطل میں ہو گا پھر اس پر ایک مرہ کو گناہ
 اور ماریع نے مشتری کو عاریت یا وہ ایب و ماہ اور سکا حق باطل ہو گیا مشتری سے واپس ایک گناہ مشتری پر واجب ہے
 کو باطل گناہ مشتری کو دالسن سکتا ہے اور مع دالسن میں سکتا ہو اور رہیں دالسن سکتا ہے مشتری سے نہ مشتری
 اور مع دالسن میں سکتا ہے کیا اب مانع نہیں کو باطل گناہ مشتری کا تصرف باطل ہوگا۔ اور راہ میں تصرف
 مرتبہ باطل کر سکتا ہے۔ وکیل بالبیع اور وکیل اہل الدین اول من ساء کر سکتا ہے اور کم کر سکتا ہے اور ضامن
 اور حوالہ کر سکتا ہے اور رہیں سکتا ہے نہ تالی۔ اور وکیل لے سکے ہیں۔ اور ثانی دیون کا ضامن ہو سکتا ہے
 اور اول مشتری کا ضمان نہیں ہو سکتا۔ ثانی کی گواہی قبول ہے۔ اول کی بیع بخیار عیب صحیح ہے تو من کے لیے مشتری
 کیل کو کوٹھے گناہی کو۔ وکیل مشتری کو زبردستی وکیل کے دیے کے لیے منع کر گیا اور ثانی کے دینے سے منع کر سکتا ہے۔
 نکاح و رحمت۔ نکاح لے لے گواہ۔ مرد و عورت۔ رحمت کے لیے۔ نکاح میں عورت کی رضا ضرور ہے۔ رحمت میں۔ نکاح
 مرد و عورت میں۔ معتدہ سے رحمت ہوئی ہے۔ نکاح۔ وکیل اور عی وکیل اپنے کو وکیل کر سکتا ہے نہ عی وکیل اور قول
 وکالت میں قبول شرط نہیں۔ اور وصایت میں شرط ہے۔ وکیل حکم توکل مقدم ہے۔ عی وکیل مستحق اجرت نہیں ہے اور تہی
 وکالت محدود مع نہیں ہے اور وصایت محدود ہے ہوتی ہے عی مے علم ہو سکتا ہے وکیل و عی مسلمان ہو مرہ باطل ہو عاقل ہو
 اور وکیل کا مرد و عاقل ہو یا ہے۔

خواہ مخبر و غرقہ اور فوائد۔ تھنا واجب تھا اگر کے اور زیادہ کیا تو سب واجب ادا ہو گا یا نہیں لازم میں مرتبہ
 شرابہ پڑا تو سب فرض ادا ہو اگر کو مع و سحر و بہت دہا نہ کیا فرض ادا ہو اسب سرسج کیا تو مع سرفرض اور باقی سہ
 ر عسل بار اول فرض اور باقی منت ہو کر۔ و دیگر کی ایک فرض اور دوسری نفل باکمانے کا گوشت۔ عواظ میں
 یادہ ظہار یا نفقہ زوجہ کو یادہ دیا اور یا باخار میں ضرورت سے زیادہ سگہ ہو گناہ گار ہو گا یا سون۔

آئندہ۔ قدر ضرورت میں علم پڑنا فرض عین ہے اور زیادہ اس سے کہ پڑ جائے گے فرض کفایہ ہے اور فقہ اور علم طلب میں
 مندوب ہے۔ اور علم فلسفہ اور تفسیر اور نجوم اور رمل اور علم طبائیین اور جادو حرام ہے اور فلسفہ میں مطلق اور علم صرف
 عینی میں داخل ہے اور کچھ کچھ غلو رمل (طالانہ) سمجھا تا کر وہ ہے اور وہ اشعار (خف) نقہ قتل ہو مباح ہے۔

د. محمد رفیع

[illegible][illegible][illegible]

کتاب اللہ ص ۴۰ کیلئے جاندر کیا اور قاسمی نے اس کی کپی بھی قبول لی۔ تو روزہ میں کھانا نہ کھا کر سکتا ہوں یا سیکے
روزہ میں ہمارے دوستوں کے بعد راجع ہوا اور نسبت پہلے سے کہ میں تو غفل ہو گیا غرض اس کے بعد دو مرتبہ کا تہنہ ہو گیا

کہا اور حضرت نبی کا بڑا پیارا بندہ تھا۔ قائد ۵۔ بیچ خیرین مسلمان کو سناہ کرتی ہیں۔ غفلت اور کس
اور رفتہ اور حرام اور ہوا نفسانی۔ قائد ۵۔ دعا کوئی آفت نازل ہو تو امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے بلکہ سب نماز میں
قنوت پڑ جائے اور مصیبت میں قنوت پڑنا خیر نہیں ہوا کہ کوئی نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز وفات تک
قنوت پڑھتے رہے اور حضرت کے بعد سید الکواکب والی کتاب کے حارر ہر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور معاویہ کے حارر ہر
حضرت علی قنوت کرتے رہے۔ اور خیرین قنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کہ رعلیٰ اور ذکوان اور ہی الجہان
ہر دعا کرتے تھے ایک مینہ دعا کی نماز اور شدہ کے لیے ایسی نماز ہے جو ضوفا اور تاریکی اور آندھی اور بارش اور
بھوت اور (خبر غریب) اور مرض کی قیاد اور زلزلہ اور کھڑک بجلی اور شادوں کا پھیل جانے کے لیے اور رات میں کتا
روشنی ہو جس کے لیے اور شمع کھنکھانے کے لیے در کت الگ الگ پڑھنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہر حادثہ نماز نفل پڑھنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کوئی امر اور نہی پڑھتے تھے۔ قائد ۵۔ فسق سے لہذا قنوت شاد اور صفا
اور رکوع اور سلام اور دعا اور ولایت فی المال اور ولایت و نف نائل نہیں ہوتی ہے۔ فاسق ہو گیا تو منزل
نہوگا۔ پرنال کے قابل ہو جائے علی بہتر ہے۔ اور سفیر باپ کو ولایت فی المال نہیں ہوتی ہے۔ قائد ۵۔ اللہ تعالیٰ
کے ارادہ سے فقہا انبیاء کے ہمدان ہو سکتے ہیں۔ قائد ۵۔ تین شخص کی دعا قبول نہیں ہے جو عورت والے
کے مرہ کی کہ اس کی طلاق تو اسکے اختیار میں اللہ تعالیٰ نے دی ہے کیونکہ نہیں طلاق دیتا ہے۔ جو دعا تھری و موت
دانگنا ہے۔ اور اس کی دعا جو سفیر کو مال دے جائے اور اس کی کہے گواہ کسی کو مال دیدیا۔ قائد ۵۔ قیامت میں ہے
امر کا سوا علم کے حوال ہوگا۔ قائد ۵۔ قاضی کو دفتر کہ جہین محاضر اور سجلات ہوں محفوظ رکھنا جائز ہے۔ قائد ۵۔ جو
شے باطل ہوں اس کے ضمن میں جو ہے وہ بھی باطل ہے۔ قائد ۵۔ عقد فاسد میں عداوت فاسد ہوتی ہے تو اطلاق سد
سے بیع منقذ نہیں ہوتی ہے۔ احارہ بیع نہیں ہے تو اس میں احکام ضمنی صحیح ہیں۔ منگوہ سے نکاح کی تجدید کرے
تو مرد لازم نہوگا۔ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوگا۔ جو قسم کو مال دیکر خرید لیا تو صحیح نہوگا۔ قسم لگا کہ کوئی طاف مال نہیں
شعہ پر صلح بالمال کو صحیح نہیں ہے۔ قائد ۵۔ فاسد پر جو بیعت ہے وہ بھی فاسد ہے۔ قائد ۵۔ حق البعد مقدم ہے حق
اللہ تعالیٰ۔ شکرا اسکے پاس ہے احرام باندہ تو بقی اللہ تعالیٰ جبر و کلا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ اتم و اسلم۔ و صلی اللہ
تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحابہ وسلم۔

کتاب اور نہ میں ہی جا چکے۔ سلاسی جو بننا ہے اوپر اور اس کے نہیں ہے۔
 کتاب الفلاح اور اس کی مشکوٰۃ میں جو کچھ ہے کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے دولت اور جو اس میں شکرانہ کی طرف سے
 شکرانہ کی طرف سے اس کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 قتل برکات اور نہ میں ہی جا چکے۔ سلاسی جو بننا ہے اوپر اور اس کے نہیں ہے۔
 اور رورہ اور قرمانی میں غلطی آئی تو عادیہ۔ یہ کہ ذکر کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 فقر میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 کتاب الفلاح اور اس کی مشکوٰۃ میں جو کچھ ہے کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 کیونکہ وہ عادیہ سے شرابی ہے تو دولت اور نہ میں ہی جا چکے۔ سلاسی جو بننا ہے اوپر اور اس کے نہیں ہے۔
 ہلے سیکھا کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 اصول و فروع و احکام ہوگی انزال ہو گیا تو اس کے اولیٰ سے اس کے اولیٰ سے اس کے اولیٰ سے اس کے اولیٰ سے
 ہی مدعا ہے ہونی چکے کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 کتاب الفلاح اور اس کی مشکوٰۃ میں جو کچھ ہے کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 میری حرور نہیں ہے تو طلاق ہوگی کہ وہ خراج سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 بالکے ہر مرد کے بیٹے سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 حرام ہوگی کہ نکاح میں حرور سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 کہ نہیں اور میں بارداصل ہوگی کہ طلاق ہے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 طلاق نہیں ہوتی ہے اور میں بارداصل ہوگی کہ طلاق ہے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 عورت کو وکیل کیا تو وہ عادیہ سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 تو مع ہر بیٹے کے عادیہ سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 یہاں تک حضرت زین بن جحیم کی تصنیف ہے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے
 کتاب الفلاح اور اس کی مشکوٰۃ میں جو کچھ ہے کہ اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے اس میں شکرانہ کی طرف سے

[Handwritten signature]

1941

11/20/1911

10/17/92

10170, 10171, 10172, 10173

1950 11 11

1911

کے اور ان کے لئے ایک اور کتاب

مجلسه اول

Class: 10 Date: 16/05/2020

M. M. S.

[illegible]

سوره کا لفظ سقا فاس کا ہے

میں سچ اور سکودا عسکر کے مختلف کیا وہاں مدیگا اور انسان کے فعل کا فہم چنانچہ ہم میں واسطہ گرا دیا اس کے
باز کھینچ لی تو خواست ہی گرا اور گوشت ہی ادا کرنا گوشت کا ایش دیگا دانست درست۔ چنے کر کے واسطہ گرا دیا وہ
کڑا چو تو میرے گستاخوں نے فہم فہم دیگا۔

کتاب المیزان صحت اسکی چہ تراہین۔ بیان وقت۔ سچ کس کا اور کس قسم کا سچ (مشاکوین)۔ اور جس کا سچ ہو
اور سکا مقدار حصہ۔ اور عامل (کسان) کو زمین پر اختیار کامل ہونا۔ اور پیداوار مشترک رہنا۔ کٹر بوی تاکہ کٹر بوی دیگا
اور کٹر زمین والا لیکار ناسد ہے۔ اسی لیے دوشع ہون یا ایک ہی جمع زمین دوشع پیداوار چو زراعت ناسد
کتاب الفیہ میں والد نامہ یزید ہا اسے گہر جانا۔ ہے سرار احوال ہوگا اگر اس کے فوج پر اختیار ہو سکتا ہے اور
سکتا ہے اور زراعت احوال ہے کہ اس کے فوج اختیار ہی پر قادر ہیں۔

کتاب الاصلیہ مہر کرمی خرید کر یا مگر گئی یا کو گئی تو اس پر واجب نہ رہی۔ اور فی ہیز زراعتی کرین کہ اس پر واجب
اور اس کے سبب مسائل مذکور ہو چکے ہیں۔

کتاب الکھلاف۔ اور اس کو کتاب الاستحسان ہی کہتے ہیں۔ یعنی گناس سر سودہ کا زہر ہے کیا ہے۔ سر سودہ
کے روزہ معرے رکھے مائیں اور زراعتی مسئلہ مذکور ہو چکے ہیں۔

کتاب الحکماۃ۔ میرے اب کو قتل کر دیا اور بیت واجب ہے کہ کوکب مباحی دار قصاص یا دیوہ ہے چو سچہ ہوا
قصاص کے لیے ہوا تو دیوہ ہی واجب ہوگی اور سر سے مایہ کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالو اس پر چاہے مہار گناہ ہو
اس لیے قصاص ہوگا حنفیہ خطا قطع کیا تو دیوہ ہے چو اہل تو قصاص ہے اور کل کر کا قطع کیا تو دیوہ ہے چو کوکب سبب ہاری
میں قصاص کل ہے اور کل فکر میں اس لیے ممکن نہیں ہے کہ کوکب سادی نہیں ہو مایہ۔ دو دیوہوں کے وار چہ تو کا رہا ڈالے
اور ایک سنے قصاص دیا تو دسرا دیوہ دیگا اور دو مقتول ہیں سے اک کہ اسے قصاص دیا تو دسرا سے کہ کوکب مہین ہے
کیونکہ اطراف بھاسے احوال کے ہیں ایک کامل دینا وہ مرے کے لیے مانع نہیں ہے اور ایک کے لیے مانع نہیں ہے تو دوسری کے
لیے کیا باقی رہا۔ سوئی کے گیسٹہ نے شہادت مایہ ہے اور (مسئلہ) طوار کی دسرا سے ناوہ نہیں ہے۔ دو دیوہوں کے ایک کے
دو دیوہ کو نہ کہ بل کرے تو کسی کو نہ کہ نہیں ہے اور جو چھٹے دیوہ کو ناظر دینا۔ چکے اور جو نہ کہ بل کرے
اد کے لیے کہ نہیں ہے اور جو چھٹے دیوہ کے لیے دیوہ ہے کیونکہ اول اپنے فعل سے گناہ ہے اور سہر کی مہین ہے اور دو
دوسرے کے فعل سے

کتاب الوصایا۔ بھلا کا اشارہ مثل عبارت نہیں اور کرنگہ کا ہے۔ اہل مہین کے لیے دو دیوہ کا یا کوکب نہیں ہے

